شیو چھترپتی

(ہمارے آس پاس کی دنیا حصّہ-۲)

چوتھی جماعت

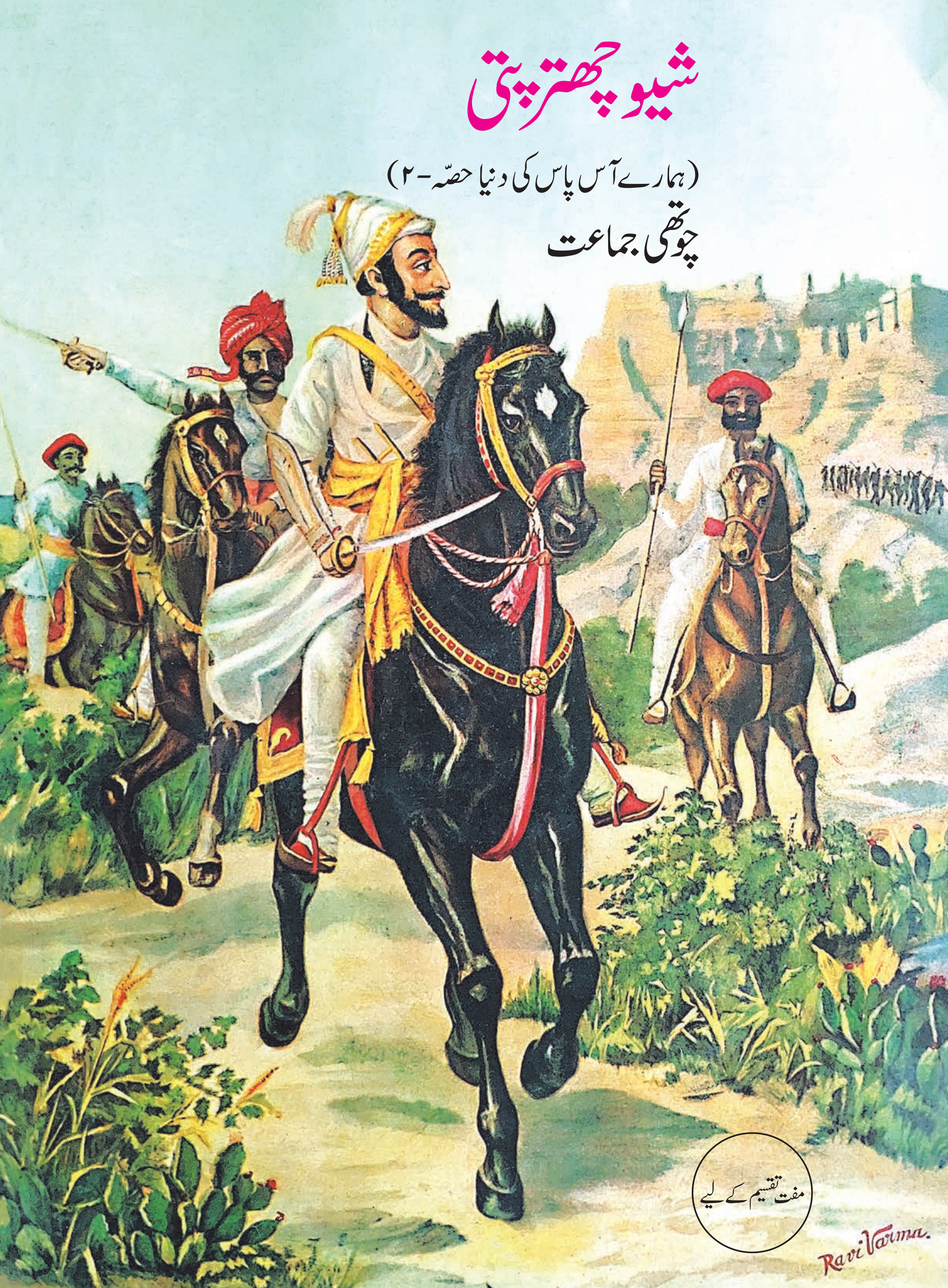

مفت تقسیم کے لیے

Tele MANAS

National Tele Mental Health Programme

14416

(ٹیلی مینٹل ہیلتھ اسسٹنس اینڈ نیٹ ورکنگ اَکراس اسٹیٹس)

Tele MANAS (Tele Mental Health Assistance and Networking Across States)

(14416/1800-89-14416)

قومی ذہنی صحت پروگرام کے تحت ’ٹیلی مانس‘ مرکزی حکومت کی اسپانسر شدہ ایک اسکیم ہے جو ریاست مہاراشٹر میں شروع کی گئی ہے۔ یہ پروگرام اکتوبر 2022 سے جاری ہے۔ ٹیلی مانس کے تحت فون نمبر 1441 کے ذریعے ہفتے کے ساتوں دن، 24 گھنٹے ذہنی صحت سے متعلق جامع خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔ اس پروگرام کے تحت مختلف ذہنی مسائل کے شکار افراد کے لیے ماہرین کے ذریعے مشورے اور علاج سے متعلق معلومات دستیاب ہے۔ ٹیلی مانس ہیلپ لائن پر کی جانے والی کال کے ذریعے دی گئی تمام معلومات مکمل رازداری میں رکھی جاتی ہے۔ والدین، طلبہ اور اساتذہ بلا جھجک اپنے مسائل اور پریشانیوں کے بارے میں فون پر بات کریں اور اس ہیلپ لائن سے دیگر لوگوں کو بھی فائدہ اٹھانے کی ترغیب دیں۔

منودرپن ہیلپ لائن

منودرپن (844844632) یہ مفت ٹیلی فون خدمات جولائی ۲۰۲۰ء سے وزارتِ تعلیم کی جانب سے نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ میں ’منودرپن سیل‘ کے ذریعے طلبہ، سرپرستوں اور اساتذہ کو نفسیاتی رہنمائی اور مدد دینے کے لیے ہفتے کے آٹھوں دن صبح ۸ بجے سے رات ۸ بجے تک فراہم کی جارہی ہیں۔ طلبہ، سرپرست اور اساتذہ ضروری رہنمائی اور مشاورت حاصل کرنے کے لیے اس ہیلپ لائن پر بھی فون کرسکتے ہیں۔

محکمۂ تعلیمات سے منظور شدہ تحت نمبر

پر.ش.بس./ ۲۰۱۵-۲۰۱۴/ ۲۱۰۲/ منظوری/ ڈ-۵۰۵/ ۵۵/ ۷ /۴رفروری ۲۰۱۴ء

راجیہ شیکشنک سنشودھن و پرشکشن پریشد، مہاراشٹر، پونہ کی جانب سے تیار کردہ نصاب اور درسیات کے مطابق یہ درسی کتاب بنائی گئی ہے اور اس کے ذریعے اس کی جانچ کی گئی ہے۔ سرکاری فیصلہ نمبر : ابھیاس-۲۱۱۶/ (پر۔نمبر۱۶/ ۴۳) ایس ڈی-۴، مؤرّخہ ۲۵/اپریل ۲۰۱۶ء کے مطابق قائم کردہ رابطہ کار کمیٹی کی ۱۹/مئی ۲۰۲۶ء کو منعقدہ نشست میں اس درسی کتاب کو تعلیمی سال ۲۰۲۷-۲۰۲۶ء سے متعین کرنے کی منظوری دی گئی ہے۔

شیو چھترپتی

(ہمارے آس پاس کی دنیا حصّہ-۲)

چوتھی جماعت

سمگر شِکشا

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ

اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کردہ Diksha App کے ذریعے درسی کتاب کے پہلے صفحے پر درج Q.R. code اسکین کرنے سے ڈیجیٹل درسی کتاب اور ہر سبق میں درج Q.R. code کے ذریعے متعلقہ سبق کی درس و تدریس کے لیے مفید سمعی و بصری ذرائع دستیاب ہوں گے۔

پہلا ایڈیشن : ۲۰۱۴ء (2014)
اصلاح شدہ ایڈیشن : مئی ۲۰۲۶ء
(May 2026)

© مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ-۴
اس کتاب کے جملہ حقوق مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ کے حق میں محفوظ ہیں۔ اس کتاب کا کوئی بھی حصہ ڈائرکٹر، مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل کی تحریری اجازت کے بغیر استعمال نہ کیا جائے۔

پیش لفظ

'بچوں کے لیے لازمی ومفت تعلیم کے حق کا قانون ۲۰۰۹ء'اور'درسیات کا قومی خاکہ ۲۰۰۵ء' کو مدِنظر رکھ کر ریاست مہاراشٹر میں 'پرائمری تعلیم کا نصاب ۲۰۱۲ء' تیار کیا گیا۔ ادارہ بال بھارتی نے تعلیمی سال ۱۴-۲۰۱۳ء سے حکومت مہاراشٹر کے منظور کردہ اس نصاب پر مبنی پہلی سے آٹھویں جماعت کی درسی کتابوں کا نیا سلسلہ بتدریج شائع کرنا شروع کر دیا ہے۔ نصاب میں درج ہے کہ جماعت سوم تا پنجم جنرل سائنس، شہریت اور جغرافیہ مضامین مجموعی طور پر ماحول کی تعلیم حصہ-۱ میں شامل رہیں گے۔ مضمون تاریخ ماحول کی تعلیم حصہ-۲ میں آزادانہ طور پر ہوگا۔ زیرِ نظر کتاب حکومت سے منظور شدہ نصاب کے مطابق پاٹھیہ پستک منڈل نے جماعت چہارم کے لیے تیار کی ہے۔

اس کتاب کو تیار کرتے وقت مرتبین ان اصولوں کے پابند رہے ہیں کہ درس و تدریس کا عمل طفل مرکوز ہو، طلبہ کی خود آموزی کی صلاحیت میں اضافہ ہو اور پرائمری تعلیم کی تکمیل تک طلبہ میں متوقع اقل ترین صلاحیتیں پیدا ہو جائیں؛ نیز درس و تدریس کا عمل طلبہ کے لیے ایک خوشگوار تجربہ ثابت ہو۔

زیرِ نظر درسی کتاب میں چھترپتی شیواجی مہاراج کی ولولہ انگیز تاریخ، آسان اور پراثر طریقے سے کہانی کے انداز میں طلبہ کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ شیواجی مہاراج کی شخصیت اور کارکردگی پورے مہاراشٹر اور ملک کے لیے باعثِ فخر تحریک مانی جاتی ہے۔ درسی کتاب میں شیواجی مہاراج کے متعدد حوصلہ افزا واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔

مجلسِ ادارت نے رائج کتاب کی ترتیبِ نو کے وقت خوب چھان پھٹک کر نیز مختلف سماجی تنظیموں، اداروں اور انفرادی شکایات اور مشوروں پر غور و خوض کیا اور موجودہ کتاب نئے سرے سے لکھی اور حسبِ ضرورت معمولی تبدیلیاں کی گئیں۔ رائج کتاب کا نقشہ بھی نئے سرے سے تیار کیا گیا ہے۔ تصویریں پرانی اور غیر واضح ہو جانے کی وجہ سے اُنھیں نئے سرے سے بنوایا گیا ہے۔

کتاب کو بے عیب اور معیاری بنانے کے لیے ریاست مہاراشٹر کے بعض ماہرینِ تعلیم اور ماہرینِ مضمون سے متن کی نئے سرے سے جانچ کرائی گئی۔ موصول شدہ آراء اور تجاویز پر سنجیدگی سے غور و فکر کر کے کتاب کو آخری شکل دی گئی۔ کتاب کی ترتیب و تزئین میں اور کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں مجلسِ ادارت، مصوّر اور مترجمین نے نہایت خلوص اور دلجمعی سے کام کیا ہے۔ ادارہ ان تمام حضرات کا تہہ دل سے شکرگزار ہے۔

ہمیں اُمید ہے کہ طلبہ، اساتذہ اور سرپرست اس کتاب کا خیر مقدم کریں گے۔

(انورادھا اوک)
ڈائرکٹر
مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ۔

پونہ۔
تاریخ: یکم مئی ۲۰۲۶ء
بھارتی سَور : وَیشاکھ ۱۵، شکے ۱۹۴۸ (بدھ پورنیما)

تاریخ مضمون کمیٹی :
- ڈاکٹر سدانند مورے، صدر
- ڈاکٹر گنیش راوت، رکن
- ڈاکٹر ذکر مرکٹے، رکن
- شری موگل جادھو، رکن
- شریمتی ورشا سردوے، رکن-سکریٹری

رابطہ کار مراٹھی :
شریمتی ورشا سردوے
کارگزار اسپیشل آفیسر، تاریخ اور شہریت

تصاویر اور تزئین
پروفیسر دلیپ کدم، شری دیودت بالکوڑے، شری سنجے شیلار

فوٹو گرافی :
شری پروین بھوسلے

نقشہ نویس :
شری روی کرن جادھو، ڈاکٹر نیرج سالنکے

مترجمین :
جناب محمد حسن فاروقی ، جناب مشتاق بولنجکر
بشیر احمد انصاری

رابطہ کار اُردو :
خان نوید الحق انعام الحق، اسپیشل آفیسر فار اُردو

پروڈکشن :
شریمتی ببتالی شتپ، چیف پروڈکشن آفیسر
شری ششانک کنک دلے، پروڈکشن آفیسر

اُردو کمپوزنگ : یسریٰ گرافکس، سوموار پیٹھ، پونہ

پرنٹ آرڈر :

پرنٹر :

ناشر :
شری ہیمنت بابر، کارگزار کنٹرولر
پاٹھیہ پستک نرمتی منڈل، پربھادیوی، ممبئی - ۲۵

بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو
ایک مقتدر سماج وادی غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں
اوراس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں :
انصاف، سماجی ، معاشی اور سیاسی ؛
آزادی خیال، اظہار، عقیدہ ، دین اور عبادت ؛
مساوات بہ اعتبارِ حیثیت اور موقع ،
اور ان سب میں
اُخوّت کو ترقّی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور
سالمیت کا تیقّن ہو؛
اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبّیس نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین
ذریعۂ ہٰذا اختیار کرتے ہیں،
وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

بھارت کا آئین

حصہ ۴ الف

شہریوں کے بنیادی فرائض

اقتباس ۵۱ الف

بنیادی فرائض - بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہوگا کہ وہ -

(الف) آئین پر کاربند رہے اوراس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے۔
(ب) ان اعلیٰ نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔
(ج) بھارت کے اقتدارِاعلیٰ، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے ان کا تحفظ کرے۔
(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے قومی خدمت انجام دے۔
(ہ) مذہبی، لسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام الناس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو۔
(و) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے۔
(ز) قدرتی ماحول کو محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت وشفقت کا جذبہ رکھے۔
(ح) دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی واصلاحی شعور کو فروغ دے۔
(ط) قومی جائداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے۔
(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی کی منازل طے کرنے میں سرگرمِ عمل رہے۔
(ک) سرپرستوں کو چاہیے کہ چھے سے چودہ سال کی عمر کے بچوں کے لیے تعلیم کے مواقع فراہم کرے۔

راشٹر گیت

جَنَ گَنَ مَنَ - اَدِھ نایَک جَیَہ ہے
بھارَتَ - بھاگیَہ وِدَھاتا۔
پَنجابَ، سِندُھ، گُجراتَ، مَراٹھا
دراوِڑَ، اُتکَلَ، بَنگَ،
وِندھیہ، ہِماچَلَ، یَمُنا، گنگا،
اُچّھلَ جَلَ دِھ تَرَنگَ،
تَوَشُبھَ نامے جاگے، تَوَشُبھَ آشِسَ ماگے،
گاہے تَوَجَیَہ گاتھا،
جَنَ گَنَ منگل دَایَک جَیَہ ہے،
بھارَتَ - بھاگیَہ وِدھاتا۔
جَیَہ ہے، جَیَہ ہے، جَیَہ ہے،
جَیَہ جَیَہ جَیَہ، جَیَہ ہے۔

عہد

بھارت میرا وطن ہے۔ سب بھارتی میرے بھائی اور بہنیں ہیں۔

مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور مَیں اس کے عظیم و گونا گوں وِرثے پر فخر محسوس کرتا ہوں۔ مَیں ہمیشہ اِس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کروں گا۔

مَیں اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزّت کروں گا اور ہر ایک سے خوش اخلاقی کا برتاؤ کروں گا۔

مَیں اپنے ملک اور اپنے لوگوں کے لیے خود کو وقف کرنے کی قسم کھاتا ہوں۔ ان کی بہتری اور خوش حالی ہی میں میری خوشی ہے۔

राज्यगीत

जय जय महाराष्ट्र माझा, गर्जा महाराष्ट्र माझा
जय जय महाराष्ट्र माझा, गर्जा महाराष्ट्र माझा ।।धृ।।

भिती न आम्हा तुझी मुळी ही गडगडणाऱ्या नभा
अस्मानाच्या सुलतानीला जबाब देती जिभा
सह्याद्रीचा सिंह गर्जतो शिव शंभू राजा
दरी दरीतून नाद गुंजला महाराष्ट्र माझा
जय जय महाराष्ट्र माझा, गर्जा महाराष्ट्र माझा ।।१।।

काळ्या छातीवरी कोरली, अभिमानाची लेणी
पोलादी मनगटे खेळती, खेळ जीवघेणी
दारिद्र्याच्या उन्हात शिजला
निढळाच्या घामाने भिजला
देश गौरवासाठी झिजला
दिल्लीचे ही तख्त राखितो, महाराष्ट्र माझा
जय जय महाराष्ट्र माझा, गर्जा महाराष्ट्र माझा
जय जय महाराष्ट्र माझा ।।२।।

آموزشی ماحصل : ہمارے آس پاس کی دنیا حصّہ-۲ : چوتھی جماعت

تجویز کردہ طریقۂ تعلیم	آموزشی ماحصل
طالب علم کو انفرادی طور پر/ جوڑی میں/گروہ میں مواقع فراہم کرنا اور انھیں درج ذیل امور کی ترغیب دینا -	طالب علم
• خاندان میں بڑوں/ افراد سے بات چیت کرنا اور سوالات پوچھنا مثلاً خاندان کے کچھ لوگ ایک ساتھ رہتے ہیں، بات چیت کرتے ہیں اور کچھ دور رہتے ہیں، یہ سمجھنا۔ دور رہنے والے رشتہ داروں، اقارب سے بات چیت کرکے ان کے مسکن، آمد و رفت کے ذرائع اور ان کے مقامات کی عوامی زندگی کے بارے میں معلوم کرنا۔	04.95B.01 اپنے توسیع شدہ خاندان میں اپنا اور اپنے افرادِ خاندان کے رشتوں ناطوں کی شناخت کرتا ہے۔
• بلا خوف و جھجک اپنے تجربات پر مبنی سوالات تیار کرنا اور ان پر غور و فکر کرنا۔	04.95B.02 خاندان/ اسکول/ پڑوس کے مشاہدہ/ تجربہ کی بنیاد پر اپنی رائے پیش کرتا ہے جیسے روایتی سوچ، بھید بھاؤ، بچوں کے حقوق وغیرہ۔
• والدین/ سرپرست/ دادا - دادی، پڑوس کے بزرگوں سے بات چیت کرکے ان کی زندگیوں، ماضی اور فی الحال روزمرہ کے استعمال کی اشیا مثلاً کپڑے، برتن، کاموں کی نوعیت، کھیل کا موازنہ کرنا، خصوصی توجہ طلب بچوں کو شامل کرنا۔ • چھترپتی شیواجی مہاراج کی زندگی کے واقعات کی بنیاد پر کردار اپنانا۔ • گروہی بات چیت کے ذریعے ہمت، محنت، موقع محل کی مناسبت سے مشکلات پر قابو پانے کے طریقے تلاش کرنا۔ • چھترپتی شیواجی مہاراج کی زندگی کی مثالوں کی بنیاد پر ماحول کا تحفظ، آبی خواندگی، مساوات، انصاف وغیرہ کی عملی ترغیب دینا۔	04.95B.03 گروہ میں کام کرتے وقت ایک دوسرے کے جذبات کی قدر کرتے ہوئے جوش کے ساتھ رہنمائی کرتا ہے۔ اندرون جماعت (indoor) اور بیرون جماعت (outdoor) / مقامی/ ایک وقت میں ختم ہونے والی سرگرمیوں اور کھیل میں نباتات کا خیال رکھنا، پرندوں کو دانہ پانی دینا، ماحول کی مختلف چیزوں/ بڑے بزرگوں، خصوصی ضرورت مند افراد کے لیے سرگرمی کرنے میں اپنا رول ادا کرنا۔
• گھر/ اسکول/ سماج میں منعقد ہونے والے مختلف ثقافتی/ قومی/ ماحولیات پر مبنی تہوار/مختلف واقعات میں حصہ لینا۔ مثلاً صبح یا شام کی خصوصی اسمبلی/ نمائش/ دیوالی/ اونم/ وسندھرا دن/ عید وغیرہ نیز جلسے میں، رقص، ڈراما، اداکاری، تخلیقی مضامین اور سرگرمی انجام دینا۔ (مثلاً دِیے/ رنگولی/ پتنگ بنانا، عمارتوں اور ندیوں پر پل کے ماڈل بنانا وغیرہ) کہانی، نظم، نعرے، واقعات کی روداد گوئی، تخلیقی تحریر یا تخلیقی سرگرمی پیش کرنا۔	04.95B.04 شیواجی مہاراج کی شخصیت سے متعلق تحریک دینے والے قصے سناتا ہے۔ 04.95B.05 چالاکی، صبر اور حسن سلوک کی بنا پر مصیبت اور تکلیف کو کس طرح شکست دی جاسکتی ہے، یہ شیواجی مہاراج کے برتاؤ سے سیکھتا ہے۔
• درسی کتاب کے ساتھ دیگر وسائل پڑھنا/ تلاش کرنا جیسے اخبارات کے تراشے، سمعی وسائل/کہانی/نظم/تصویریں/فلم/لمس کے ذریعے محسوس کیے جانے والے اُبھرے ہوئے حروف، انٹرنیٹ/ کتب خانہ اور دیگر وسائل۔ • روایتی اور جدید لباس میں فرق سمجھنا۔ • ریاست میں زبان، بولی، تہوار اور تقریب کی معلومات جمع کرنا۔	04.95B.06 جغرافیائی اور تہذیبی وجوہات کی بنا پر پہناوے میں فرق کو بیان کرتا ہے۔

فہرست

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
۱۔	شیواجی مہاراج کی پیدائش سے پہلے کا مہاراشٹر	۱
۲۔	سنتوں کی تعلیمات	۳
۳۔	مراٹھا سردار، بھونسلے کا بہادر اور قابل خاندان	۸
۴۔	شیواجی مہاراج کا بچپن	۱۲
۵۔	شیواجی مہاراج کی تعلیم	۱۷
۶۔	سوراج قائم کرنے کا عہد	۲۱
۷۔	سوراج کی بنیاد رکھی	۲۵
۸۔	اپنے دشمنوں کا صفایا	۲۹
۹۔	قلعہ پرتاپ گڑھ پر شیواجی مہاراج کی بہادری	۳۲
۱۰۔	کِھنڈ دَرّے میں گھمسان کی لڑائی	۳۷
۱۱۔	شائستہ خان کی دُرگت	۴۲
۱۲۔	پُرندر کا محاصرہ اور صلح	۴۵
۱۳۔	بادشاہ کی قید سے فرار	۵۰
۱۴۔	قلعہ فتح ہوا مگر شیر مارا گیا	۵۳
۱۵۔	ایک بے مثال جشن	۵۷
۱۶۔	دکن کی مہم	۶۰
۱۷۔	فصیل بند پہاڑی قلعوں اور بحری بیڑوں کا انتظام	۶۵
۱۸۔	عوامی فلاح و بہبود پر مبنی سوراج کا انتظام	۷۰

سرورق تصویر: پروفیسر پی کے گھانیکر کے شکریہ کے ساتھ

''شیواجی مہاراج کا تعلق نہ صرف مہاراشٹر بلکہ سارے ملک سے تھا۔ وہ اصول پرست بزرگوں کی تعلیمات سے بہت متاثّر تھے۔ انھوں نے اپنے ذاتی مفاد کے لیے شخصی حکومت قائم کرنے کی خواہش نہیں کی تھی۔ اپنے دَور کے طرزِ حکومت کی اچھّائیوں اور بُرائیوں کا انھوں نے بغور مُطالعہ کیا تھا اور اسی کی روشنی میں اپنے انتظامِ حکومت کے طریقے مقرّر کیے تھے۔ شیواجی مہاراج ایک کٹّر ہندو تھے لیکن دوسرے مذہب کے لوگوں کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ انھوں نے دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کے لیے عطیات دیے۔ وہ ایک عظیم فوجی سپاہی تھے۔ آزادی کی بقا کے لیے بحری بیڑے کی ضرورت اور اہمیت کو خوب سمجھتے تھے۔

انگریز اور ڈچ کے حملوں کی روک تھام کے لیے انھوں نے ایک مضبوط بحری بیڑہ قائم کیا۔ پرتاپ گڑھ کے قلعہ کی تعمیر سے ان کی جنگی صلاحیتوں کا پتہ چلتا ہے۔ شیواجی مہاراج کو اپنے ملک سے بہت محبّت تھی۔ وہ انسانی خوبیوں اور اچھّائیوں کا ایک مجسّم نمونہ تھے۔''

- پنڈت جواہر لال نہرو

شیواجی مہاراج کے عہد کے مصوّر میر محمد کی بنائی ہوئی چھترپتی شیواجی مہاراج کی تصویر۔
(اصل تصویر پیرس کے میوزیم میں محفوظ ہے۔)

ا۔ شیواجی مہاراج کی پیدائش سے پہلے کا مہاراشٹر

شیواجی مہاراج بڑے مشہور شخص تھے۔ ہر سال لوگ ان کی سالگرہ بہت عزّت اور دھوم دھام سے مناتے ہیں۔ بچّے تو اس روز بہت خوش نظر آتے ہیں اور شیواجی مہاراج کے بارے میں پیارے پیارے گیت اور نظمیں گاتے ہیں۔ ان کی تصویر کو ہار پہناتے ہیں۔ بڑے جوش و خروش کے ساتھ "شیواجی مہاراج کی جے" کے نعرے لگاتے ہیں۔ شیواجی مہاراج کون تھے؟ انھوں نے ایسا کون سا اہم کارنامہ انجام دیا؟

شیواجی مہاراج جس زمانے میں ہوگزرے ہیں وہ عہدِ وسطیٰ کہلاتا ہے۔ اس زمانے میں ہر طرف راجاؤں اور شاہوں کی عملداری تھی۔ بہت سے راجا عوام کی بھلائی کا خیال رکھنے کی بجائے عیش و عشرت میں پڑے ہوئے تھے، لیکن اُسی زمانے میں بعض ایسے راجا اور بادشاہ بھی تھے جنھوں نے اپنے دَورِ حکومت میں عوام کی بھلائی کے کام کیے۔

شیواجی مہاراج نے مہاراشٹر میں سوراج کی بنیاد رکھی۔ سوراج کے معنی ہیں اپنی حکومت۔ مہاراشٹر میں شیواجی مہاراج سے پہلے تقریباً چار سو سال تک سوراج نہیں تھا۔ مہاراشٹر کے بڑے سے حصے کو احمد نگر (اہلیانگر) کے نظام شاہ اور بیجاپور کے عادل شاہ ان دو سلاطین نے آپس میں تقسیم کر رکھا تھا۔ وہ فراخ دل نہیں تھے۔ ان کے دور میں رعایا پر زیادتی ہوتی تھی۔ دونوں میں نااتفاقی تھی۔ ان میں اکثر لڑائیاں ہوتی تھیں، جس کی وجہ سے رعایا پریشان رہتی تھی۔ لوگ خوش حال نہ تھے۔ لوگوں کو کھلے عام جشن منانے اور مذہبی رسم و رواج کی آزادی نہ تھی۔ نہ انھیں پیٹ بھر اناج میسر ہوتا اور نہ ہی رہنے کے لیے ان کے پاس محفوظ مکان تھے۔ ہر جگہ ناانصافی کا دَور تھا۔

مہاراشٹر میں جگہ جگہ دیشمکھ، دیشپانڈے وغیرہ وطن دار تھے لیکن رعایا پر ان کی کوئی توجہ نہ تھی۔ ملک سے انھیں کوئی محبت نہ تھی۔ انھیں صرف اپنی وطن داری اور جاگیرداری عزیز تھی۔ وطن داری کے لیے وہ اکثر ایک دوسرے کے ساتھ لڑا کرتے تھے۔ اُن کی لڑائیوں کے نتیجے میں رعایا بدحال تھی۔ ان تمام باتوں سے عوام تنگ آ چکے تھے۔ چاروں طرف بے اطمینانی پھیلی ہوئی تھی۔

شیواجی مہاراج نے یہ حالات دیکھے تو انھوں نے رعایا کی خوش حالی کے لیے ملک میں سوراج قائم کرنے کا بیڑہ اُٹھایا۔ جھگڑالو وطن داروں کو اپنا اطاعت گزار بنایا اور سوراج کی بنیاد رکھنے میں ان سے مدد لی۔ رعایا کے ساتھ ناانصافی کرنے والی طاقتوں کا مقابلہ کیا۔ ظالم حکمرانوں کو شکست دی۔ سچائی اور انصاف کی بنیاد پر 'ہندوی سوراج' کی بنیاد رکھی۔ یہ سوراج ہر مذہب اور فرقے کے لوگوں کے لیے تھا۔ اس میں کسی قسم کا بھید بھاؤ نہیں تھا۔ شیواجی مہاراج نے سوراج میں ہندو اور مسلمان کی کوئی تفریق نہیں کی۔ انھوں نے ہر دھرم اور مذہب کے سنتوں، ولیوں اور بزرگوں کی عزّت کی۔ شیواجی مہاراج کے ان کارناموں سے ہمارے دِلوں میں جوش اور ولولہ پیدا ہوتا ہے۔

شیواجی مہاراج سے تقریباً تین چار سو سال پہلے مہاراشٹر میں کئی سنت ہوگزرے ہیں۔ شیواجی مہاراج نے ملک میں سوراج قائم کرنے کے لیے ان سنتوں کی تعلیم اور ہدایتوں سے فائدہ اُٹھایا۔ سنتوں کی ان ہدایات اور تعلیم کا حال ہم اگلے سبق میں پڑھیں گے۔

مشق

۱۔ قوسین میں سے صحیح لفظ چن کر خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

(الف) شیواجی مہاراج جس زمانے میں ہوگزرے ہیں وہ .... کہلاتا ہے۔

(عہدِ قدیم ، عہدِ وسطیٰ ، عہدِ جدید)

(ب) شیواجی مہاراج نے .... میں سوراج کی بنیاد رکھی۔

(مہاراشٹر ، مدھیہ پردیش ، اُتر پردیش)

۲۔ ستون 'الف' اور ستون 'ب' کی مناسب جوڑیاں لگایئے :

ستون 'الف'	ستون 'ب'
(الف) اہلیانگر کا سلطان	(۱) عادل شاہ
(ب) ویجاپور کا سلطان	(۲) نظام شاہ
(ج) بیجاپور کے سلطان	(۳) قطب شاہ

۳۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) شیواجی مہاراج نے کس کام کا بیڑہ اُٹھایا؟

(ب) شیواجی مہاراج نے کن طاقتوں کا مقابلہ کیا؟

۴۔ غیر متعلق لفظ پہچانیے :

(الف) سوراج ، غلامی ، آزادی

(ب) عوام ، رعایا ، راجا

عملی کام :

(الف) شیواجی مہاراج کے زمانے کی مزید معلومات حاصل کیجیے۔

(ب) اسکول کی ثقافتی تقریب میں قومی گیت پیش کیجیے۔

۲۔ سنتوں کی تعلیمات

مہاراشٹر میں شری چکردھر، سنت نامدیو، سنت گیانیشور، سنت چوکھا میڑا جیسے کئی سنت ہوگزرے ہیں۔ان کی تعلیمات کو سماج کے مختلف طبقات سے آنے والے سنتوں نے آگے بڑھایا۔ سنت گوروبا، سنت ساوتا، سنت نرہری، سنت ایکناتھ، سنت شیخ محمد، سنت تکارام، سنت نیلوبا وغیرہ کا شمار ایسے ہی سنتوں میں ہوتا ہے۔ اسی طرح سنت جنابائی، سنت سوئرا بائی، سنت نرملا بائی، سنت مُکتا بائی، سنت کانہو پاترا اور سنت بہینا بائی شیئور کر کا شمار بھی سنتوں کے اس گروہ میں ہوتا ہے۔

اُنھوں نے لوگوں کو رحم، عدم تشدّد (اہنسا)، دوسروں کی بھلائی، خدمت، مساوات اور بھائی چارہ جیسی خوبیوں کی تعلیم دی۔ان سنتوں نے لوگوں کے دِلوں میں مساوات کا جذبہ جگایا اور بتایا کہ کوئی چھوٹا یا بڑا نہیں بلکہ سب انسان برابر ہیں۔اسی طرح مہاراشٹر میں سمرتھ رام داس نے سماجی بیداری کا کام انجام دیا۔

شری چکردھر سوامی : شری چکردھر سوامی بنیادی طور پر گجرات کے ایک شاہی گھرانے کے شہزادے تھے۔ وہ

شری چکردھر سوامی

بیراگیوں کا لباس پہن کر مہاراشٹر میں آئے۔ یہاں گھوم گھوم کر انھوں نے مساوات کا درس دیا۔شری چکردھر سوامی مرد و زن اور ذات پات کی تفریق میں یقین نہیں رکھتے تھے۔اسی وجہ سے بہت سی عورتیں اور مرد اُن کے پیرو بن گئے۔ان کے قائم کردہ فرقے کو 'مہانو بھاؤ فرقہ' کہا جاتا ہے۔شری چکردھر سوامی کی لکھی ہوئی یادداشتیں کتابی صورت میں 'لیلا چرِتر' میں موجود ہیں۔

سنت نام دیو : سنت نام دیو کو وِٹّھل سے بڑی عقیدت تھی۔وہ ایک دیہات 'نرسی' کے رہنے والے تھے۔سنت نام دیو نے کئی ابھنگ لکھے اور کیرتن کر کے لوگوں کو بیدار کیا۔ اُنھوں نے پورے مہاراشٹر میں گھوم گھوم کر بھاگوت دھرم پھیلایا اور لوگوں کو بھکتی کی تعلیم دی۔ لوگوں کے دِلوں میں مذہب کی

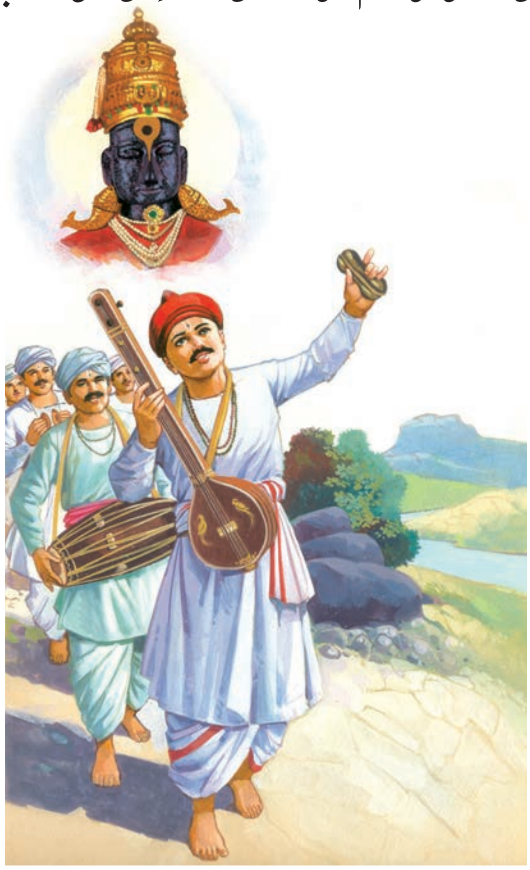

سنت نام دیو

حفاظت کرنے اور بھکتی کے راستے پر چلنے کا جذبہ بیدار کیا۔ آگے چل کر سنت نام دیو نے پورے بھارت کا دَورہ کر کے مذہبِ انسانیت کا پیغام پہنچایا۔ پنجاب جا کر اُنھوں نے لوگوں کو مساوات کی تعلیم دی۔ ہندی میں بھجن لکھے۔ ان کے کچھ بھجن آج بھی سکھوں کی مذہبی کتاب 'گرو گرنتھ صاحب' میں موجود ہیں۔ مہاراشٹر میں ان کے ابھنگ بڑی عقیدت کے ساتھ گھر گھر میں گائے جاتے ہیں۔

سنت گیانیشور : سنت گیانیشور آپے گاؤں کے رہنے والے تھے۔ سوپان دیو اور نیورتی ناتھ اُن کے بھائی تھے۔ ان کی بہن کا نام مُکتا بائی تھا۔ اس وقت کے پرانے خیالات کے لوگ ان بہن بھائیوں کو سنیاسی کی اولاد کے نام سے پکارتے تھے کیونکہ ان کے والد نے گھر بار چھوڑ کر سنیاس لے لیا تھا لیکن کچھ عرصے کے بعد وہ اپنے گرو کی ہدایت پر گھر واپس آ کر عام لوگوں کی طرح زندگی بسر کرنے لگے۔ یہ عمل لوگوں کو پسند نہ آیا۔ سنیاس ترک کرنے کے بعد ان کے گھر چار بچّوں کا جنم ہوا تھا۔ بعض پرانے خیالات کے لوگ ان بچّوں کا مذاق اُڑاتے تھے اور ان کو برادری سے باہر سمجھتے تھے۔

گیانیشور ایک بار جھولی لٹکائے بھکشا مانگنے نکلے، لیکن گاؤں والوں نے انھیں برا بھلا کہا اور کسی نے انھیں بھکشا نہیں دی، اس سے ان کا دِل ٹوٹ گیا۔ وہ اپنی جھونپڑی میں واپس آئے اور دروازہ بند کر کے غمگین بیٹھ گئے۔ تبھی ان کی بہن مُکتا بائی نے جھونپڑی کے دروازے پر دستک دی اور کہا ''گیانیشور دروازہ کھولو، رنج اور افسوس سے کام نہیں چلے گا۔ غمگین بیٹھے رہے تو دنیا کی بھلائی کون کرے گا؟'' بہن کی اس نصیحت نے گیانیشور کی ہمّت بندھائی۔ وہ اپنا دُکھ بھُول کر لوگوں کی خدمت میں لگ گئے۔ اس وقت غریبوں اور پسماندہ لوگوں کے ساتھ مذہب کے نام پر ناانصافی ہوتی تھی۔ انھوں نے لوگوں کو پُرزور نصیحت کی؛ ''ایشور سے عقیدت رکھو۔ ہر ایک سے یکساں سلوک کرو۔ دُکھیوں کی مدد کرو اور اُن کے دُکھ دوُر کرو۔'' ان کی نصیحتیں پچھلے سات سو سالوں سے مہاراشٹر کے کونے کونے میں گوُنج رہی ہیں۔

اس زمانے میں مذہبی معلومات سنسکرت کتابوں میں بند تھیں۔ عام لوگوں کی بول چال اور کاروبار کی زبان مراٹھی تھی۔ گیانیشور نے مراٹھی زبان میں گیانیشوری جیسی ضخیم کتاب لکھی۔ انھوں نے مذہبی علوم کے دروازے لوگوں کے لیے کھول دیے اور انھیں بھائی چارگی اور محبّت کی تعلیم دی۔ گیانیشور نے جوانی میں پونہ کے قریب آلندی مقام پر زندہ سمادھی لے لی۔ آج بھی لاکھوں لوگ بڑی عقیدت کے ساتھ ہر سال اشاڑھی کارتک کو آلندی - پنڈھری جاتے ہیں۔

سنت گیانیشور

سنت ایکناتھ : سنت نام دیو اور سنت گیانیشور کے کاموں کی روایات کو سنت ایکناتھ نے جاری رکھا۔ سنت ایکناتھ پیٹھن کے رہنے والے تھے۔ انھوں نے بھکتی کا پرچار کیا۔ انھوں نے کئی ابھنگ، اوویا اور بھارُوڈ لکھے۔ آپس میں

سنت ایکناتھ

اونچ نیچ اور کسی قسم کی تفریق نہ کرنے کی تعلیم دی۔ بھکتی کی اہمیت بتلائی۔ غریب اور پس ماندہ لوگوں کو اپنے سے قریب کیا۔ اس کے علاوہ انھوں نے بے زبان جانوروں سے خود بھی ہمدردی کی اور لوگوں کو بھی نصیحت کی کہ وہ بے زبان جانوروں کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کریں۔ سنت ایکناتھ جو کہتے تھے اس پر عمل بھی کرتے تھے۔

ایک دن وہ نہانے کے لیے گوداوری ندی پر گئے۔ دوپہر کا وقت تھا۔ دھوپ تیز تھی۔ ریت تپ رہی تھی۔ اُنھوں نے دیکھا کہ ندی کی تپتی ریت پر ایک چھوٹا سا بچّہ بیٹھا رو رہا ہے۔

ایکناتھ کے کانوں میں اس کے رونے کی آواز آئی۔ اُنھوں نے اس کے ماں باپ کی تلاش میں اِدھر اُدھر دیکھا۔ وہ دوڑتے ہوئے اس بچّے کے پاس پہنچے اور اسے گود میں اُٹھالیا، اس کے آنسو پونچھے اور بچّے کو اس کے گھر پہنچا آئے۔ اس طرح سنت ایکناتھ نے اپنے کردار اور عمل سے لوگوں کے دِلوں پر محبّت اور ہمدردی کا نقش چھوڑا۔

سنت تکارام : شیواجی مہاراج کے زمانے میں تکارام اور رام داس سنت ہوگزرے ہیں۔ سنت تکارام پونہ کے قریب دیہوگاؤں کے رہنے والے تھے۔ ان کے گھر کھیتی باڑی تھی۔ ان کی کرانہ کی دکان بھی تھی۔ ان کے آبا واجداد مجبور اور ضرورت مند لوگوں کو قرض دیا کرتے تھے، لیکن تکارام نے قرض کی وصولیابی کے اپنے حصّے کے کھاتے اندرائنی ندی میں غرق کردیے اور بہت سے لوگوں کو

سنت تکارام

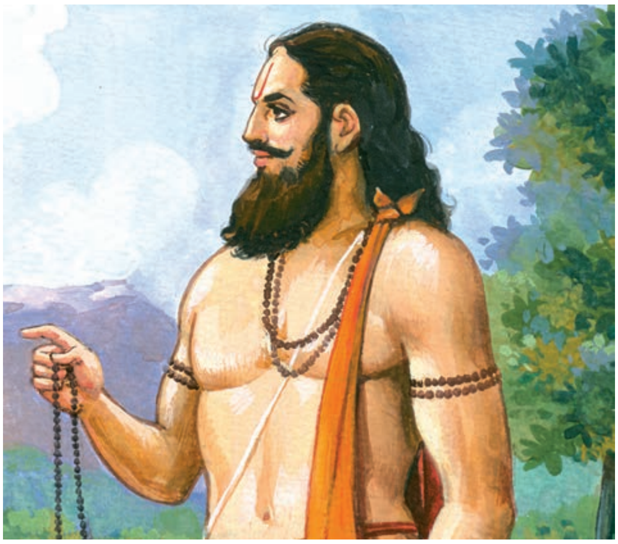

سمرتھ رام داس

قرض سے آزاد کردیا۔ وہ قریب کی پہاڑی پر جاکر وِٹھل کے بھجن گاتے اور اشاڑھی-کارتک کو پنڈھرپور جاتے تھے۔ وہ کیرتن کرتے، ابھنگ لکھتے اور اسے لوگوں کو سناتے تھے۔ ہزاروں لوگ ان کا کیرتن سننے آتے تھے۔ شیواجی مہاراج بھی ان کے کیرتن میں شریک ہوا کرتے تھے۔ سنت تکارام لوگوں کو ہمدردی، معافی، شانتی اور مساوات کی تعلیم دیتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے ''وہ انسان نیک ہے، بڑا ہے اور فرشتہ صفت ہے جو دُکھیوں کو اپنا سمجھے۔ اپنی اس نصیحت کو انھوں نے لوگوں کے دِلوں پر نقش کردیا۔ ان کے دلوں میں انسانیت کا جذبہ بیدار کیا۔ لوگ تکارام کی جے جے کار کرنے لگے۔ آج بھی مہاراشٹر میں ہر طرف ''گیان با - تکارام'' کا نعرہ سنائی دیتا ہے۔ گیانیشور ہی کو 'گیان با' کہا جاتا ہے۔ آج بھی ''تکارام گاتھا'' گھر گھر میں پڑھی جاتی ہے۔

سمرتھ رام داس : اسی زمانے میں مہاراشٹر کے کونے کونے میں رام داس کے نعرے ''جے جے رگھوویر سمرتھ'' کی گونج سنائی دیتی تھی۔ مراٹھواڑا میں رام نومی کے دن گوداوری کے کنارے پر واقع ایک گاؤں جامب میں ان کا جنم ہوا۔ رام داس کا اصلی نام نارائن تھا مگر وہ خود کو ''رام کا داس'' کہا کرتے تھے۔ انھوں نے اپنی کتاب 'داس بودھ' کے ذریعے لوگوں کو بڑے قیمتی اُپدیش دیے۔ اچھے خیالات اور اچھے عمل کی تعلیم دی۔ انھوں نے لوگوں کو طاقت کی قدر و قیمت سمجھانے کے لیے جگہ جگہ ہنومان کے مندر بنوائے۔ ان کی نصیحت تھی کہ حرکت اور طاقت میں برکت اور کامیابی ہے۔ انھوں نے لوگوں کو ناانصافی کے خلاف متحد ہوکر لڑنے کے لیے اُکسایا۔ اس سے اس وقت کے لوگوں کو کافی حوصلہ ملا۔

سنتوں اور بزرگوں کی تعلیم سے لوگ بیدار ہوگئے، مذہب کا احترام بڑھا اور لوگوں نے اپنے آپ پر بھروسا کرنا سیکھا۔ شیواجی مہاراج نے ملک میں سوراج قائم کرنے کے لیے سنتوں کی تعلیم سے پورا فائدہ اُٹھایا۔

مشق

١۔ مناسب الفاظ سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

(الف) سنت نام دیو کو .... سے بڑی عقیدت تھی۔

(ب) گیانیشور نے جوانی میں پونہ کے قریب .... مقام پر زندہ سمادھی لے لی۔

(ج) سنت تکارام نے قرض کی وصولیابی کے اپنے حصّے کے کھاتے .... ندی میں غرق کردیے۔

(د) سمرتھ رام داس نے طاقت کی قدر و قیمت سمجھانے کے لیے جگہ جگہ .... کے مندر بنوائے۔

٢۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں دیجیے :

(الف) شری چکردھر سوامی کس تفریق میں یقین نہیں رکھتے تھے؟

(ب) سنت نام دیو نے لوگوں کے دِلوں میں کون سا جذبہ بیدار کیا؟

(ج) سنت ایکناتھ نے لوگوں کو کیا تعلیم دی؟

(د) سمرتھ رام داس کی کیا نصیحت تھی؟

۳۔ دو تین جملوں میں جواب لکھیے :

(الف) سنت گیانیشور اپنی جھونپڑی کا دروازہ بند کر کے کیوں بیٹھ گئے؟

(ب) سنت تکارام نے کس نصیحت کو لوگوں کے دلوں پر نقش کیا؟

عملی کام:

مہاراشٹر میں کئی مذہبی بزرگ ہو گزرے ہیں۔ ان کے بارے میں اپنے استاد کی مدد سے معلومات حاصل کیجیے۔

۳۔ مراٹھا سردار، بھونسلے کا بہادر اور قابل خاندان

بے چینی اور انتشار کا زمانہ : ایک طرف سنتوں نے لوگوں کے دلوں میں بھکتی کا جذبہ پیدا کیا تو دوسری طرف بہادر مراٹھا سرداروں نے مہاراشٹر میں ہمّت اور بہادری کی روایات قائم کیں۔

یہ زمانہ بہت بے چینی کا تھا۔ بیجاپور کے عادل شاہ اور احمد نگر (اہلیانگر) کے نظام شاہ کے درمیان اکثر لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں جس کے لیے انھیں فوج کی ضرورت پڑتی تھی۔ فوج میں مراٹھا سرداروں کو شامل کر کے فائدہ اُٹھایا جاتا تھا۔

بہادر مراٹھا سردار : مراٹھے محنتی، بہادر، وفادار اور ہمّت والے لوگ تھے۔ دلیری کے ساتھ لڑنا فخر کی بات سمجھتے تھے۔ ہاتھ میں بھالا لیے، کمر سے تلوار لٹکائے، گھوڑے پر سوار دلیر مراٹھا نوجوان فوج میں بھرتی ہوتا تھا۔ ہر مراٹھا سردار ہمیشہ اپنی فوج رکھتا تھا اور جب ایسا کوئی سردار سلطان کے پاس جاتا تو اسے آسانی کے ساتھ فوج میں نوکری مل جاتی تھی۔ بادشاہ اس مراٹھا سردار کو اعلیٰ فوجی عہدہ دیتے اور کبھی کبھی جاگیر بھی عطا کرتے تھے۔ جس سردار کو جاگیر مل جاتی وہ اپنے آپ کو اس جاگیر کا راجا سمجھتا تھا۔

بیجاپور اور احمد نگر (اہلیانگر) کے سلطانوں کے پاس ایسے کئی بڑے بڑے مراٹھا سردار موجود تھے۔ ان میں سندکھیڑ کے جادھو، پھلٹن کے نمبالکر، مدھول کے گھورپڑے، جاولی کے مورے، ایلورا کے بھونسلے شامل تھے۔ سندکھیڑ کے جادھو اور دیوگری کے یادو کا ایک ہی خاندانی سلسلہ ہے۔ شیواجی مہاراج کی ماں جیجابائی سندکھیڑ کے لکھوجی راؤ جادھو کی بیٹی تھیں۔

بہادری کی روایات : یہ تمام سردار بہت بہادر اور دلیر تھے لیکن ان میں اَن بَن رہتی تھی۔ یہ سردار متحد ہو کر کوئی کام نہ کرتے تھے۔ اس لیے ان کی بہادری سے دؤسرے فائدہ اُٹھاتے تھے۔ اس کے باوجود ان سرداروں نے مہاراشٹر میں ہزاروں نوجوانوں میں بہادری کا جذبہ بیدار کر کے دلیری اور ہمّت کی روایات کو زندہ رکھا۔ مہاراشٹر کے بہادر خاندانوں میں ایلورا کے بھونسلے خاندان نے بڑی شہرت پائی۔

گھرِشنیشور مندر : تقریباً چار سو سال پہلے کی بات ہے، ایلورا کے غاروں کے قریب واقع گھرشنیشور کے خوبصورت مندر کی عمارت بوسیدہ ہوگئی تھی۔ اس کی دیواروں میں جابجا شگاف پڑ گئے تھے۔ مندر کا پجاری بھی مندر چھوڑ کر چلا گیا تھا اور اس مندر پر ویرانی سی چھا گئی تھی۔ اس حالت کو دیکھ کر عقیدت مند افسوس کرتے تھے لیکن اس کی مرمّت اور درستی کا خیال کسی کو نہ تھا۔

اس بوسیدہ مندر میں بھگوان شیو کا ایک عقیدت مند پابندی کے ساتھ آیا کرتا تھا۔ وہ پھؤل چڑھاتا اور مرادیں مانگتا تھا۔ ایک روز وہ اپنے ساتھ مزدوروں کو لے آیا اور مندر کی پوری عمارت کی مرمّت کروادی۔ مندر کے اندر اور باہر روشنی کا انتظام بھی کردیا۔ اس طرح اس مندر کی پچھلی شان و شوکت واپس آ گئی۔ یہ کس نے کیا؟ یہ شیو بھکت کون تھے؟ یہ مالوجی راجے بھونسلے تھے۔

ایلورا کے بھونسلے : ایلورا گاؤں کے پاٹل مالوجی راجے بڑے شیو بھکت تھے۔ ان کے چھوٹے بھائی کا نام وِٹھوجی راجے تھا۔ یہ دونوں ایلورا گاؤں کے پاٹل باباجی راجے بھونسلے کے لڑکے تھے۔

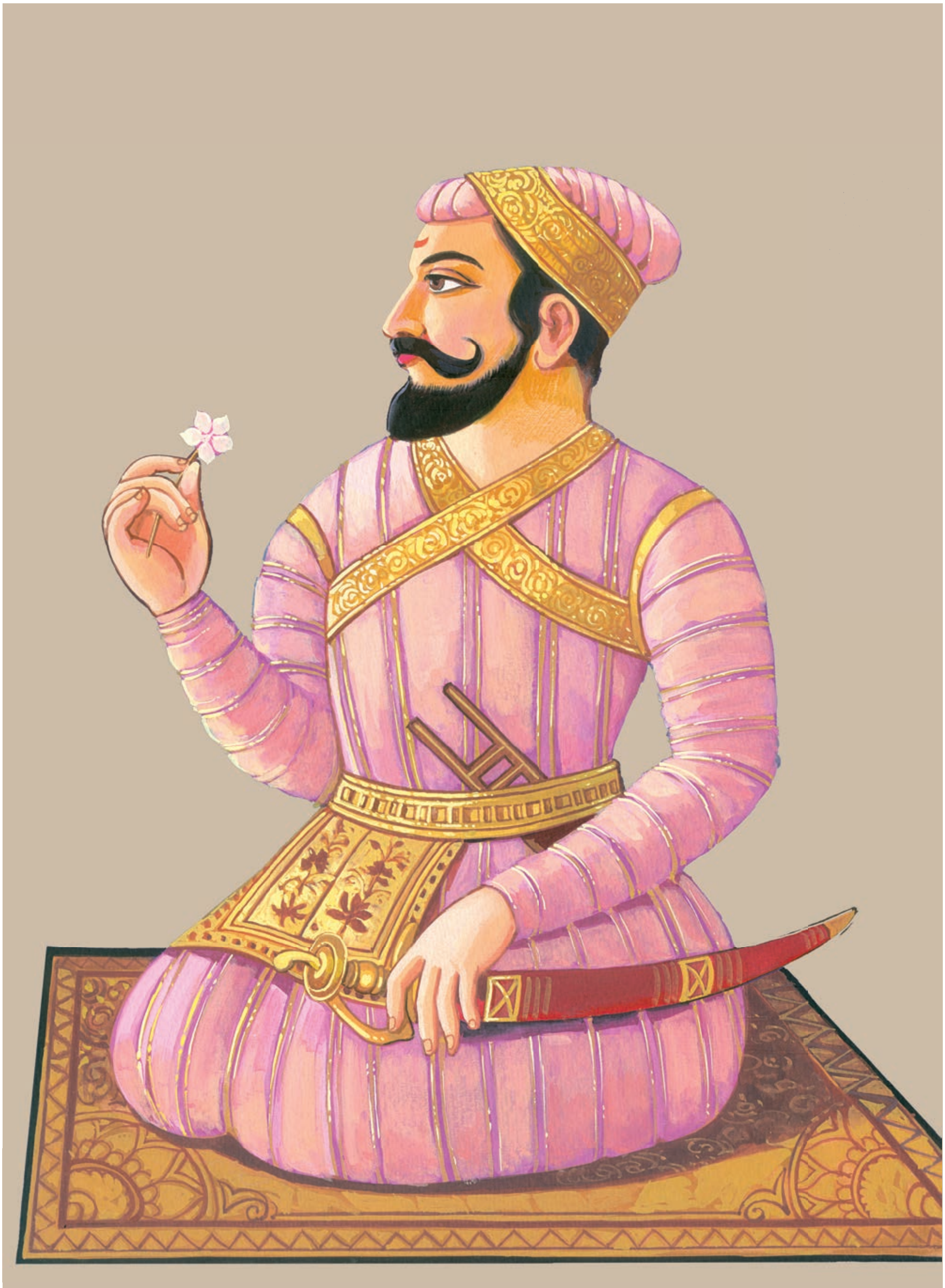

شاہ جی راجے

مالوجی راجے اور وِٹھوجی راجے بہت قابل اور بہادر تھے۔ ان کے پاس کافی مسلّح مراٹھا سپاہی تھے۔ وہ زمانہ بہت بے اطمینانی کا تھا۔ جس وقت نظام شاہی ریاست پر شمالی ہند کے مغل بادشاہ نے حملہ کیا اس وقت دولت آباد نظام شاہی ریاست کا پایۂ تخت تھا۔ مَلِک عَنبر اس ریاست کے وزیر تھے۔ وہ بہت قابل اور ذہین تھے۔ وہ ایلورا کے بھونسلے خاندان کے دونوں بھائیوں کی بہادری سے واقف تھے۔ مَلِک عَنبر نے نظام شاہ سے بھونسلے خاندان کے دونوں بھائیوں کی دلیری کی تعریف کی جس سے خوش ہوکر نظام شاہ نے مالوجی راجے کو پونہ اور سوپا پرگنہ کی جاگیریں عطا کیں۔

اس طرح بھونسلے گھرانے میں شان و شوکت آئی۔ مالوجی راجے بھونسلے کی بیوی کا نام اوما بائی تھا جن کا تعلق پھلٹن کے نمبالکر خاندان سے تھا۔ ان کے دو بیٹے تھے؛ ایک کا نام شاہ جی اور دوسرے کا شریف جی تھا۔ جب شاہ جی کی عمر پانچ برس تھی، ان کے والد مالوجی راجے اِنداپور کی لڑائی میں مارے گئے۔ وِٹھوجی راجے نے اپنے بھتیجوں کی پرورش کی اور جاگیر کا انتظام بھی سنبھالا۔ کچھ عرصہ بعد انھوں نے شاہ جی کے لیے لکھوجی راؤ جادھو کی لڑکی کا ہاتھ مانگا۔ لکھوجی جادھو کی بیٹی جیجابائی بڑی سلیقہ منداور سمجھ دار تھی۔ لکھوجی راؤ نے اس رشتے کو قبول کیا۔ لکھوجی راؤ نظام شاہی کے ایک بہادر اور شجاع سردار تھے۔ ایک بڑی فوج ان کے ماتحت تھی۔ نظام شاہ کے دربار میں بھی انھیں بڑی عزّت حاصل تھی۔ انھوں نے شاہ جی راجے اور جیجابائی کا بیاہ بہت دھوم دھام سے کردیا۔ اس طرح جیجابائی بھونسلے خاندان کی بہو بن گئیں۔

شاہ جی راجے : نظام شاہ نے مالوجی راجے کی جاگیر شاہ جی راجے کو دے دی۔ شاہ جی راجے بہت بہادر تھے۔ نظام شاہ کے دربار میں ان کی بڑی عزّت تھی۔ مغل بادشاہ نے نظام شاہی ریاست پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا تو بیجاپور کے عادل شاہ نے مغل بادشاہ کا ساتھ دیا۔ اس وقت نظام شاہی ریاست کو بچانے کے لیے مَلِک عَنبر اور شاہ جی نے ایک ساتھ مل کر مغل بادشاہ اور عادل شاہ کا بڑی بے جگری سے مقابلہ کیا اور انھیں شکست دی۔ یہ مشہور لڑائی احمد نگر (اہلیانگر) کے قریب بھات وڑی کے مقام پر ہوئی۔ اس لڑائی میں شریف جی مارے گئے لیکن شاہ جی راجے نے بڑی شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ ایک بہادر سپاہی کی حیثیت سے چاروں طرف اُن کی شہرت ہوگئی۔ دربار میں ان کی عزّت بڑھ گئی۔ یہاں تک کہ مَلِک عنبر بھی ان سے حسد کرنے لگے۔ جس کی وجہ سے دونوں میں کشیدگی پیدا ہوگئی۔ شاہ جی راجے نظام شاہی ریاست چھوڑ کر بیجاپور کے عادل شاہ سے جا ملے۔ عادل شاہ نے انھیں 'سرلشکر' کا خطاب دے کر ان کی عزّت افزائی کی۔ بعد میں نظام شاہی سلطنت میں کئی واقعات پیش آئے۔ مَلِک عَنبر کا انتقال ہوگیا۔ ان کے بیٹے فتح خان کا ذہن سازشی تھا۔ اب وہ نظام کے وزیر بن گئے اور انتظامِ سلطنت ان کے ہاتھ میں آ گیا۔ ان کے زمانے میں نظام شاہی سلطنت کا زوال شروع ہوا۔ مغلوں کے حملے کا خطرہ پیدا ہوگیا۔ نظام شاہی حکومت کو بچانے کے لیے نظام شاہ کی والدہ نے شاہ جی راجے کو واپس آنے کے لیے اصرار کیا، اس لیے شاہ جی راجے عادل شاہی سلطنت چھوڑ کر نظام شاہی سلطنت میں واپس آ گئے۔

مشق

۱۔ قوسین میں سے صحیح لفظ چن کر خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

(الف) مہاراشٹر کے بہادر خاندانوں میں ایلورا کے .... خاندان نے بڑی شہرت پائی۔
(مورے ، گھورپڑے ، بھونسلے)

(ب) بابا جی راجے بھونسلے کے دو بیٹے مالوجی اور .... تھے۔
(وِٹھوجی ، شاہ جی ، شریف جی)

(ج) نظام شاہ کے باصلاحیت وزیر .... تھے۔
(مَلِک عَنبر ، فتح خان ، شریف جی)

۲۔ مندرجہ ذیل کے باہمی رشتے لکھیے :

(الف) مالوجی راجے – وِٹھوجی راجے ....
(ب) شاہ جی راجے – لکھوجی راؤ راجے ....
(ج) شاہ جی راجے – شریف جی ....
(د) بابا جی راجے – وِٹھوجی راجے ....

۳۔ ستون 'الف' اور ستون 'ب' کی جوڑیاں لگائیے :

	ستون 'الف'		ستون 'ب'
(الف)	سندکھیڑ کے	(۱)	نمبالکر
(ب)	پھلٹن کے	(۲)	گھورپڑے
(ج)	جاولی کے	(۳)	بھونسلے
(د)	مدھول کے	(۴)	مورے
		(۵)	جادھو

۴۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) گھرش نیشور مندر کو پچھلی شان و شوکت کس نے دی؟
(ب) نظام شاہ نے مالوجی راجے کو کون سے پرگنوں کی جاگیر عطا کی؟
(ج) نظام شاہی ریاست کو بچانے کے لیے کون بے جگری سے لڑا؟
(د) عادل شاہ نے شاہ جی راجے کو کون سا خطاب دیا؟
(ہ) شاہ جی راجے عادل شاہی سلطنت چھوڑ کر نظام شاہی سلطنت میں واپس کیوں آ گئے؟

عملی کام : مہاراشٹر کے نقشے میں احمد نگر (اہلیانگر)، پھلٹن ، ایلورا، پونہ، سُوپا مقامات دِکھائیے۔

نوٹ : یہاں لفظ 'مراٹھا' سے مراد کسی خاص ذات کا فرد نہیں بلکہ اس کا مطلب مراٹھی زبان بولنے والا مہاراشٹر کا باشندہ ہے۔

۴۔ شیواجی مہاراج کا بچپن

شیونیری قلعہ میں شیواجی مہاراج کا مقامِ پیدائش

شیواجی مہاراج کا جنم : وہ زمانہ بڑے انتشار کا تھا۔ شمال کی جانب سے مغل بادشاہ شاہجہاں نے دکن کو فتح کرنے کے لیے ایک بہت بڑی فوج روانہ کی تھی۔ پونہ شاہ جی راجے کی جاگیر میں تھا۔ بیجاپور کے عادل شاہ نے اسے تباہ و برباد کر ڈالا تھا۔ شاہ جی کے لیے یہ بہت پریشانی کا زمانہ تھا۔ آگے کنواں پیچھے کھائی۔ بھاگ دوڑ شاہ جی راجے کی زندگی کا حصّہ بن گئی۔

اسی زمانے میں ان کی بیوی جیجابائی حاملہ تھیں۔ اس افراتفری اور بھاگ دوڑ میں شاہ جی راجے پریشان تھے کہ جیجابائی کو کہاں رکھیں۔ اچانک انھیں شیونیری قلعہ یاد آ گیا۔ انھوں نے فیصلہ کیا کہ جیجابائی کو شیونیری کے قلعے میں رکھا جائے۔ شیونیری کا قلعہ ضلع پونہ میں جُنّر کے قریب واقع تھا۔ یہ قلعہ بہت محفوظ تھا۔ اس کے چاروں طرف اونچی فصیل اور مضبوط دروازے تھے۔ وِجے راج یہاں کے قلعہ دار تھے۔ ان

کی بھونسلے خاندان سے رشتہ داری تھی۔ وِجے راجے نے جیجابائی کی حفاظت کی ذمّے داری قبول کی۔ شاہ جی راجے نے جیجابائی کو شیونیری کے قلعے میں پہنچا دیا اور خود مغلوں سے جنگ کرنے کے لیے روانہ ہوگئے۔

پھالگن ودیہ ترتیا شکے ۱۵۵۱ مطابق ۱۹ فروری ۱۶۳۰ء کو وہ سنہرا دن طلوع ہوا۔ شیونیری کے نقار خانے میں شہنائی اور نوبت بج رہی تھی۔ ایسی اچھی گھڑی میں جیجابائی نے ایک لڑکے کو جنم دیا۔ پورے قلعے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ بچّے کا نام رکھنے کی رسم انجام دی گئی۔ شیونیری قلعے میں پیدائش ہونے کی وجہ سے 'شیواجی' نام رکھا گیا۔

شیواجی مہاراج کا بچپن : شیواجی مہاراج کی عمر کے ابتدائی چھے سال بڑی پریشانی میں گزرے۔ مگر اس پریشانی میں بھی ان کی ماں جیجابائی نے انھیں عمدہ تعلیم دی۔ ہر شام وہ انھیں محبت اور پیار کے ساتھ اپنے پاس بلا کر رام، کرشن، بھیم اور ابھیمنیو کی کہانیاں سناتیں۔ کبھی سنت گیانیشور، سنت نام دیو اور سنت ایکناتھ کے اَبھنگ سناتیں۔ شیواجی مہاراج کو بہادر لوگوں کی کہانیاں بہت پسند تھیں۔ انھیں احساس ہوتا تھا کہ بڑے ہونے پر ان لوگوں کی طرح بہادری کے کارنامے انجام دینے چاہئیں۔ جیجابائی سادھوسنتوں کی زندگی کے واقعات بھی بتاتی تھیں، اس وجہ سے شیواجی مہاراج کے دل میں سادھو سنتوں کے لیے عزّت واحترام کے جذبات پیدا ہوگئے۔

غریب ماولے لڑکے شیواجی مہاراج کے ساتھ کھیلنے آتے تھے۔ شیواجی مہاراج کبھی کبھار ان کی جھونپڑیوں میں پہنچ جاتے۔ غریبوں کی جوار کی روٹی اور پیاز مزے لے لے کر کھاتے۔ ان کے ساتھ دلچسپ کھیل کھیلتے۔ یہ ماولے بچّے گویا جنگل کے پرندے تھے۔ وہ طوطا، کوئل اور شیر کی ہو بہو آواز

ویرماتا جیجابائی شیواجی مہاراج کو کہانی سناتی ہوئیں

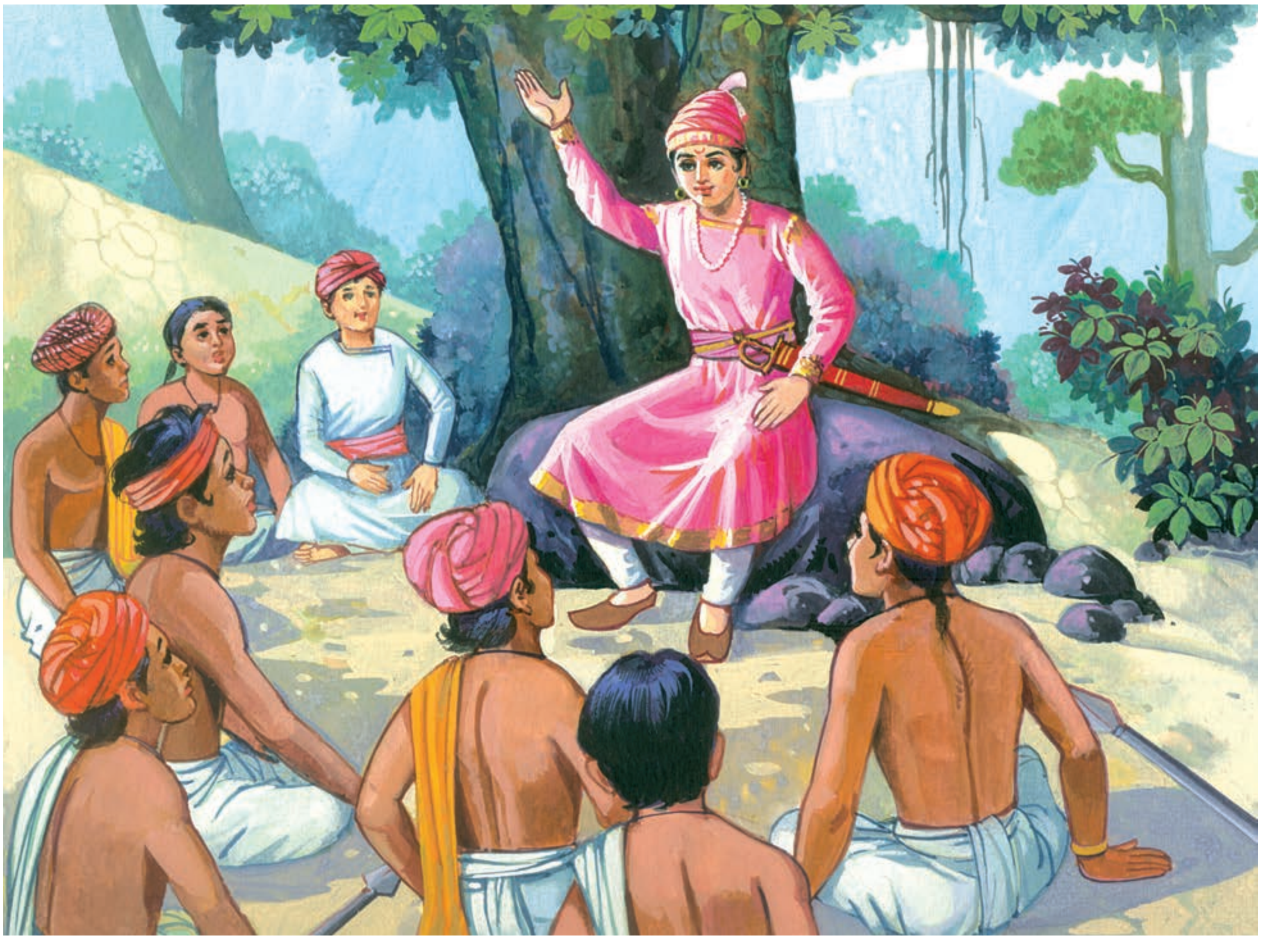

شیواجی مہاراج اپنے ساتھیوں (ہمجولیوں) کے ساتھ

نکالتے تھے۔ مٹّی کے ہاتھی، گھوڑے اور قلعے بنانا ان کا مشغلہ تھا۔ آنکھ مچولی کھیلنا، گیند کھیلنا، لٹّو گھُمانا ان کے روزانہ کے کھیل تھے۔ شیواجی مہاراج ان بچّوں کے ساتھ ان تمام کھیلوں میں حصّہ لیتے تھے۔ ماولے لڑکوں کو شیواجی مہاراج بہت پسند تھے۔

شاہ جی راجے مغلوں کے دربار میں : شاہ جی راجے نظام شاہی سلطنت میں ضرور لوٹ آئے لیکن یہاں انھیں اطمینان نصیب نہیں ہوا کیونکہ نظام شاہ خود بہکاوے میں آنے والے اور عجلت پسند شخص تھے۔ ان کی اس کمزوری سے دربار میں سازشیں اور بغض و عداوت عروج پر تھی۔ نظام شاہ کے اُکسانے پر لکھوجی راؤ جادھو کو بھرے دربار میں ہلاک کردیا گیا۔ اس واقعے سے دِل برداشتہ ہوکر شاہ جی راجے نے نظام شاہی چھوڑ دی اور مغلوں کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ مغل بادشاہ شاہجہاں نے انھیں سرداری عطا کی۔

اِس درمیان وزیر فتح خان نے مغلوں سے پوشیدہ طور پر سمجھوتہ کرکے نظام شاہ کو ختم کردیا۔ نظام شاہی میں انتشار پیدا ہوگیا۔ یہ بات واضح ہوگئی کہ فتح خان دھوکے سے نظام شاہی سلطنت مغلوں کے حوالے کرنے والے ہیں۔ بات یہیں ختم نہیں ہوئی۔ شاہ جی راجے کو جو جاگیریں عطا کی گئی تھیں اور جن پر ان کا قبضہ تھا، مغلوں نے براہِ راست فتح خان کو دے دیں۔ اس بات پر برہم ہوکر شاہ جی راجے نے مغلوں کی حمایت چھوڑ دی اور اپنی طاقت کے بل بوتے پر مغلوں کو سبق سکھانے کا فیصلہ کیا۔

نئی نظام شاہی سلطنت کا قیام : وزیر فتح خان اور مغل بادشاہ کو مات دینے کے لیے شاہ جی راجے نے نظام شاہ

کے خاندان کے ایک لڑکے کو تلاش کیا اور جُنّر کے قریب پیم گری قلعے پر اس کے نظام شاہ ہونے کا اعلان بھی کر دیا۔ اس طرح اُنھوں نے ایک نئی سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ اس علاقے میں گوداوری سے نیرا کا درمیانی علاقہ شامل تھا۔ اپنی اس حکومت کی انھوں نے انتہائی بہادری سے حفاظت کی۔ عادل شاہ نے ابتداء میں ان کا ساتھ دیا لیکن خود مغل بادشاہ شاہجہاں دکن آ کر شاہ جی راجے پر حملہ آور ہوگئے۔ شاہجہاں نے عادل شاہ کو دھمکی دی تب عادل شاہ نے شاہ جی راجے کی مخالفت میں مغل بادشاہ سے دوستی کا معاہدہ کرلیا۔

شاہ جی راجے کو مغل اور عادل شاہی فوجوں سے چھاپہ مارطرز کی لڑائی لڑنی پڑی لیکن اکیلے شاہ جی راجے ان سے کتنے دنوں تک لڑ سکتے تھے؟ ان کی قوت کمزور پڑنے لگی۔ مجبوراً انھیں ۱۶۳۶ء میں مغلوں سے معاہدہ کرنا پڑا۔ شاہ جی راجے کے لیے حالات سازگار نہیں تھے اس لیے آزاد حکومت قائم کرنے کی ان کی کوشش ناکام رہی۔ لیکن ان کی حوصلہ مندی نے مراٹھا عوام میں خود اعتمادی پیدا کردی۔ یہ خود اعتمادی بعد میں شیواجی مہاراج کو سوراج کے قیام میں کارآمد ثابت ہوئی۔

جیجابائی اور شیواجی مہاراج کرناٹک میں : شاہ جی راجے کی نظام شاہی حکومت کے خاتمے کے بعد ان کا علاقہ مغلوں اور عادل شاہ نے آپس میں تقسیم کرلیا۔ شاہ جی راجے کے آباء واجداد کی پونہ-سؤپا کی جاگیر عادل شاہی حکومت کو ملی۔ اس وقت عادل شاہ نے وہ جاگیر اپنی جانب سے شاہ جی راجے کو عطا کردی۔ شاہ جی راجے نے عادل شاہ کی ملازمت قبول کرلی۔ عادل شاہ نے انھیں پونہ سے دور کرناٹک کا علاقہ فتح کرنے کی ذمہ داری سونپ دی۔ شاہ جی راجے کے کرناٹک جانے کے کچھ عرصے بعد جیجابائی اور شیواجی مہاراج بھی اُن کے پاس پہنچ گئے۔

مہاراشٹر میں شیواجی مہاراج کا بچپن افراتفری میں گزرا تھا۔ شیواجی مہاراج اور جیجابائی کی دوڑ دھوپ اس قلعے سے اُس قلعے پر جاری رہا کرتی تھی۔ اس زمانے میں انھوں نے اپنے والد کی بہادری کے قصّے سنے۔ کرناٹک آنے پر ماں بیٹے کو تھوڑا آرام نصیب ہوا۔ شاہ جی راجے نے کرناٹک کے کئی راجاؤں کو شکست دی۔ اس کے عوض میں عادل شاہ نے انھیں بنگلور کی جاگیر عطا کی۔ شاہ جی راجے بنگلور کو اپنا مرکز بنا کر ایک راجا کی طرح شان وشوکت کے ساتھ رہنے لگے اور وہاں اپنا دربار منعقد کرنے لگے۔

مشق

۱۔ قوسین میں سے صحیح لفظ چن کر خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

(الف) شیواجی کی پیدائش .... قلعے میں ہوئی۔
(پُرندر ، شیونیری ، پنہالا)

(ب) عادل شاہ نے شاہ جی راجے کو .... کا علاقہ فتح کرنے کی ذمہ داری سونپ دی۔
(کرناٹک ، خاندیس ، کوکن)

۲۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) جیجابائی کی نصیحتوں کی وجہ سے شیواجی کے دل میں کون سے خیالات پیدا ہوئے؟

(ب) شیواجی مہاراج ماولوں کے لڑکوں کے ساتھ کون سے کھیل کھیلتے تھے؟

(ج) شاہ جی راجے نے نظام شاہی کی ملازمت کیوں چھوڑ دی؟

۳۔ دو تین جملوں میں جواب لکھیے :

(الف) جیجا بائی شیواجی مہاراج کو کون سی کہانیاں سناتی تھیں؟

(ب) شاہ جی راجے نے نظام شاہ کے خاندان کے لڑکے کے نظام شاہ ہونے کا اعلان کیوں کیا؟

عملی کام:

(الف) شیونیری قلعے کی سیر کیجیے اور شیواجی کی پیدائش کے مقام کی معلومات حاصل کیجیے۔

(ب) آپ جو روایتی کھیل کھیلتے ہیں اُن کے نام لکھیے۔ اُن میں سے کسی ایک کھیل کے بارے میں ۱۰ سطروں میں معلومات لکھیے۔

شیونیری قلعے کا داخلی دروازہ

۵۔ شیواجی مہاراج کی تعلیم

شیواجی مہاراج کی تعلیم کا آغاز : شاہ جی راجے خود سنسکرت زبان کے ماہر تھے۔ بنگلور کے دربار میں زبان اور فنونِ لطیفہ کے کئی ماہرینِ زبان کو اُن کی سرپرستی حاصل تھی۔ شیواجی مہاراج کے لیے اُنھوں نے قابل اساتذہ کو مقرر کیا تھا۔ وہاں عمر کا ساتواں سال پورا ہونے پر شیواجی مہاراج کی تعلیم کا آغاز ہوا۔ تھوڑے ہی عرصے میں شیواجی مہاراج نے لکھنے پڑھنے میں مہارت حاصل کر لی۔ رامائن، مہابھارت اور بھگوت گیتا کے واقعات وہ خود پڑھنے لگے۔ شاہ جی راجے نے شیواجی مہاراج کو فنونِ جنگ کی تربیت دینے کے لیے بعض اساتذہ کو مقرر کیا تھا۔ انھوں نے شیواجی مہاراج کو گھڑسواری، کُشتی، ڈانڈ پٹّہ گھُمانا اور تلوار بازی کا فن سکھانا شروع کیا۔ اس طرح بارہ سال کی عمر تک شیواجی مہاراج مختلف علوم وفنون سے واقف ہوگئے۔

جلد ہی عادل شاہ نے شاہ جی راجے کو کرناٹک کے نائیکوں کی حکومت فتح کرنے کے لیے بھیجا۔ اس مہم پر روانہ ہونے سے پہلے شاہ جی راجے نے جیجابائی اور شیواجی مہاراج کو اپنی پونہ کی جاگیر میں روانہ کیا۔ ان کے ساتھ شاہ جی راجے نے ہاتھی، گھوڑے، پیدل دستہ، پرچم اور خزانے کے علاوہ معتمد وزیر، بہادر فوجیوں اور مشہور اساتذہ کو بھی روانہ کیا۔

پونہ کی کایا پلٹ : جیجابائی اور شیواجی مہاراج پونہ آئے۔ پونہ آتے ہی شیواجی مہاراج کو شیونیری کے قلعے میں گزرا ہوا بچپن یاد آ گیا۔ انھیں پھر سے سہیادری پہاڑی کی

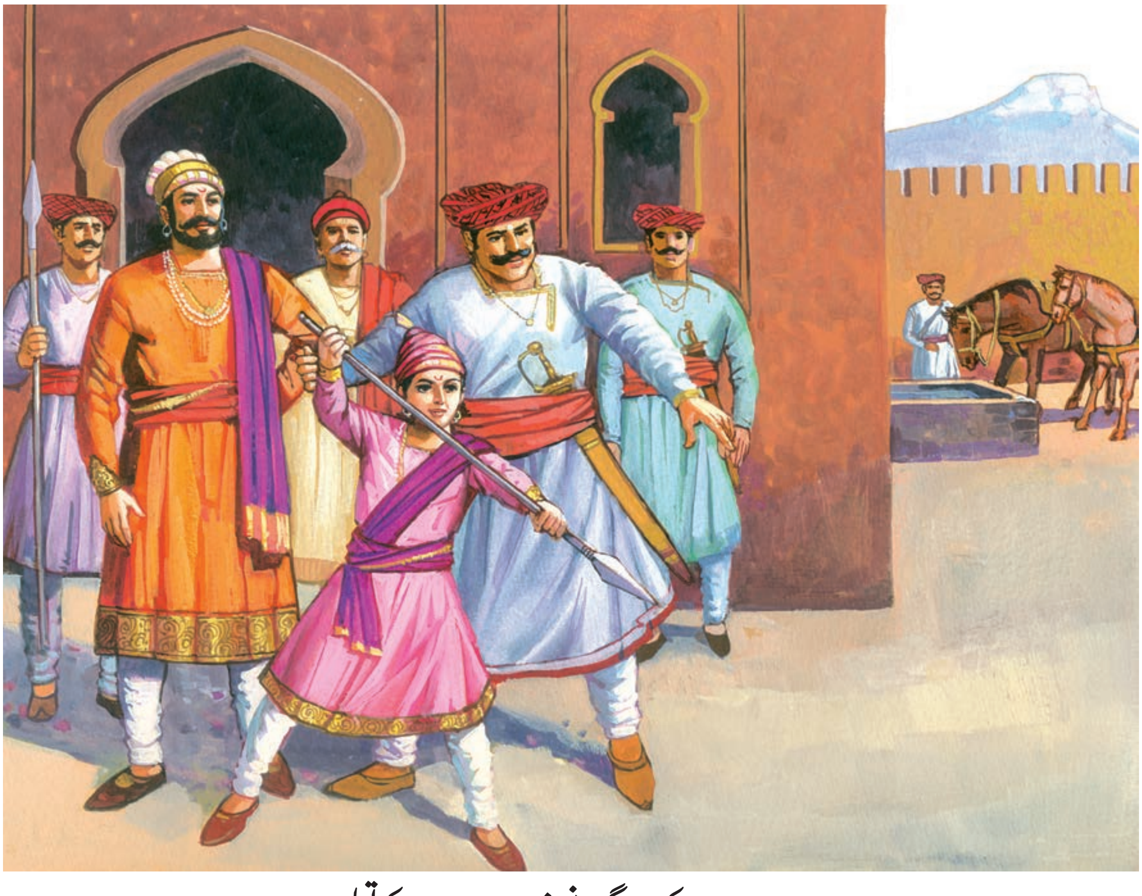

شاہ جی راجے کی زیرِنگرانی شیواجی مہاراج کی تعلیم

چوٹیاں نظر آنے لگیں۔ یہ سب دیکھ کر انھیں بڑی مسرّت ہوئی۔اس زمانے میں پونہ اتنا بڑا شہر نہ تھا جیسا کہ آج ہے۔ شاہ جی راجے کے دشمنوں نے یہ گاؤں برباد کرڈالا تھا۔گھر اور معبد ٹوٹ گئے۔دشمنوں سے ڈر کر لوگ گاؤں چھوڑ کر چلے گئے تھے۔کھیت اُجڑ گئے تھے۔جگہ جگہ جنگل اُگ آئے تھے اور بستی میں بھیڑیے گھومتے رہتے تھے۔پونہ اس طرح برباد ہوگیا تھا۔

جیجابائی اور شیواجی مہاراج کے پونہ میں قیام کرتے ہی آس پاس کے گاؤں کے لوگوں کی ہمّت بندھی۔ جیجابائی نے انھیں بُلا کر تسلّی دی۔تب لوگ پونہ میں آ کر رہنے لگے۔کھیتی باڑی پھر سے شروع ہوگئی۔ جیجابائی نے معبدوں کی مرمّت کروادی۔ ان میں صبح و شام عبادت ہونے لگی۔ گاؤں میں چہل پہل ہوگئی اور پونہ کی رونق دوبارہ لوٹ آئی۔

داداجی کونڈ دیو کا باصلاحیت کردار : جس زمانے میں جیجابائی اور شیواجی مہاراج کرناٹک میں مقیم تھے، داداجی کونڈ دیو پونہ کی جاگیر کے انتظامات دیکھتے تھے۔ وہ کونڈانا کے صوبے دار بھی تھے۔ وہ بہت ایماندار خادم تھے۔جس طرح معاملات میں مستعد تھے اسی طرح انصاف پسند بھی تھے۔اُن کا نظم وضبط سخت تھا۔ وہ اصول پسند تھے۔اسی زمانے میں شاہ جی راجے کے حکم پر پونہ میں ایک محل تعمیر کیا گیا جس کا نام 'لال محل' تھا۔ داداجی نے چند برسوں کے لیے مال گزاری معاف کردی تاکہ کاشتکار کھیتوں میں کاشتکاری کریں۔اس طرح کاشتکاری شروع ہوگئی۔ کاشت کار آوارہ بھیڑیوں کی وجہ سے پریشان تھے۔ داداجی نے بھیڑیوں کو مارنے کے لیے انعامات کا اعلان کیا جس کی وجہ سے بہت سے بھیڑیے مارے گئے۔چوریاں بہت ہوتی تھیں۔ ان کو ختم کرنے کے لیے انھوں نے کاشتکاروں کے جتھے بنوائے جو پہرہ دیا کرتے تھے۔اس طرح چوری کا خاتمہ کیا۔زمین کی قسم کے لحاظ سے مال گزاری کی شرح مقرر کی۔ ان سارے انتظامات سے عوام بہت خوش ہوئے۔

داداجی کونڈ دیو اور نظام شاہ کے وزیر ملک عنبر کے زراعتی اصلاح اور محصول کی وصولیابی کے سلسلے میں کیے گئے کام اہم اور بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

شیواجی مہاراج کی تعلیم : شیواجی مہاراج پونہ کی جاگیر میں آ گئے لیکن جیجابائی کی زیرِ نگرانی ان کی تعلیم جاری رہی۔شاہ جی راجے نے بنگلور سے کئی نامور اساتذہ کو شیواجی مہاراج کے ساتھ روانہ کیا تھا۔انھوں نے شیواجی مہاراج کو کئی علوم وفنون اور زبانیں سکھائیں۔

حکومت کا انتظام بحسن و خوبی کس طرح انجام دیا جائے، دشمن سے جنگ کیسی کی جائے، قلعے کس طرح تعمیر کیے جائیں، گھوڑے اور ہاتھیوں کا معائنہ کیسے کیا جائے، دشمن کے مشکل گزار علاقوں سے کس طرح فرار حاصل کیا جائے، ایسے کئی ہنر سے شیواجی مہاراج متعارف ہوئے۔ جیجابائی شیواجی مہاراج کی تعلیمی ترقی سے بہت خوش تھیں۔

ویرماتا جیجابائی کی شیواجی مہاراج کو دی ہوئی تعلیمات :

جیجابائی کوئی معمولی خاتون نہیں تھیں۔ وہ لکھوجی راؤ جیسے بلند قامت سردار کی بیٹی اور شاہ جی راجے جیسے دلیر شخص کی بیوی تھیں۔ وہ سیاست اور جنگ کے اصولوں سے بچپن ہی سے واقفیت رکھتی تھیں۔ انھیں جادھو اور بھونسلے ان دو مشہور خاندانوں کی جنگجویانہ روایات حاصل تھیں۔ جیجابائی بہت خوددار اور آزادی کی پرستار تھیں۔انھیں اس کا تلخ تجربہ تھا کہ مراٹھا سرداروں نے کتنی ہی دلیری کا مظاہرہ کیا ہو، سلاطین کے دربار میں ان سرداروں کی کوئی وقعت نہ تھی۔ نظام شاہ نے بھرے دربار میں ان کے والد کو قتل کروادیا تھا۔ اس کا دُکھ جیجابائی نے جھیلا تھا۔ انھوں نے طے کرلیا تھا کہ ان کا بیٹا 'شیوبا' اس طرح غیروں کی نوکری نہیں کرے گا۔ وہ خود اپنے لوگوں کی حکومت یعنی سوراج قائم کرے گا۔ اسی ارادے کے تحت وہ شیواجی مہاراج کی تربیت کررہی تھیں۔

ماول میں رہنے والوں کو ماولے کہا جاتا تھا۔ ماولے ایماندار، محنتی اور چست و چالاک تھے۔ محنت و مشقت میں کوئی ان کی برابری نہیں کرسکتا تھا۔ لیکن وہ سلاطین کی زیادتی سے تنگ آچکے تھے۔ سلطان کی فوج سے عوام پریشان تھے۔ ان کا کوئی پرسانِ حال نہ تھا۔ شیواجی مہاراج کے دل میں ان مظلوموں کی مدد کا خیال آیا۔

گھر آکر شیواجی مہاراج اپنی ماں سے اس کا ذکر کرتے۔ جیجابائی ان سے کہتیں، ''شیوبا! بھونسلے خاندان کی بزرگ ہستی شری رام چندر جی تھے۔ انھوں نے ظالم راون کو مار کرعوام کو سُکھی بنایا تھا۔ جادھو خاندان کے بزرگ شری کرشن نے رعایا کو خوش حال بنانے کے لیے ظالم کنس کو مار ڈالا تھا۔ شری رام اور شری کرشن کے خاندان میں تیرا جنم ہوا ہے۔ تو بھی ظالموں کو ختم کرسکتا ہے اور غریب لوگوں کو سُکھی بنا سکتا ہے۔'' یہ نصیحت سُن کر شیواجی مہاراج کے دل میں جوش پیدا ہوا۔ رام، کرشن، بھیم اور ارجن جیسے بہادروں کی کہانیاں انھیں یاد تھیں۔ یہ بہادر لوگ شیواجی مہاراج کے دل و دماغ پر چھائے رہتے تھے۔ وہ سوچتے ان بہادروں نے ناانصافی کے خلاف جیسی لڑائی لڑی ویسے ہی مجھے بھی لڑنا چاہیے۔ انھوں نے برائی کا خاتمہ کیا اسی طرح مجھے بھی کرنا چاہیے۔ انھوں نے لوگوں کو سُکھ پہنچایا مجھے بھی وہ کام کرنا چاہیے۔

شیواجی مہاراج کا نیا دَورِ حکومت: اب پونہ کی جاگیر کا انتظام جیجابائی کی رہنمائی میں شیواجی مہاراج کے ہاتھوں میں آ گیا۔ شاہ جی راجے نے پہلے ہی اس کی تیاری کر ڈالی تھی۔ شیواجی مہاراج کو بنگلور سے پونہ روانہ کرتے ہوئے انھوں نے سامراج نیل کنٹھ پیشوا، بال کرشن ہنمنتے مُجمدار، مانکوجی دہاتونڈے سرنوبت، رگھوناتھ بلاّر سبنیس، سونو پنت ڈبیر جیسے قابل عہدیداروں کو شیواجی مہاراج کے ساتھ بھیجا

ویرماتا جیجابائی

تاکہ شیواجی مہاراج اپنی جاگیر کا انتظام بہتر طور پر کرسکیں۔ شیواجی مہاراج ان کی مدد سے جاگیر کا کام کاج دیکھنے لگے۔ وہ لوگوں کے دُکھ سُکھ کے معاملات کی جانب متوجّہ ہوئے۔ رعایا پر ظلم کرنے والوں کو سزا ملنے لگی۔ شاہ جی راجے کی جاگیر کی گویا کایا ہی پلٹ رہی تھی۔ ماولوں کو مستقبل میں قائم ہونے والے سوراج کا نمونہ نظر آ رہا تھا۔ گویا سوراج کا آفتاب طلوع ہو رہا تھا۔

شیواجی مہاراج کی شادی: اس زمانے میں چھوٹی عمر میں شادی کرنے کا رواج تھا۔ جیجابائی نے سوچا کہ ''اب شیوبا کی شادی کر دینی چاہیے۔'' شیوبا کے لیے لڑکی کی تلاش شروع

ہوئی۔ ایک لڑکی ان کو پسند آ گئی۔ اس کا نام سئی بائی تھا۔ وہ پھلٹن کے نائیک نمبالکر گھرانے کی لڑکی تھی۔ یہ شادی بڑی دھوم دھام اور شان وشوکت کے ساتھ ہوئی۔

مشق

۱۔ قوسین میں سے صحیح لفظ چن کر خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

(الف) شاہ جی راجے خود .... زبان کے ماہر تھے۔
(سنسکرت ، کنڑ ، تمل)

(ب) ماول میں رہنے والوں کو .... کہا جاتا تھا۔
(کاشتکار ، فوجی ، ماولے)

۲۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) شیواجی مہاراج کی تعلیم کے لیے اساتذہ کا تقرر کس نے اور کہاں کیا؟

(ب) اساتذہ نے شیواجی مہاراج کو کون سے علوم وفنون سکھانے شروع کیے؟

(ج) داداجی کونڈ دیو نے کسانوں کی مال گزاری کیوں معاف کردی؟

۳۔ دو تین جملوں میں جواب لکھیے :

(الف) پونہ کے حالات کی کایا پلٹ کیسے ہوئی؟

(ب) شیواجی مہاراج کن علوم وفنون میں ماہر ہوئے؟

(ج) جیجابائی نے کیا فیصلہ کیا تھا؟

عملی کام :

(الف) ویرماتا جیجابائی اور شیواجی مہاراج کے درمیان ہونے والے مکالمے کو ڈرامائی انداز میں پیش کیجیے۔

(ب) ویرماتا جیجابائی کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

۶۔ سوراج قائم کرنے کا عہد

رائے ریشور کا مندر : رائے ریشور کا یہ مندر پونہ کے جنوب مغرب میں بڑی سہانی جگہ پر واقع ہے۔ ۱۶۴۵ء میں وہاں ایک غیر معمولی واقعہ پیش آیا۔ شیواجی مہاراج اور قرب و جوار کی وادیوں میں رہنے والے کچھ ماولے وہاں جمع ہو گئے اور گھنے جنگلوں میں جھاڑیوں سے گھرے ہوئے اس سنسان مندر میں مشورے کرنے لگے۔ وہ شیواجی مہاراج کے ساتھ کیا مشورے کررہے تھے ؟ شری شنکر سے وہ کون سی مراد مانگ رہے تھے؟

نوجوان شیوبا کی جوشیلی باتیں : شیواجی مہاراج عمر میں چھوٹے ضرور تھے لیکن ان کے ارادے مضبوط اور بلند تھے۔ انھوں نے ایک بڑے کام کا بیڑہ اُٹھایا۔ انھوں نے مندر میں جمع ہونے والے اپنے ساتھیوں سے پُراثر انداز میں کہا، ''ساتھیو! کیا میں آج تمھیں اپنے دل کی بات کہوں؟ میرے والد شاہ جی راجے بیجاپور کے سردار ہیں۔ انھوں نے ہی مجھے یہاں کی جاگیر کا حق دیا ہے۔ سب کچھ بہتر طور پر ہو رہا ہے۔ لیکن ساتھیو! مجھے اس میں ذرّہ برابر خوشی محسوس نہیں ہوتی ہے۔ کیا ہم سلطان کی دی ہوئی وطن داری سے مطمئن ہیں؟ کیا ہم دوسروں کے رحم و کرم پر جیتے رہیں گے؟ ہمارے اطراف غیروں کی حکومتیں ہیں، ان میں آئے دن لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں۔ ان لڑائیوں میں ہمارے ہی لوگ مارے جاتے ہیں۔ خاندان کے خاندان اُجڑ جاتے ہیں۔ ملک برباد ہوتا ہے۔ اتنا سب کچھ برداشت کرنے کے باوجود ہمیں اس کا کیا پھل ملتا ہے؟ فقط غلامی ! ہم یہ سب کب تک برداشت کرتے رہیں؟ دوسروں کے لیے کب تک اپنے آپ کو قربان کریں؟ تم ہی بتاؤ کیا جاگیر اور وطن داری کے لیے یہ سب ہم یوں ہی جاری رہنے دیں؟''

شیواجی مہاراج یہ تمام باتیں بڑے جوش سے کہہ رہے تھے۔ ان کا چہرہ دِلی جذبات سے تمتما رہا تھا۔ بولتے بولتے وہ رُک گئے اور اپنے نوجوان ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگے۔ رائے ریشور کے مقام پر جمع ہونے والے نوجوان ماولے مہاراج کی باتیں سن کر جوش اور ولولے سے بھر گئے۔ اُنھیں ایک نئی روشنی ملی تھی۔ ان میں سے ایک نوجوان بولا، ''کہو، چھوٹے راجا کہو! ہم سے اپنے دل کی بات کہو۔ تم جو کہو گے ہم وہی کرنے کے لیے تیار ہیں۔'' سارے بہادر اور جوشیلے نوجوانوں نے ایک آواز میں کہا، ''ہاں راجے کہو۔ تم جو کہو گے ہم کریں گے۔ ضرورت پڑنے پر ہم اپنی جان بھی قربان کردیں گے۔''

سوراج کے قیام کے لیے حلف : ماولوں کی ان باتوں سے شیواجی مہاراج کی ہمّت بڑھی۔ ماولوں کی جانب دیکھتے ہوئے شیواجی مہاراج نے پُرمسرّت لہجے میں کہا، ''ساتھیو! ہماری منزل طے ہوگئی ہے۔ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں سخت کوشش کرنی ہوگی۔ ضرورت پڑنے پر اپنی جان بھی قربان کرنے کے لیے تیار رہنا ہوگا۔ ہمارا نصب العین ''ہندوی سوراج'' کا قیام یعنی تمھارے، میرے اور سب کے لیے آزاد حکومت قائم کرنا ہے۔ غیروں کی غلامی اب ہم برداشت نہیں کریں گے۔ آؤ! ہم اس مندر میں رائے ریشور کو گواہ مان کر عہد کریں کہ سوراج کے قیام کے لیے ہم اپنا سب کچھ نچھاور کردیں گے۔''

سارا مندر شیواجی مہاراج کی آواز سے گونج اُٹھا۔

سوراج قائم کرنے کا عہد

اُنھوں نے کہا، ’’بھگوان کی مرضی ہے کہ ہندوی سوراج قائم ہو۔‘‘ آخر میں شیواجی مہاراج نے پورے عزم سے کہا، ’’آ ؤ ہم بھگوان کی مرضی کو پورا کریں۔‘‘

سارے ماولے سوراج کے قیام کی قسم کھا کر ہی مندر سے باہر نکلے۔ شیواجی کی چھاتی فخر سے پھوُل گئی تھی۔ پونہ آتے ہی وہ فوراً لال محل میں ماتوشری جیجاماتا کی خدمت میں پہنچے اور ساری باتیں جیجابائی سے کہہ سنائی۔ یہ باتیں سن کر ان کی والدہ کو بڑی خوشی ہوئی اور انھیں یہ یقین ہوگیا کہ ان کا بال راجے ان کے دل کی تمنّا پوری کرے گا۔

ماول کی وادیوں میں جمع ہونا : شیواجی مہاراج اپنے مقصد کی تکمیل میں لگ گئے۔ اپنے ساتھیوں کو لے کر وہ گھُڑدوڑ، تلوار بازی، پہاڑوں میں قریبی راستے اور گھاٹیوں میں خفیہ راستے تلاش کرنے میں مصروف ہوگئے۔ شیواجی مہاراج نے ماولے نوجوانوں کا دل جیت لیا۔ ماولے نوجوانوں میں شیواجی اور مقبوُل ہوگئے۔ انھوں نے طے کرلیا کہ وہ شیواجی مہاراج کے لیے جئیں گے اور شیواجی مہاراج کے لیے مریں گے۔ شیواجی مہاراج کا جوش و خروش سمندر میں اُٹھتی ہوئی موجوں کے مانند بڑھ گیا۔ انھوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ پونہ کے اطراف کے سارے قلعوں کا بغور معائنہ کیا۔ خفیہ راستوں، سرنگوں، تہہ خانوں، گولہ بارُود، ہتھیار اور دشمن کی فوجوں کے ٹھکانوں کی تفصیلی معلومات حاصل کی۔

ماول علاقے کے دوست : بارہ ماول علاقے میں جگہ جگہ دیشمکھ اپنی وطن داری سنبھالے بیٹھے تھے۔ انھیں اپنی وطن داری کا بڑا لالچ تھا۔ وہ وطن داری کے لیے آپس میں لڑا کرتے تھے۔ ان لڑائیوں میں مراٹھوں کی طاقت فضوُل ضائع ہورہی ہے، اس کا شیواجی مہاراج کو شدید احساس تھا۔ انھوں نے اس پر روک لگانے کا تہیہ کیا۔ وہ دیشمکھوں کے گاؤں جاتے، ان سے ملتے اور ان کے دِلوں میں سوراج کے مقصد کو اُجاگر کرتے۔ بڑی محبت اور شفقت سے انھوں نے دیشمکھوں کو اپنا ہم خیال بنالیا۔ کچھ لوگوں نے زبردست مخالفت کی، لیکن شیواجی مہاراج نے کسی نہ کسی طرح انھیں بھی سوراج کی اہمیت کا احساس دلایا۔ مراٹھوں کے آپسی جھگڑوں کو ختم کیا۔ ہر کوئی ان کا احسان ماننے لگا۔ ماول گھاٹی کے جُھنجار راؤ مرل، ہیبت راؤ شلملکر، باجی پاسلکر، وِٹھوجی شتولے، جیدھے، پائے گُڑے، باندل وغیرہ دیشمکھوں کی جماعت شیواجی مہاراج کی فرماں برداری کرنے لگی۔ ماول علاقے میں ’سوراج‘ کی تحریک تیزی سے پھیلنے لگی۔

شیواجی مہاراج کی شاہی مُہر : شیواجی مہاراج کے نام سے جاگیر کا انتظام شروع ہوا تھا۔ شاہ جی راجے نے شیواجی مہاراج کے نام کی شاہی مہر تیار کرلی تھی جس پر حسبِ ذیل عبارت کندہ تھی :

’’جس طرح پہلی تاریخ کا چاند دن بہ دن بڑھتا جاتا ہے، اسی طرح شاہی مہر کی عظمت میں اضافہ ہوگا۔ شاہ جی کے بیٹے شیواجی مہاراج کی یہ مہر لوگوں کی بھلائی کے لیے ہے اور سوراج کے قیام کا اشارہ بھی۔‘‘

شاہی مہر

اس زمانے میں شاہی مہریں زیادہ تر فارسی زبان میں تیار ہوتی تھیں، لیکن شیواجی کی یہ مہر سنسکرت زبان میں تھی۔ سوراج کے ساتھ ساتھ زبان بھی اپنی ہی ہونی چاہیے، اپنا دھرم ہونا چاہیے، لیکن دوسرے مذہب سے حسد یا جلن کا جذبہ نہیں ہونا چاہیے۔ ماول علاقے کے تمام لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ شیواجی مہاراج عوام کی بھلائی اور خوش حالی چاہتے ہیں۔

مشق

۱۔ مناسب الفاظ سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

(الف) پونہ کے جنوب مغرب میں .... کا مندر بڑی سہانی جگہ واقع تھا۔

(ب) بارہ ماول علاقے میں جگہ جگہ .... اپنی وطن داری سنبھالے بیٹھے تھے۔

(ج) شاہ جی راجے نے شیواجی مہاراج کے نام کی .... مہر تیار کرلی تھی۔

۲۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) رائے ریشور کے مندر میں شیواجی مہاراج نے پورے عزم سے کون سی بات کہی؟

(ب) جیجابائی کو کس بات کا یقین ہو گیا؟

(ج) شیواجی مہاراج نے کن باتوں کی تفصیلی معلومات حاصل کی؟

(د) شیواجی مہاراج کو کس بات کا شدید احساس تھا؟

۳۔ دو تین جملوں میں جواب لکھیے :

(الف) شیواجی مہاراج کا مقصد کیا تھا؟

(ب) شیواجی مہاراج اپنے مقصد کی تکمیل کے لیے کیا کرنے لگے؟

عملی کام :

استاد کی مدد سے سوراج کے قیام کے واقعے کی مزید معلومات حاصل کیجیے۔

۷۔ سوراج کی بنیاد رکھی

رائے ریشور کے مندر میں شیواجی مہاراج نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ سوراج قائم کرنے کا عہد کیا تھا لیکن یہ بہت مشکل کام تھا۔ اس زمانے میں دِلّی کے مغل بادشاہ، بیجاپور کے عادل شاہ، گوا کے پرتگیز اور جنجیرہ کے سدّی یہ چار طاقتیں اس وقت مہاراشٹر پر حکومت کر رہی تھیں۔ ان چار طاقتوں کا اس قدر دبدبہ تھا کہ کوئی ان کے خلاف آواز اُٹھانے کی ہمّت نہیں کرسکتا تھا۔ ایسے مشکل حالات میں شیواجی مہاراج نے سوراج قائم کرنے کا ارادہ کیا۔ دشمنوں کی بے پناہ طاقت کے سامنے شیواجی مہاراج اور ان کے ساتھیوں کی قوّت کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھی لیکن شیواجی مہاراج کا ارادہ اٹل تھا۔

تورنا کا قلعہ : شیواجی مہاراج کی جاگیر میں پونہ، سوپا، چاکن اور اِنداپور کے پرگنے شامل تھے۔ جاگیر میں موجود قلعے بیجاپور کے دربار کے عہد یداران کے قبضے میں تھے۔ قلعوں کے بغیر سوراج کا قیام ممکن نہ تھا کیونکہ جس کے قبضے میں قلعہ ہوتا آس پاس کے علاقے پر اسی کی حکومت ہوا کرتی تھی۔ اس زمانے میں پہاڑی قلعہ حکومت کا خاص سہارا سمجھا جاتا تھا۔ اسی لیے شیواجی مہاراج نے کسی مضبوط قلعہ پر جلد از جلد قبضہ کرنے کا ارادہ کیا۔ تورنا کا قلعہ ان کی آنکھوں کے سامنے تھا۔ یہ قلعہ پونہ کے جنوب مغرب میں ۶۴ کلومیٹر کے فاصلے پر کاند گھاٹی میں واقع تھا۔ پہاڑی قلعوں میں اس کی بڑی اہمیت تھی۔ قلعہ تورنا پر جانے کے لیے جُھنجار اور بُدھلا نامی دو بڑی قدرتی پگڈنڈیاں تھیں۔ یہ پہاڑی راستے بہت مشکل تھے۔ ان پر چلتے وقت ذرا سی غلطی سے انسان پھسل کر نیچے گہری خندق (کھائی) میں گر سکتا تھا۔ جھنجار پگڈنڈی یعنی تیز خطرناک راستہ اپنے نام ہی کی طرح خطرناک اور دشوار گزار تھا۔ قلعے سے نیچے اُترنے کے لیے یہی ایک راستہ تھا۔ مہاراشٹر کے مضبوط ترین قلعوں

تورنا قلعہ (جُھنجار پگڈنڈی)

میں تورنا کا شمار ہوتا تھا۔ قلعے پر تورن جائی دیوی کا مندر تھا اسی لیے اس قلعے کو تورنا کہا جاتا تھا۔ اتنا مُستحکم ہونے کے باوجود عادل شاہ کی اس طرف زیادہ توجہ نہ تھی۔ قلعہ میں زیادہ پہرے دار نہیں تھے۔ گولہ بارُود بھی نہیں تھا۔ شیواجی مہاراج کی نظر میں یہ بات آ گئی۔ انھیں بالکل ایسے ہی قلعے کی ضرورت تھی۔ اس قلعے کو فتح کر کے سوراج قائم کرنے کا انھوں نے تہیہ کیا۔

سوراج کی فتح کا نقارہ بجا : منتخب ماولا نوجوانوں کی چند ٹکڑیاں لے کر شیواجی مہاراج کاند گھاٹی میں اُترے۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہ شیر کی سی بہادری اور ہرنوں کی سی پھرتی اور تیزی کے ساتھ قلعہ پر چڑھ گئے۔ ماولوں نے آن کی آن میں قلعے کے اہم مورچوں پر قبضہ جما لیا۔ تاناجی مالوسرے نے قلعہ کے دروازے پر مراٹھا جھنڈا لہرایا۔ شیواجی کے بھروسا مند اور اصول پسند ساتھی یساجی کنک نے چوکی پر پہرہ بٹھا دیا۔ قلعے پر قبضہ ہو گیا۔ سب نے شیواجی مہاراج کی جے کے نعرے لگائے، ہندوی سوراج کے شادیانے بجنے لگے۔ نقاروں اور قرنوں کی آواز سے سہیادری کی گھاٹیاں گونج اُٹھیں۔ شیواجی مہاراج نے اس قلعے کا نام 'پرچنڈ گڑھ' رکھا۔

ماتا بھوانی کا آشیرواد : تورنا قلعے پر شیواجی مہاراج نے اپنی کارروائی کا آغاز کیا۔ انھوں نے باریک بینی سے قلعے کا معائنہ کیا۔ قلعہ پر مراٹھا قلعہ دار، برہمن سبنیس (محاسب) اور جنگی ہتھیاروں کی نگرانی کے لیے پربھوکار خانیس جیسے عہدیداران مقرّر کیے۔ قلعے میں ماولے، کولی، راموشی، مہار وغیرہ مختلف ذات کے بہادر لوگوں کو مقرر کیا۔ سوراج کی فوج میں ذات پات اور رنگ و نسل کی کوئی تفریق نہیں تھی۔ قلعہ کی مرمّت کا کام شروع ہو گیا۔ تعجّب کی بات یہ ہوئی کہ کام کے دوران مُہروں سے بھرے ہوئے چار گھڑے ملے۔ وہاں کام کرنے والوں کو بڑی خوشی ہوئی۔ انھیں محسوس ہوا کہ بھوانی ماتا شیواجی مہاراج سے خوش ہے۔ اسی لیے اس نے یہ دولت دی ہے۔ ایک مہر کو بھی ہاتھ نہ لگاتے ہوئے یہ چاروں گھڑے شیواجی مہاراج کی خدمت میں پیش کیے گئے۔ سوراج کے قیام کے لیے اتنی بڑی دولت اچانک مل گئی تھی۔ اس سے شیواجی مہاراج کو مزید تحریک ملی۔ انھیں محسوس ہوا کہ انھیں بھوانی ماتا کا آشیرواد حاصل ہوا ہے۔

اس دولت سے شیواجی مہاراج نے ہتھیار خریدے، گولہ بارُود جمع کیے۔ بچی ہوئی رقم سے انھوں نے ایک منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کیا۔ تورنا سے پندرہ کلومیٹر مشرق میں مرومب دیو کا پہاڑ ہے۔ شیواجی مہاراج نے اسے پہلے ہی سے نظر میں رکھا تھا۔ وہ پہاڑ بہت بلند، مفید مطلب اور دشوار گزار تھا۔ عادل شاہ نے اس پہاڑ پر ایک قلعہ تعمیر کرتے کرتے اسے ادھورا چھوڑ دیا تھا۔ اس قلعے پر زیادہ پہرے دار سپاہی نہیں تھے۔ ان باتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے شیواجی مہاراج نے سوراج کی راجدھانی کے لیے اس قلعے پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا۔

سوراج کی پہلی راجدھانی : ایک دن شیواجی مہاراج اپنے منتخب ساتھیوں کو لے کر اس قلعہ پر چڑھ گئے اور اس پر قبضہ جما لیا۔ قلعہ تورنا میں ملی ہوئی دولت سے اس قلعہ کی مرمّت کروائی۔ شیواجی مہاراج نے اس قلعہ کو 'راج گڑھ' کا نام دیا۔ قلعے میں سنگ تراشوں نے پتھر تراشے، لوہاروں نے دھونکنی پھونکی، قلعہ میں معمار، لوہار، بڑھئی، مزدور، بہشتی وغیرہ سارے لوگ اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے۔ انھوں نے قلعہ میں شاہی محل، بارہ محل، اٹھارہ کارخانے تعمیر کروائے۔ شاہی تخت بھی بنوایا گیا۔ اس طرح 'راج گڑھ' پر سوراج کی پہلی راجدھانی آراستہ ہوئی۔

سوراج کی جدوجہد : شیواجی مہاراج کی سوراج کے

راج گڑھ کا قلعہ- پالی دروازہ

لیے بھاگ دوڑ شروع ہوگئی۔ بارہ ماول علاقے کے کئی قلعے انھوں نے لگاتار اپنے قبضے میں کرلیے۔ سارے علاقے میں خوشی اور جوش وخروش کا سیلاب اُمڈ پڑا۔ گاؤں گاؤں سے پاٹل اور دیشمکھ شیواجی مہاراج کی خدمت میں آداب بجالانے کے لیے حاضر ہونے لگےلیکن جس طرح چاول میں کچھ کنکر ہوتے ہیں اسی طرح ماولوں میں بھی کچھ برے لوگ تھے۔ شیواجی مہاراج کی ترقی دیکھ کر انھیں حسد ہونے لگا۔ انھوں نے شروڑ کے عادل شاہی تھانیدار کے پاس شیواجی مہاراج کی شکایت کی۔ تھانیدار نے سانڈنی سوار بیجاپور روانہ کیے اور عادل شاہ کو شیواجی کی کارروائیوں کی اطلاع دی۔

شیواجی مہاراج کی چالاکی : عادل شاہ حیران رہ گیا۔ اس نے شاہ جی راجے سے جواب طلب کیا۔ شاہ جی راجے سوچ میں پڑ گئےلیکن انھوں نے بات کونبھانے کے لیے عادل شاہ کو جواب دیا کہ جاگیر کی حفاظت کے لیے کوئی قلعہ نہ تھا، اس لیے شیواجی راجا نے قلعہ اپنے قبضے میں لیا ہوگا۔ شیواجی مہاراج نے بھی ایک قاصد عادل شاہ کے دربار میں روانہ کیا اور کہلوایا کہ جاگیر کے بہتر انتظامات کے لیے اور عادل شاہ کی بھلائی کے لیے ہی قلعہ حاصل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا کوئی مقصد نہیں ہے۔

شیواجی مہاراج نے کونڈانا اور پُرندر جیسے دو اہم قلعوں پر بھی بڑی ہوشیاری سے قبضہ کرلیا۔ اس کے بعد روہیڑا کے قلعہ پر بھی قبضہ کرلیا اور اس طرح سوراج قائم کرنے کی جدوجہد تیز ہوتی گئی۔

مشق

۱۔ قوسین میں سے صحیح لفظ چن کر خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

(الف) شیواجی مہاراج کی جاگیر میں پونہ، سوپا، چاکن اور .... کے پرگنے شامل تھے۔

(اِنداپور، ساسوڑ، ویلھے)

(ب) شیواجی مہاراج نے ....فتح کرکے سوراج قائم کرنے کا تہیہ کیا۔

(سینہہ گڑھ، شیونیری، تورنا)

(ج) سوراج کی پہلی راجدھانی .... پر آراستہ ہوئی۔

(راج گڑھ، رائے گڑھ، پرتاپ گڑھ)

۲۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) مہاراشٹر میں کون سی چار سلطنتیں حکومت کر رہی تھیں؟

(ب) شیواجی مہاراج نے تورنا قلعہ کی نگرانی کے لیے کس کو افسر مقرر کیا؟

(ج) شیواجی مہاراج نے عادل شاہ کو کیا جواب بھجوایا؟

۳۔ وجوہات لکھیے :

(الف) سوراج قائم کرنے کے لیے شیواجی مہاراج نے تورنا قلعہ کو فتح کرنے کا تہیہ کیا۔

(ب) تورنا قلعے میں ملے ہوئے مہروں کے گھڑے مزدوروں نے شیواجی مہاراج کی خدمت میں پیش کیے۔

عملی کام :

استاد کی مدد سے اپنے قریب کے کسی قلعے کی سیر کا اہتمام کیجیے۔

۸۔ اپنے دشمنوں کا صفایا

مخالفین کا زور توڑا : شیواجی کے اطراف بارہ ماول علاقے کے ماولے جمع ہوگئے تھے۔ شیواجی مہاراج جو کام کرنے کو کہتے وہ خوشی سے کرتے تھے۔ وہ طے کر چکے تھے کہ سوراج کے لیے جئیں گے اور سوراج ہی کے لیے مریں گے۔ یہ سادہ دل مراٹھا ماولے تھے۔ وہ شیواجی مہاراج پر جان نچھاور کرتے تھے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو دل ہی دل میں شیواجی کے کارناموں سے جلتے تھے۔ ایسے مخالفین کا زور توڑنا شیواجی مہاراج کے لیے بہت ضروری تھا۔

سردار کھنڈوجی اور باجی گھورپڑے عادل شاہ کے ملازم تھے۔ عادل شاہ نے انھیں شیواجی مہاراج کے خلاف اُکسایا۔ کونڈانا کے علاقے میں انھوں نے گڑبڑ مچادی لیکن شیواجی مہاراج نے ان کی ایک نہ چلنے دی اور انھیں وہاں سے بھگا دیا۔

اسی طرح پھلٹن کے بجاجی نائیک نمبالکر، شیواجی مہاراج کے نسبتی بھائی تھے۔ شیواجی مہاراج کو ان کے خلاف بھی لڑائی لڑنا پڑی لیکن آگے چل کر اس گھرانے کے ہر فرد نے شیواجی مہاراج کا ساتھ دیا۔

شیواجی مہاراج کا قریبی رشتہ دار سنبھاجی موہیتے ان کے سؤپا پرگنہ میں تھا۔ اس نے بھی شیواجی مہاراج کے خلاف کارروائیاں شروع کردیں۔ شیواجی مہاراج نے اسے سؤپا کے علاقے میں جاکر گرفتار کیا اور اسے صوبہ کرناٹک روانہ کردیا۔ شیواجی مہاراج رشتے ناطوں سے زیادہ فرض کو اہمیت دیتے تھے۔

جاولی کے چندر راؤ مورے : شیواجی مہاراج کے کارناموں کی عظمت کو تمام ماولوں نے تسلیم کرلیا۔ ان کی شہرت ہر طرف پھیل گئی۔ شیواجی مہاراج عام لوگوں کے راجا بن گئے لیکن ان کی مقبولیت اور شہرت کچھ لوگوں کو کھٹکنے لگی۔ ان میں جاولی کے جاگیردار مورے بھی تھے۔ ان کی جاگیر رائے گڑھ سے کوئنا وادی تک تھی۔ وہ بیجاپور کے عادل شاہ کے جاگیردار تھے۔ عادل شاہ نے انھیں 'چندر راؤ' کا خطاب عطا کیا تھا۔ جاولی کے جنگلات بے حد گھنے تھے۔ دن کے وقت بھی وہاں سورج کی روشنی نظر نہیں آتی تھی۔ جنگل میں شیر، بھیڑیے اور ریچھ گھومتے تھے۔ مورے لوگوں کی جاولی گویا شیروں کی کچھار تھی۔ اس لیے مورے لوگوں سے کوئی ٹکراتا نہیں تھا، لیکن بہادر شیواجی مہاراج نے انھیں زیر کرنے کی ہمّت کی۔

اس کا سبب یہ تھا کہ ۱۶۴۵ء میں دولت راؤ مورے انتقال کرگیا۔ اس کے وارثوں میں جھگڑے شروع ہوگئے۔ شیواجی مہاراج نے یشونت راؤ مورے کی مدد کی۔ ان کی بدولت یشونت راؤ مورے جاولی جاگیر کی گدّی پر چندر راؤ کی حیثیت سے بیٹھا۔ اس وقت اس نے شیواجی مہاراج کو سالانہ خراج دینے اور ان کے کام میں مدد دینے کا وعدہ کیا، لیکن گدّی پر بیٹھتے ہی وہ سارے وعدے بھول گیا۔ اسے شیواجی اور اپنے وعدوں کی پروا نہ رہی۔ وہ سوراج کے علاقوں پر حملے کرکے عوام کو ستانے لگا اور انھیں ڈرانے دھمکانے لگا۔ شیواجی مہاراج نے سوچا کہ اگر اس وقت مورے کا بندوبست نہیں کیا گیا تو آگے چل کر وہ سوراج کے لیے تکلیف دہ ثابت ہوگا۔

'بغاوت کروگے تو مارے جاؤ گے' : شیواجی مہاراج نے یشونت راؤ مورے کو پہلے سخت الفاظ میں خط لکھا، ''تم اپنے آپ کو راجا کہلواتے ہو، راجا تو ہم ہیں۔ ہم کو شری شمبھو کی

عنایت سے راج ملا ہے۔تم اپنے آپ کو راجا کہلانا بند کرو۔''

یشونت راؤ مورے نے گستاخانہ انداز میں جواب دیا، ''تم کل ہی راجا بنے ہو۔تمھیں راج کس نے دیا ہے؟ جاولی آ ؤ گے تو منہ کی کھاؤ گے۔ہمیں بھگوان کی مہربانی سے عادل شاہ نے یہ خطاب چھترشاہی اور تخت عنایت کیا ہے۔اس میں دخل اندازی کرو گے تو نقصان اُٹھاؤ گے۔''

شیواجی مہاراج نے سخت جواب دیا،''جاولی چھوڑ کر خود کو راجا نہ کہتے ہوئے، چھترشاہی ہٹا کر، رومال سے بندھے ہاتھوں کے ساتھ ہماری خدمت میں حاضر ہوجاؤ اور ہماری ملازمت اختیار کرلو۔اگر بغاوت کروگے تو مارے جاؤ گے۔''

جاولی کے چاروں طرف گھنے جنگلات تھے۔رائری کا قلعہ نا قابلِ تسخیر تھا۔ یشونت راؤ مورے کے پاس فوج بھی کافی تھی۔جاولی کو فتح کرنا آسان نہ تھا۔پوری تیاری کے ساتھ شیواجی مہاراج نے جاولی پر حملہ کردیا۔تقریباً ایک مہینے تک یشونت راؤ نے مقابلہ کیا۔اس کے بہت سے فوجی مارے گئے۔آخرکار وہ اپنے بچّوں کو لے کر رائری کے قلعے میں بھاگ گیا۔شیواجی مہاراج نے جاولی پر قبضہ کرلیا۔اس کے بعد قلعہ رائری کی طرف کوچ کیا۔ انھوں نے رائری قلعے کا زبردست محاصرہ کیا۔ یشونت راؤ تین مہینوں تک ہمّت کے ساتھ لڑتا رہا۔آخرکار اسے پیچھے ہٹنا پڑا۔

قلعہ رائے گڑھ : جاولی کی فتح بے حد اہم تھی۔اس فتح کی وجہ سے شیواجی مہاراج کا سوراج پہلے کی بہ نسبت دُگنا ہوگیا۔ یشونت راؤ کی فوج بھی ان سے آ ملی تھی۔ رائری کا عظیم الشان قلعہ سوراج میں آ گیا تھا۔ قلعے کو دیکھ کر شیواجی مہاراج کو بڑی خوشی ہوئی۔انھوں نے اس قلعے کا نام 'رائے گڑھ' رکھا۔اس کے بعد انھوں نے اس کے قریب ہی بھورپیا پہاڑ پر ایک قلعہ تعمیر کروایا جس کا نام 'پرتاپ گڑھ' رکھا۔

قلعہ رائے گڑھ

مشق

۱۔ غلط جوڑی کو پہچانیے :

(الف) پھلٹن ۔ نمبالکر

(ب) جاولی ۔ مورے

(ج) سئوپا ۔ جادھو

۲۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) عادل شاہ نے جاولی کے مورے کو کون سا خطاب دیا تھا؟

(ب) جاولی کی فتح کی بہت اہمیت کیوں تھی؟

۳۔ دو تین جملوں میں جواب لکھیے :

(الف) کسی میں جاولی کے مورے کی مخالفت کی ہمت کیوں نہیں تھی؟

(ب) شیواجی مہاراج نے یشونت راؤ مورے کو کیا خط لکھا؟

عملی کام :

(الف) رائے گڑھ کی تصویریں جمع کیجیے۔

(ب) دیوالی کی تعطیلات میں اپنے دوستوں کی مدد سے رائے گڑھ کا ماڈل تیار کیجیے۔

۹۔ قلعہ پرتاپ گڑھ پر شیواجی مہاراج کی بہادری

عادل شاہی سلطنت کی گھبراہٹ : شیواجی مہاراج کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی خبر سن کر عادل شاہی درباری فکرمند ہوگئے۔ تمام سردار دربار میں جمع ہوئے۔ مشہور تلوار باز دربار میں حاضر تھے۔ عادل شاہی انتظامِ سلطنت کی نگراں بڑی ملکہ بذاتِ خود دربار میں حاضر تھی۔ دربار کے سامنے بڑا اہم سوال تھا، ''شیواجی کی بیخ کنی کس طرح کی جائے؟'' بڑی ملکہ نے درباریوں سے براہِ راست پوچھا، ''کہو! شیواجی کا بندوبست کرنے کے لیے کون تیار ہے؟''

دربار میں خاموشی چھا گئی۔ ہر شخص اپنی جگہ خاموش تھا۔ شیواجی مہاراج سے مقابلہ کرنے کی ہمّت کسی میں نہ تھی۔ سردار ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ اتنے میں بڑے تن و توش والے ایک سردار فرشی سلام کرتے ہوئے سامنے آئے، ان کا نام افضل خان تھا۔

افضل خان نے بیڑہ اُٹھایا : طبق سے بیڑہ اُٹھاتے ہوئے افضل خان نے کہا، ''شیواجی! کون شیواجی؟ اسے میں زندہ قید کرکے یہاں لے آؤں گا۔ اگر زندہ نہ پکڑا گیا تو اس کی لاش بیجاپور ضرور لے آؤں گا۔''

افضل خان بیجاپور دربار کے بڑے سردار تھے۔ بڑے طاقتور، فولادی سلاخ ہاتھوں سے موڑنے والے۔ انھیں اپنا کام ہر طریقے سے نکالنے میں مہارت حاصل تھی۔ انھوں نے بھرے دربار میں شیواجی کو زندہ یا مردہ لانے کا بیڑہ اُٹھایا۔ پورا دربار خوش ہوگیا۔ دربار میں موجود ہر شخص سوچنے لگا، ''اب شیواجی کی خیر نہیں، کچھ ہی دنوں میں زنجیروں میں بندھا ہوا دربار میں حاضر کیا جائے گا یا اس کا سر دربار میں پیش کیا جائے گا۔''

افضل خان بڑی شان و شوکت کے ساتھ بیجاپور سے نکلے۔ انھوں نے اپنے ساتھ بہت سی فوج اور جنگ کا سامان لیا۔ اس سے قبل افضل خان بارہ سال تک 'وائی' کے صوبے دار رہ چکے تھے، اس لیے انھیں اس علاقے کی کافی معلومات تھی۔ بڑی شان اور دبدبے کے ساتھ وہ اس کام کے لیے روانہ ہوئے۔

سوراج پر آئی ہوئی مصیبت : شیواجی مہاراج اس وقت راج گڑھ کے قلعے میں تھے۔ انھیں افضل خان کی چڑھائی کی خبر ملی۔ انھیں محسوس ہوا کہ سوراج پر بڑی مصیبت آئی ہے، مگر وہ ڈگمگائے نہیں۔ انھوں نے سوچا افضل خان بڑا چالاک ہے۔ اس کی فوج بڑی ہے۔ اپنا راج چھوٹا ہے اور فوج بھی چھوٹی ہے۔ شیواجی مہاراج نے طے کیا کہ کھلے میدان میں افضل خان سے لڑنا ممکن نہیں۔ اس کا مقابلہ ترکیب سے ہی کرنا ہوگا۔ انھوں نے جیجاماتا سے صلاح مشورہ کرنے کے بعد اُن کا آشیرواد لے کر پرتاپ گڑھ کی جانب کوُچ کیا۔

افضل خان کے داؤ پیچ : شیواجی مہاراج پرتاپ گڑھ چلے گئے۔ یہ خبر ملتے ہی افضل خان کو غصّہ آگیا۔ انھیں معلوم تھا کہ پرتاپ گڑھ پر حملہ کرنا آسان نہیں کیونکہ یہ قلعہ پہاڑوں میں تھا اور اس کے اطراف گھنا جنگل تھا۔ فوج اور توپ لے جانے کے لیے اچھا راستہ نہ تھا۔ اس کے علاوہ جنگلی جانوروں کی بھی کثرت تھی۔

شیواجی مہاراج پرتاپ گڑھ سے نیچے اُتر کر آئیں اس لیے افضل خان نے داؤ پیچ کھیلنا شروع کیا۔ انھوں نے تلجاپور اور پنڈھرپور جیسے مقامات میں افراتفری پیدا کی اور رعایا کو

پریشان کیا۔ ان کا خیال تھا کہ یہ خبریں سن کر شیواجی مہاراج پرتاپ گڑھ کے قلعے سے باہر آئیں گے لیکن انھوں نے افضل خان کی چال سمجھ لی اور وہ قلعہ کے اندر ہی رہے۔

تب افضل خان نے دوسری چال چلی۔ انھوں نے اپنا خلوص جتانے کے لیے شیواجی مہاراج کو پیغام بھیجا، ''تم میرے بیٹے کی طرح ہو۔ مجھ سے ملنے آؤ۔ ہمارے قلعے ہمیں لوٹا دو۔ میں تمھیں عادل شاہ سے کہہ کر سردار بنا دوں گا۔''

سیر کو سوا سیر : شیواجی مہاراج فوراً سمجھ گئے کہ افضل خان ہوشیاری سے کام لے رہے ہیں۔ وہ بھی بڑی چالاکی کے ساتھ پیش آ رہے تھے۔ انھوں نے افضل خان ہی کو پرتاپ گڑھ بلوانے کا ارادہ کیا اور انھیں پیغام بھیجا کہ ''خان صاحب! میں نے آپ کے قلعے لے لیے اس کے لیے میں قصوروار ہوں۔ مجھے معاف کیجیے۔ آپ خود ملاقات کے لیے پرتاپ گڑھ آئیے۔ میں اُدھر آنے سے ڈرتا ہوں۔''

شیواجی مہاراج کا پیغام سن کر افضل خان ہنسے اور دل ہی دل میں بہت خوش ہوئے۔ انھوں نے سوچا، ''اس افضل خان کے سامنے شیواجی کی بساط ہی کیا ہے۔ وہ ڈرپوک مجھ سے کیا لڑے گا۔ میں جاؤں گا اور ملاقات کے وقت اسے ختم کردوں گا۔'' افضل خان ملاقات کے لیے تیار ہو گئے۔

ملاقات طے ہوئی : پرتاپ گڑھ کے نچلے راستے پر ملنے کی جگہ طے ہوئی۔ دن اور وقت مقرر ہوا۔ یہ طے پایا کہ ملاقات کے وقت دونوں ایک ایک خادم اور دس دس محافظ اپنے ساتھ لائیں۔ محافظوں کو دُور رکھا جائے۔ شیواجی مہاراج نے خان کے لیے اچھا راستہ تیار کروایا۔ ملاقات کے لیے شاندار شامیانہ لگوایا۔

شیواجی مہاراج بڑی چالاکی سے کام لے رہے تھے۔ انھوں نے اپنی فوج کی مختلف ٹکڑیاں بنائیں اور انھیں جنگل میں جگہ جگہ چھپا دیا۔ شیواجی مہاراج کے چند ساتھیوں نے مشورہ دیا

پرتاپ گڑھ قلعہ

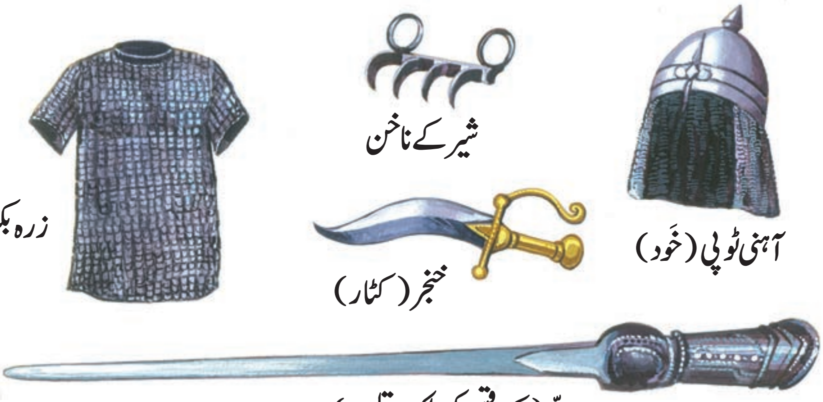

کہ افضل خان بڑا چالاک ہے، وہ اس سے نہ ملیں لیکن شیواجی مہاراج نہ مانے۔ انھوں نے افضل خان سے ملنے کا پکّا ارادہ کرلیا تھا۔

ملاقات کی تیاری : ملاقات کا دن آیا۔ صبح شیواجی مہاراج نے بھوانی دیوی کے درشن کیے۔ تھوڑی دیر بعد انھوں نے پوشاک پہننا شروع کی۔ پیروں میں شلوار چڑھائی۔ بدن پر زرہ بکتر چڑھائی۔ اس پر زری کا کرتہ اور انگرکھا پہنا۔ سر پر آہنی ٹوپی (خود) چڑھائی۔ اس پر کارچوبی شملہ باندھا۔ بائیں ہاتھ کی اُنگلیوں میں شیر کے ناخن پہنے۔ اسی ہاتھ کی آستین میں خنجر چھپایا۔ ساتھ میں پٹّا لیا اور ملاقات کے لیے روانہ ہوئے۔

سردار باہر کھڑے تھے۔ شیواجی مہاراج ان سے مخاطب ہوئے، ’’ساتھیو! اپنا کام ٹھیک طور پر کرو۔ بھوانی ماتا ہمیں سرخرو کرے گی۔ اگر میرے ساتھ کوئی حادثہ پیش آجائے تو تم ہمّت نہ ہارنا۔ سنبھاجی راجے کو گدّی پر بٹھانا۔ ماتا جی کا حکم ماننا۔ سوراج کو وسعت دینا۔ رعایا کو سُکھی رکھنا۔ اب ہم چلتے ہیں۔‘‘ شیواجی مہاراج ملاقات کے لیے چل پڑے۔ ان کے ہمراہ ایک وکیل پنتاجی گوپی ناتھ، جواجی مہالا، سنبھاجی کاوجی، یساجی کنک، کرشناجی گائیکواڑ، سدّی ابراہیم وغیرہ دس محافظ تھے۔

افضل خان پہلے ہی سے شامیانے میں موجود تھے۔ ان کے قریب بڑے سیّد نامی ایک مسلح سپاہی کھڑا تھا۔ وہ پٹّا (ایک قسم کی لچکدار تلوار) چلانے میں بہت ماہر تھا۔ شیواجی مہاراج شامیانے کے دروازے کے قریب آئے۔ بڑے سیّد پر نظر پڑتے ہی وہ وہیں رُک گئے۔ افضل خان نے شیواجی کے وکیل سے پوچھا کہ ’’وہ اندر کیوں نہیں آتے؟‘‘

وکیل نے جواب دیا کہ ’’وہ بڑے سیّد سے ڈرتے ہیں۔ اسے دور ہی رکھو۔‘‘ بڑے سیّد دؤر ہٹ گئے۔ شیواجی مہاراج اندر آگئے۔ افضل خان اُٹھے اور بولے ’’آؤ راجا، ہم سے ملو۔‘‘

افضل خان سے جھڑپ : شیواجی مہاراج بڑی ہوشیاری سے آگے بڑھے۔ افضل خان ان سے بغل گیر ہوئے۔ بلند قامت افضل خان کے سامنے شیواجی کافی پستہ قد تھے۔ ان کا سر افضل خان کے سینے پر تھا۔ افضل خان نے شیواجی مہاراج کو مار ڈالنے کے لیے ان کی گردن اپنی بائیں بغل میں دبائی اور دؤسرے ہاتھ سے ان کے پہلو پر خنجر سے وار کیا۔ شیواجی مہاراج کا انگرکھا چاک ہوگیا۔ انگرکھے کے نیچے زرہ بکتر ہونے کی وجہ سے شیواجی مہاراج بچ گئے۔ انھوں نے افضل خان کا ارادہ بھانپ لیا۔ انھوں نے بڑی پھرتی سے افضل خان کے پیٹ پر شیر کے ناخنوں سے وار کیا۔ بائیں ہاتھ کے آستین میں چھپایا ہوا خنجر دائیں ہاتھ سے نکالا اور ان کے

شیواجی مہاراج اور افضل خان کی ملاقات

پیٹ میں گھونپ دیا۔ افضل خان کی انتڑیاں باہر نکل آئیں اور وہ نیچے گر پڑے۔ اتنے میں افضل خان کے وکیل کرشنا جی بھاسکر آگے آئے اور شیواجی مہاراج پر تلوار کا وار کیا لیکن شیواجی مہاراج نے پٹّے کے ایک ہی حملے سے انھیں ہلاک کر دیا۔ شور سن کر بڑے سیّد شامیانے میں گھس گئے۔ وہ شیواجی مہاراج پر حملہ کرنے ہی والے تھے کہ جیواجی مہالا نے دوڑ کر بڑے سیّد کے وار کو اپنے جسم پر روکا، اور خود ایک وار کر کے انھیں مار ڈالا۔ یہ واقعہ آگے چل کر ایک کہاوت بن گیا، ''تھا جیوا اس لیے بچا شیوا۔'' اس موقع پر ہونے والی مقابلہ آرائی میں سنبھاجی کاوَجی نے بڑی بہادری دِکھائی۔

افضل خان کی فوج کی تباہی : فاتح شیواجی مہاراج قلعہ پر گئے۔ توپ داغ کر فوج کو اشارہ دیا گیا۔ شیواجی مہاراج کی فوج اشارے کا انتظار کر رہی تھی۔ توپ کی آواز سنتے ہی فوج جھاڑیوں سے نکل آئی اور افضل خان کی فوج پر ٹوٹ پڑی۔ افضل خان کی فوج بے خبر تھی۔ انھیں بھاگنا بھی دشوار ہوگیا۔ مراٹھا فوج نے ان کا پیچھا کیا اور انھیں تباہ کر ڈالا۔ افضل خان کا لڑکا فاضل خان بڑی مشکل سے جان بچا کر بیجاپور پہنچا۔ اس نے تمام ماجرا کہہ سنایا جسے سن کر بیجاپور میں غم و غصّے کی لہر دوڑ گئی۔

بیجاپور کے سب سے طاقتور سردار افضل خان کا دیکھتے ہی دیکھتے شیواجی مہاراج نے خاتمہ کر دیا تھا۔ شیواجی مہاراج کے نام کی شہرت چاروں طرف پھیل گئی۔ ان کے کارناموں کے گیت سہیادری کے کونے کونے میں گونجنے لگے۔

مشق

ا۔ دیے گئے حروف سے مناسب لفظ تیار کیجیے :

(الف) پ ا گ پ ت ر ڑھ ....

(ب) وش ا ی ی ج ج ہ ا م را ....

(ج) ف ل ا ض ا خ ن ....

۲۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) افضل خان نے کس کام کا بیڑہ اُٹھایا؟

(ب) بناوٹی خلوص جتاتے ہوئے افضل خان نے شیواجی مہاراج کو کیا پیغام بھیجا؟

۳۔ دو تین جملوں میں جواب لکھیے :

(الف) شیواجی مہاراج نے ترکیب سے افضل خان کا مقابلہ کرنا کیوں طے کیا؟

(ب) افضل خان سے ملاقات کے لیے جاتے وقت شیواجی مہاراج نے اپنے سرداروں سے کیا کہا؟

۴۔ وجوہات لکھیے :

(الف) شیواجی مہاراج پرتاپ گڑھ چلے گئے۔ یہ خبر ملتے ہی افضل خان کو غصّہ آ گیا۔

(ب) بیجاپور میں غم و غصّے کی لہر دوڑ گئی۔

عملی کام :

تاریخی اقوال جمع کیجیے، مثلاً ''تھا جیوا اس لیے بچا شیوا۔''

۱۰۔ کھنڈ درّے میں گھمسان کی لڑائی

پنہالا کی فتح اور عادل شاہ کا غصّہ : افضل خان کے قتل کی وجہ سے بیجاپور میں غم و غصّے کی لہر دوڑ گئی۔ اس کے فوراً بعد شیواجی مہاراج نے بیجاپور والوں کے قبضے سے پنہال گڑھ حاصل کرلیا۔ جس کی وجہ سے عادل شاہ آگ بگولہ ہوگئے۔ انھیں کھانا پینا کچھ بھی اچھا نہیں لگتا تھا۔ شیواجی مہاراج کو تباہ و برباد کرنے کے لیے انھوں نے سدّی جوہر کو روانہ کیا۔ سدّی جوہر ایک بہت بڑی فوج لیے نکل پڑے۔ فاضل خان اپنے باپ کے قتل کا انتقام لینے کے لیے ان کے ساتھ ہولیے۔

پنہال گڑھ کا محاصرہ : سدّی جوہر بہادر مگر سخت گیر تھے۔ ان کا نظم و ضبط بڑا سخت تھا۔ انھوں نے پنہال گڑھ کا چاروں طرف سے محاصرہ کرلیا۔ شیواجی مہاراج کو قلعے میں بند کردیا۔ برسات کا موسم قریب تھا۔ شیواجی مہاراج نے سوچا کہ برسات شروع ہوتے ہی سدی جوہر محاصرہ اُٹھا لے گا لیکن بارش شروع ہونے پر انھوں نے محاصرہ اور سخت کردیا۔ قلعے پر کھانے پینے کا سامان ختم ہونے لگا۔ اب کیا کِیا جائے؟ ان حالات میں طاقت سے کام نہیں چلے گا۔ انھوں نے طے کیا کہ اس صورت حال میں کسی تدبیر سے مصیبت کو ٹالنا چاہیے۔ انھوں نے سدّی جوہر کو پیغام بھیجا کہ 'میں جلد ہی قلعہ تمھارے حوالے کرتا ہوں۔' یہ سن کر سدّی جوہر بہت خوش ہوئے اور اس پیغام کو قبول کرلیا۔

محاصرے سے سدّی جوہر کے سپاہی اُکتا گئے تھے۔ یہ سن کر کہ شیواجی مہاراج قلعہ حوالے کرنے والے ہیں انھیں بڑی خوشی ہوئی۔ وہ کھانے پینے اور گانے بجانے میں مست ہوگئے۔

شیواجی مہاراج محاصرے سے باہر : شیواجی مہاراج نے محاصرے سے نکل جانے کی ایک ترکیب سوچی۔ انھوں نے دو پالکیاں سجائیں۔ ایک پالکی کے ذریعے شیواجی مہاراج دشوار گزار راستے سے باہر جائیں گے اور دوسری پالکی سے شیواجی مہاراج کا بھیس اختیار کیا ہوا شخص راج ڈِنڈی دروازے سے باہر نکلے گا۔ دوسری پالکی دشمنوں کو آسانی سے نظر آجائے گی اور اسے پکڑ لیا جائے گا۔ یہ سمجھ کر کہ شیواجی مہاراج گرفتار ہوگئے، دشمن خوشیاں منائیں گے۔ اسی دوران شیواجی مہاراج دشوار گزار راستے سے نکل جائیں گے۔ ایسا منصوبہ بنایا گیا۔ اس کے لیے ایک بہادر نوجوان تیار ہوا۔ وہ شیواجی مہاراج ہی کی طرح نظر آتا تھا۔ اس کا نام شیوا کاشد تھا۔ وہ شیواجی مہاراج کے بال سنوارنے والا خدمت گار تھا۔ وہ بہت ہمّت والا اور چالاک تھا۔

طے شدہ منصوبے کے مطابق شیوا کاشد کی پالکی راج ڈِنڈی سے باہر نکلی۔ رات کا وقت تھا۔ موسلا دھار بارش ہورہی تھی۔ اس کے باوجود دشمن کے بعض سپاہی پہرہ دے رہے تھے۔ انھوں نے پالکی پکڑ لی۔ یہ سمجھ کر کہ اُنھوں نے شیواجی مہاراج کی پالکی پکڑ لی ہے وہ اسے سدّی جوہر کی چھاؤنی میں لے گئے۔ وہاں خوشیاں منائی جانے لگیں۔ اسی درمیان شیواجی مہاراج دوسرے دشوار گزار راستے سے قلعے سے باہر نکل گئے۔ باجی پربھو دیشپانڈے اور اُن کے منتخب سپاہی ہمراہ تھے۔ باندل دیشمکھ کی فوج بھی ساتھ تھی۔ دوسری طرف تھوڑی دیر میں شیوا کاشد کا راز فاش ہوگیا۔ سدّی جوہر نے غصّے میں آکر اسے فوراً ختم کردیا۔ سوراج کے لیے اس شیوا کاشد نے اپنی جان نچھاور

کردی۔ وہ اَمر ہوگیا۔

یہ معلوم ہونے پر کہ شیواجی مہاراج فریب دے کر محاصرے سے نکل گئے ہیں سدّی جوہر غصّے سے پاگل سے ہوگئے۔ انھوں نے فوراً سدّی مسعود کو ایک بڑی فوج دے کر شیواجی مہاراج کے تعاقب میں روانہ کردیا۔ تعاقب شروع ہوگیا۔ دن نکلنے پر سدّی مسعود نے 'پانڈھر پانی' نالے کے قریب شیواجی مہاراج کو جالیا۔ شیواجی مہاراج بڑی مشکل میں پھنس گئے۔ انھوں نے کسی نہ کسی طرح گھوڑ درّہ پار کرلیا۔

باجی پربھوٗ کی بہادری : غصّے میں بھرے ہوئے سدّی جوہر کے سپاہی تیزی کے ساتھ دَرّے کی جانب آ رہے تھے۔ شیواجی مہاراج نے سوچا کہ اب ان کا وِشال گڑھ پہنچنا مشکل ہے۔ اس لیے انھوں نے باجی پربھوٗ سے کہا، ''باجی! بڑا مشکل وقت ہے، آگے راستہ چڑھائی کا ہے۔ پیچھے دشمن چلا آ رہا ہے۔ اب وِشال گڑھ پہنچنا ممکن نہیں، اس لیے پلٹ کر کیوں نہ دشمن پر حملہ کردیں۔'' شیواجی مہاراج کے دل کی کیفیت کو باجی پربھوٗ نے تاڑ لیا۔ درّے کی جانب غصّے میں بھرا ہوا دشمن آ رہا تھا۔ شیواجی مہاراج کی زندگی خطرے میں تھی۔ سارا سوراج خطرے میں تھا۔ باجی پربھوٗ نے شیواجی مہاراج سے بڑے جذباتی انداز میں کہا، ''مہاراج! آپ چند سپاہی لے کر وِشال گڑھ کی طرف چلے جائیے۔ باقی سپاہیوں کو لے کر میں درّے میں ٹھہر جاتا ہوں۔ مہاراج! میں مر جاؤں گا لیکن دشمن کو درّہ پار کرنے نہیں دوں گا۔ ایک باجی مر بھی جائے تو آپ کو دوسرا مل جائے گا لیکن سوراج کے لیے شیواجی مہاراج کی ضرورت ہے۔ دشمن کثیر تعداد میں ہیں۔ ہماری تعداد کم ہے۔ ہم ان کے سامنے ٹک نہیں سکیں گے۔ آپ یہاں نہ ٹھہریں۔ ہم درّے میں دشمن کو روک رکھیں گے۔ آپ کے وِشال گڑھ پہنچنے تک ہم دشمن کو آگے نہیں بڑھنے دیں گے۔ آپ بے خوف ہوکر جائیے۔''

باجی پربھوٗ کی وفاداری دیکھ کر شیواجی مہاراج کا دِل بھر آیا۔ باجی جیسے سردار کو داؤ پر لگانا شیواجی مہاراج کو منظور نہیں تھا، لیکن سوراج کے مقصد کو حاصل کرنا تھا۔ انھوں نے دل کو کڑا کیا۔ شیواجی مہاراج بڑی محبت کے ساتھ پربھوٗ سے ملے اور بولے، ''ہم قلعے پر جاتے ہیں۔ وہاں پہنچتے ہی توپ داغی جائے گی۔ آواز سن کر تم درّہ چھوڑ کر چلے آنا۔''

باجی پربھوٗ نے دشمن کو روکے رکھا : باجی پربھوٗ کو دَرّے میں چھوڑ کر شیواجی مہاراج وِشال گڑھ کی جانب روانہ ہوئے۔ ان کی پشت کی جانب جھک کر باجی نے شیواجی مہاراج کو سلام کیا۔ پھر اس نے ہاتھ میں تلوار سنبھالی اور دَرّے کے دہانے پر آ کھڑا ہوا۔ اس نے ماولوں کی ٹکڑیاں بنائیں، انھیں جگہ جگہ مقرر کیا۔ ماولوں نے پتھر جمع کیے اور اپنی اپنی جگہ پوری تیاری کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ دَرّے کے دہانے پر ماولوں کی فولادی دیوار بن گئی۔ اتنے میں دشمن کے جنگی نعرے سنائی دیے۔ دشمن دَرّے کے نیچے آ گیا تھا۔ باجی نے ماولوں سے کہا، ''بہادرو! ہوشیار ہوجاؤ! بھلے ہی جان چلی جائے لیکن اپنی جگہ مت چھوڑنا۔ دشمن کو دَرّہ پار نہ کرنے دینا۔'' باجی پربھوٗ اور ان کے ماولے سپاہی قدم جما کر دَرّے کے منہ پر کھڑے ہوگئے۔ دَرّے کا راستہ مشکل پیچ دار تھا۔ ایک وقت میں تین سے چار آدمی بڑی مشکل سے اوپر چڑھ سکتے تھے۔

اُدھر شیواجی مہاراج ہوا کی طرح تیزی سے وِشال گڑھ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ وِشال گڑھ کا قلعہ ابھی دور تھا۔ قلعے پر پہنچنے کے لیے شیواجی مہاراج کو ڈیڑھ دو گھنٹے درکار تھے۔ اتنی دیر تک باجی اگر درّے کا راستہ روکے رکھتے تو شیواجی مہاراج کو کامیابی حاصل ہوتی۔

گھوڑ دَرّے کی لڑائی : اِدھر دَرّے میں سخت لڑائی شروع ہوئی۔ دشمن آگے بڑھنے لگا۔ دشمن کا پہلا دستہ دَرّے پر

گھوڑ دَرّے میں شیواجی مہاراج اور باجی پربھوٗ دیشپانڈے

آن پہنچا۔ ماولوں نے دشمن پر پتھروں کی بارش شروع کردی۔ پتھروں سے حملہ کرنے میں ماولے بڑے ماہر تھے۔ انھوں نے بڑی مہارت کے ساتھ لڑائی شروع کی۔ شیواجی مہاراج کے ماولوں نے کئی دشمنوں کو مار ڈالا۔ کئی لوگوں کے سر پھٹ گئے۔ پہلی ٹکڑی ناکام ہوگئی۔ اسے پسپا ہونا پڑا۔ دوبارہ دوسری ٹکڑی درّے پر چڑھنے لگی۔ باجی پربھو چلّایا، ''مارو پیٹو!'' ماولوں کو جوش آ گیا۔ 'ہر ہر مہادیوٗ' کے نعرے لگاتے ہوئے وہ دشمنوں پر ٹوٹ پڑے۔ ایک بار پھر پتھروں کی بارش ہوئی۔ دشمن کے سپاہی ایک کے بعد ایک گرنے لگے۔ باجی فرطِ جوش سے چیخا، ''شاباش میرے ساتھیو ! اور پتّھر پھینکو۔ دشمن کو کچل دو۔ زبردست حملہ کرو۔ شاباش!'' دوسری ٹکڑی بھی ناکام ہوگئی۔

اُدھر شیواجی مہاراج وِشال گڑھ کی طرف تیزی سے بڑھ رہے تھے۔ قلعہ قریب آ رہا تھا۔ ہر لمحہ اہم تھا۔ وِشال گڑھ کے دامن میں دشمن گھیرا ڈالے ہوئے تھے۔ شیواجی مہاراج نے اپنے چنے ہوئے ساتھیوں کے ساتھ دشمن کے مورچے پر حملہ کردیا۔ دشمنوں سے مقابلہ کرتے ہوئے شیواجی مہاراج آ گے بڑھنے لگے۔ وہ اپنے ماولے ساتھیوں کے ساتھ دشمن کا جال توڑ کر وِشال گڑھ کے بالائی حصّے کی طرف دوڑ رہے تھے۔

باجی پربھوٗ کی شجاعت : اِدھر درّے میں ابھی گھمسان کی لڑائی جاری تھی۔ سدّی مسعود غصّے سے آگ بگولا ہوگئے۔ ان کے فوج کی تیسری ٹکڑی درّے میں گھسنے کی کوشش کررہی تھی۔ مراٹھوں نے انتہائی بہادری کے ساتھ لڑنا شروع کیا۔ دشمن نے باجی پربھوٗ پر حملہ کردیا۔ انھیں گھیر لیا۔ باجی بڑی بے جگری کے ساتھ لڑنے لگے۔ انھوں نے ہمّت و حوصلے کا مظاہرہ کیا۔ ان کے جسم پر کئی وار ہوئے۔ پورا جسم زخموں سے چور اور لہولُہان ہوگیا، لیکن وہ درّے کے دہانے پر سے نہیں ہٹے۔ وہ بری طرح گھائل ہوگئے لیکن پیچھے نہیں ہٹے۔ انھوں نے چیخ مار کر ماولوں کو ہدایت دی۔ ماولوں نے دشمنوں پر زبردست چڑھائی کردی۔ دشمن پسپا ہوگیا۔ بری طرح زخمی ہونے کے باوجود وہ ماولوں کا حوصلہ بڑھاتے رہے۔ ان کی ساری توجّہ توپ کی آواز پر لگی ہوئی تھی۔

پاوَن کھنڈ : اتنے میں توپ کی آواز گونجی۔ زمین پر پڑے ہوئے باجی پربھوٗ کے کانوں میں آواز پڑی۔ ''مہاراج وِشال گڑھ پہنچ گئے۔ میں نے اپنا فرض پورا کردیا۔ اب میں اطمینان سے مرسکتا ہوں۔'' یہ کہتے ہوئے وفادار باجی پربھوٗ نے دم توڑ دیا۔ وِشال گڑھ پر شیواجی مہاراج کو یہ اطلاع ملی۔ انھیں بہت دُکھ ہوا۔ انھوں نے کہا، ''باجی پربھوٗ دیشپانڈے سوراج کے لیے قربان ہوگئے۔ باندل کے لوگوں نے جنگ میں اپنی وفاداری نبھائی۔ باجی پربھوٗ جیسے محبِّ وطن تھے، اس لیے سوراج قائم ہوسکا۔ اس وفادار کے خون سے گھوڑ درّہ پاوَن ہوگیا۔ اس لیے یہ درّہ تاریخ میں 'پاوَن کھنڈ' کے نام سے اَمر ہوگیا۔ مبارک ہیں ایسے بہادر اور مبارک ہیں ایسے باجی پربھوٗ!

مشق

۱۔ **مناسب الفاظ سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے :**

(الف) سدّی جوہر نے .... کا چاروں طرف سے محاصرہ کرلیا۔

(ب) باجی پربھوٗ کی .... دیکھ کر شیواجی مہاراج کا دِل بھر آیا۔

(ج) گھوڑ درّہ تاریخ میں ....کے نام سے اَمر ہوگیا۔

۲۔ **ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :**

(الف) شیواجی مہاراج نے پنہال گڑھ کے محاصرے سے نکل جانے کے لیے سدّی جوہر کو کیا پیغام بھیجا؟

(ب) سدّی جوہر غصّے سے کیوں پاگل سے ہوگئے؟

(ج) وِشال گڑھ کی طرف جاتے وقت شیواجی مہاراج نے باجی پربھوٗ سے کیا کہا؟

۳۔ دو تین جملوں میں جواب لکھیے :

(الف) پنہال گڑھ کے محاصرے سے نکلنے کے لیے شیواجی مہاراج نے کون سی ترکیب سوچی؟

(ب) باجی پربھوٗ نے دشمنوں کو گھوڑ درّے میں روکنے کے لیے کیا منصوبہ بنایا؟

۴۔ وجوہات لکھیے :

(الف) عادل شاہ آگ بگولا ہو گئے۔

(ب) شیواجی مہاراج کا خدمت گار شیوا کاشد اَمر ہو گیا۔

(ج) 'پاون کھنڈ' درّہ تاریخ میں اَمر ہو گیا۔

۵۔ یہ کون ہیں لکھیے :

(الف) بہادر لیکن سخت گیر ....

(ب) گھوڑ درّے میں بے جگری سے لڑنے والا ....

(ج) محاصرے سے نکل جانے والے ....

عملی کام :

اپنے استاد کی مدد سے شیواجی مہاراج کے وفادار خدمت گاروں کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

۱۱۔ شائستہ خان کی دُرگت

شائستہ خان کا حملہ : بیجاپور کے عادل شاہ نے شیواجی مہاراج کو شکست دینے کی لاکھ کوشش کی لیکن ان کی ایک نہ چلی۔ ان کے ہر ایک سردار کو شیواجی مہاراج نے اچھا سبق سکھایا۔ آخرکار عادل شاہ نے نرمی اختیار کی۔ انھوں نے شیواجی مہاراج کے ساتھ صلح کرکے ان کی خودمختار حکومت تسلیم کرلی۔ اس لیے کچھ عرصے تک جنوب کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں رہا۔

اس کے بعد شیواجی مہاراج شمال کے مغلوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ ان کے حملوں سے مہاراشٹر کی حالت خراب ہوگئی تھی۔ اس وقت دِلّی میں مغل شہنشاہ اورنگ زیب حکمراں تھے۔ ان کے علاقے پر شیواجی مہاراج نے حملے کیے جس کی وجہ سے انھیں غصّہ آیا۔ انھوں نے اپنے ماموں شائستہ خان کو شیواجی مہاراج پر حملے کے لیے روانہ کیا۔ پون لاکھ فوج لے کر شائستہ خان نے پونہ پر چڑھائی کردی۔ ان کی فوج میں سینکڑوں ہاتھی، اونٹ اور توپیں تھیں۔ انھوں نے شِروَل، شیواپور اور ساسوَڑ پر قبضہ جماتے ہوئے پیش قدمی جاری رکھی۔ انھوں نے پُرندر کے قلعے کا محاصرہ کرلیا۔ وہ آگے ہی بڑھتے چلے آرہے تھے لیکن مراٹھوں نے شائستہ خان کو پہاڑ کے درّے میں گھیر لیا۔ مراٹھے بہت زیادہ تیز وطرار تھے۔ وہ چٹنی روٹی کھاتے اور جسم پر کمبل اوڑھ لیتے۔ ہوا کی مانند تیزی کے ساتھ پہاڑی گھاٹیوں اور درّوں میں لڑائی لڑنے میں بڑے ماہر تھے۔ مراٹھوں کی جنگی چالاکیوں سے شائستہ خان کی فوج حیران و پریشان ہوگئی تھی۔ تنگ آکر انھوں نے پُرندر کے قلعے کا محاصرہ اُٹھالیا۔

فِرنگوجی نَرسالا : اس کے بعد شائستہ خان نے پونہ کی جانب کوچ کیا۔ پہلے انھوں نے چاکن کا قلعہ فتح کیا۔ چاکن قلعہ میں فرنگوجی نے بڑی بہادری اور مردانگی سے مقابلہ کیا۔ وہ دومہینوں تک لڑتے رہے لیکن شائستہ خان کے توپ خانے کے سامنے وہ پسپا ہوگئے۔ فرنگوجی نرسالا کی بہادری سے شائستہ خان بہت خوش ہوئے۔ انھوں نے فرنگوجی کو بادشاہ کی خدمت کا لالچ دیا لیکن فرنگوجی تیار نہیں ہوئے۔

شائستہ خان لال محل میں : شائستہ خان پونہ پہنچے۔ انھوں نے شیواجی مہاراج کے لال محل میں قیام کیا۔ ان کی فوج نے لال محل کے چاروں طرف اپنا ڈیرا ڈال دیا۔ ایک سال گزرا، دوسرا سال گزرا۔ شائستہ خان نے لال محل چھوڑنے کا نام ہی نہ لیا۔ بلکہ اطراف کے علاقے میں فوج بھیجی۔ کھیتی باڑی کو نقصان پہنچایا۔ عوام کے جانور پکڑ کر لائے۔ اس طرح پونہ کے قرب و جوار کا علاقہ برباد کرڈالا۔

دلیرانہ منصوبہ : شیواجی مہاراج نے شائستہ خان کو سبق سکھانے کی ٹھانی۔ شائستہ خان لال محل میں قبضہ جمائے بیٹھے تھے۔ یہ ایک طرح سے شیواجی مہاراج کے حق میں بہتر ہی تھا کیونکہ وہ لال محل کے کمروں، برآمدوں، کھڑکیوں، دروازوں، راہ داریوں اور خفیہ راستوں سے بخوبی واقف تھے۔ اس کے علاوہ ان کے چالاک مخبر، شائستہ خان کے ساتھیوں میں شامل ہوگئے تھے۔ شیواجی مہاراج نے منصوبہ بنایا کہ وہ خود آدھی رات کو شائستہ خان کے کمرے میں داخل ہوں گے اور انھیں قتل کردیں گے۔ کس قدر دلیرانہ منصوبہ تھا! محل میں داخل ہونے کے لیے چیونٹی کو بھی موقع نہیں تھا۔ لال محل کے اطراف پون لاکھ فوجیوں کا پہرہ تھا۔ شائستہ خان نے ہتھیار بند مراٹھوں

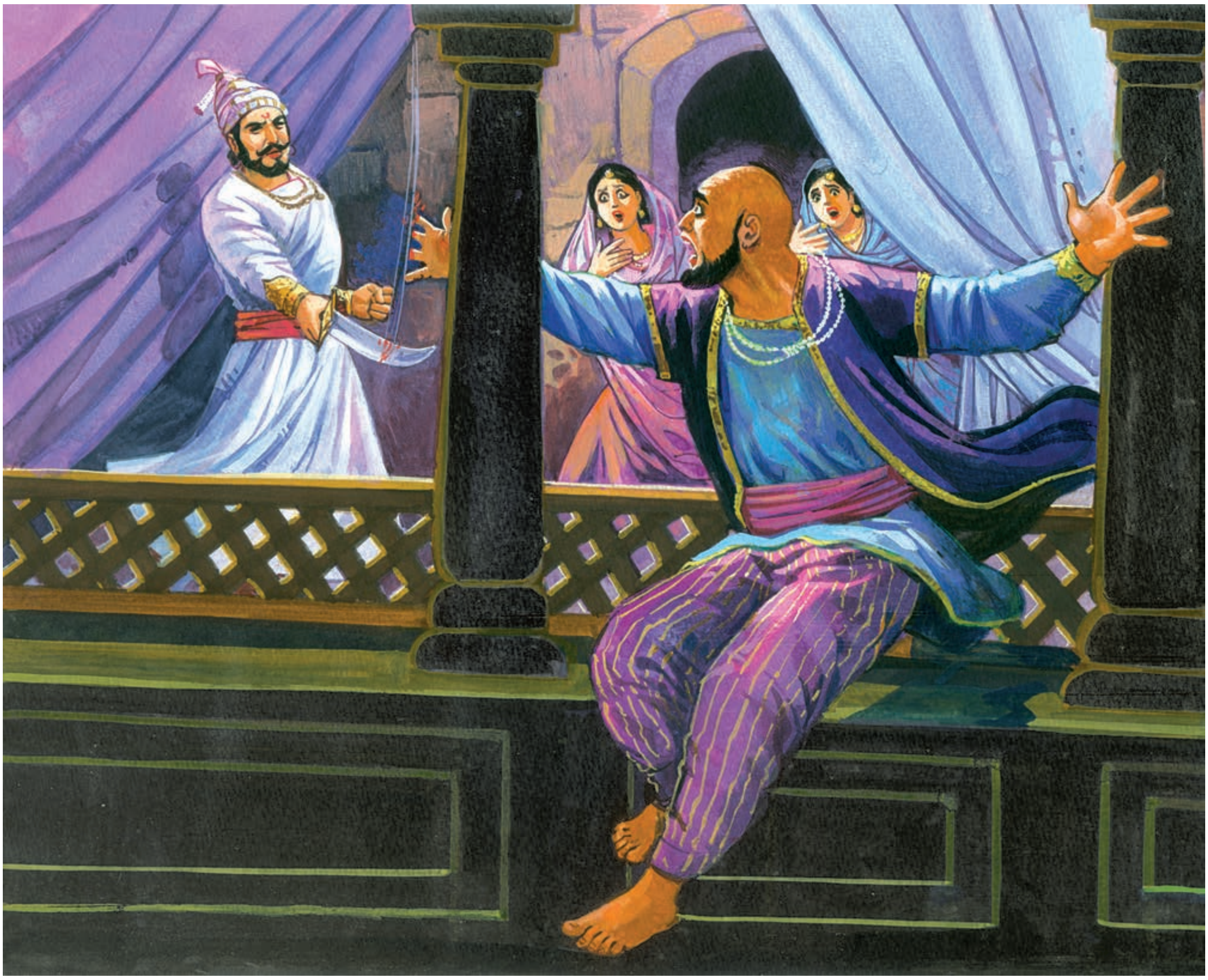

شیواجی مہاراج شائستہ خان پر حملہ کرتے ہوئے

کو گاؤں آنے سے روک رکھا تھا لیکن شیواجی مہاراج کا ارادہ اٹل تھا۔

شیواجی مہاراج نے دن طے کیا۔ ۵/اپریل ۱۶۶۳ء کی رات میں شادی کی ایک بارات گاتے بجاتے گزر رہی تھی۔ فانوس روشن تھے۔ سینکڑوں مرد اور عورتیں سج دھج کر بارات میں شریک تھیں۔ کوئی پالکی میں تھا، کوئی ڈولی میں تھا تو کوئی پیدل۔ شیواجی مہاراج اپنے ساتھیوں کے ساتھ بارات میں شامل ہوگئے تھے۔ بارات آگے نکل گئی۔ ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ شیواجی مہاراج اور ان کے ساتھی محل کی دیوار کی طرف سرکنے لگے۔ اس وقت شائستہ خان گہری نیند سو رہے تھے۔

شائستہ خان کا بھرم توڑا : لال محل کی دیوار میں نقب لگا کر شیواجی مہاراج اندر داخل ہوئے۔ محل ان ہی کا تھا اس لیے وہ اس کے گوشے گوشے سے واقف تھے۔ شائستہ خان کے پہرے دار اونگھ رہے تھے۔ شیواجی مہاراج کے ساتھیوں نے انھیں رسّیوں سے باندھ دیا۔ شیواجی مہاراج اور آگے بڑھے۔ اتنے میں کسی نے ان پر تلوار سے حملہ کر دیا۔ شیواجی مہاراج نے اسے ختم کر دیا۔ وہ سمجھے شائستہ خان ہے مگر وہ شائستہ خان کا بیٹا تھا۔ شور مچا، لوگ جاگ گئے۔

شیواجی مہاراج سیدھے شائستہ خان کے کمرے میں گھس گئے۔ انھوں نے تلوار کھینچی، شائستہ خان گھبرا گئے۔ وہ شیطان شیطان چیختے ہوئے کھڑکی کے راستے بھاگنے لگے۔

شیواجی مہاراج ان کے پیچھے دوڑے۔شائستہ خان کھڑکی سے باہر کودنا ہی چاہتے تھے کہ شیواجی مہاراج نے ان پر حملہ کردیا۔ شائستہ خان کی تین اُنگلیاں کٹ گئیں۔ جان پر بن آئی تھی مگر اُنگلیوں پر ٹل گئی۔شائستہ خان کھڑکی سے کود کر فرار ہوگئے۔ دھوکا دینے کے لیے شیواجی مہاراج اور ان کے ساتھی بھی ’’شیواجی آیا بھاگو، بھاگو! اسے پکڑو۔‘‘ چلّاتے ہوئے بھاگنے لگے۔شائستہ خان کے لوگ بھی گھبرا کر بھاگنے لگے۔شیواجی مہاراج اوران کے ساتھی سینہہ گڑھ کی طرف نکل پڑے۔شائستہ خان کے لوگ رات بھر شیواجی مہاراج کو ڈھونڈتے رہے۔

شائستہ خان بری طرح خوف زدہ ہوگئے۔’’آج اُنگلیاں کٹی ہیں،کل شیواجی ان کے جسم کو کاٹ ڈالے گا۔‘‘ یہ خوف ان کے دل میں بیٹھ گیا۔اورنگ زیب کواس واقعے کا پتہ چلا تو انھیں بے حد غصّہ آیا۔ وہ شائستہ خان سے ناراض ہوگئے۔انھوں نے خان کی بنگال روانگی کا فرمان جاری کیا۔

مغلیہ اقتدار کو یہ پہلا زبردست جھٹکا تھا۔شیواجی مہاراج کامیاب لوٹے تھے۔توپیں داغی گئیں۔سارے مہاراشٹر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

مشق

۱۔ قوسین میں سے مناسب الفاظ چن کر خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

(الف) شائستہ خان نے .... کے قلعے کا محاصرہ کرلیا۔
(پُرندر ، پنہالا ، شیونیری)

(ب) شائستہ خان نے پونہ میں .... قیام کیا۔
(شنی وارواڑہ میں، لال محل میں ، پہاڑی پر)

(ج) شہنشاہ اورنگ زیب نے شائستہ خان کی .... روانگی کا فرمان جاری کیا۔
(آسام ، کرناٹک ، بنگال)

۲۔ ہرسوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) شائستہ خان نے کن مقامات کو فتح کرتے ہوئے پونہ کی طرف پیش قدمی کی؟

(ب) شائستہ خان کی فوج حیران و پریشان کیوں ہوگئی تھی؟

(ج) شائستہ خان کے دل میں کس بات کا خوف بیٹھ گیا؟

۳۔ وجوہات لکھیے :

(الف) شہنشاہ اورنگ زیب کوشیواجی مہاراج پر غصّہ آیا۔

(ب) شائستہ خان کھڑکی سے کود کر فرار ہوگئے۔

۴۔ واقعات کو ان کی صحیح ترتیب میں لکھیے :

(الف) شیواجی مہاراج اوران کے ساتھی سینہہ گڑھ کی طرف نکل پڑے۔

(ب) شائستہ خان نے لال محل میں قیام کیا۔

(ج) شائستہ خان نے چاکن کا قلعہ فتح کیا۔

(د) شیواجی مہاراج نے شائستہ خان کا بھرم توڑا۔

عملی کام :

لال محل کی سیر کا اہتمام کیجیے۔

۱۲۔ پُرندر کا محاصرہ اور صلح

سورت پر چھاپا مارا : اس کامیابی کے بعد شیواجی مہاراج خاموش نہیں بیٹھے۔ شہنشاہ اورنگ زیب کی فوج مہاراشٹر پر حملے کرتی تھی، اس لیے شہنشاہ پر اپنا اثر و رعب بٹھانے کے لیے شیواجی مہاراج نے شہر سورت پر چھاپا مارا۔ کہاں پونہ اور کہاں سورت! اس زمانے میں سورت مغلوں کے اقتدار والے علاقے کی بڑی تجارتی منڈی تھی۔ یہاں روپے پیسوں کی ریل پیل تھی۔ شیواجی مہاراج نے سورت پر چھاپا مار کر لاکھوں روپے لوٹے۔ سورت کی لوٹ میں شیواجی مہاراج نے اپنے اصول ترک نہیں کیے۔ انھوں نے چرچ اور مسجدوں کو نقصان نہیں پہنچایا۔ خواتین کو پریشان نہیں کیا۔

سورت پر اس حملے کی وجہ سے شہنشاہ کو بے حد غصّہ آیا۔ انھوں نے مراٹھا سلطنت کو تباہ و برباد کرنے کا ارادہ کیا۔ اپنے مشہور اور طاقتور سپہ سالار مرزا راجے جے سنگھ کو شیواجی مہاراج پر حملہ کرنے کے لیے روانہ کیا۔ ان کے ساتھ اپنے وفادار سردار دلیر خان کو بھی بھیجا۔ زبردست خزانہ اور بے حساب گولہ بارود بھی دیا۔ جے سنگھ اور دِلیر خان بہت بڑی فوج لیے ہوئے دکن میں آن پہنچے۔ سوراج پر بڑی مصیبت آئی۔

سورت کی مہم سے لوٹنے کے بعد ۱۶۶۴ء میں شیواجی مہاراج کو کرناٹک سے ایک بری خبر ملی۔ شاہ جی راجے شکار

پُرندر کا قلعہ

کھیلنے کے دوران ایک حادثے کا شکار ہوکر فوت ہوگئے۔ شیواجی مہاراج اور جیجابائی پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ اپنی والدہ کے گلے سے لگ کر انھوں نے ان کے غم کو کم کرنے کی کوشش کی۔

پرندر قلعہ پر مغلوں کا محاصرہ : پرندر شیواجی مہاراج کا بڑا مضبوط قلعہ تھا۔ دلیر خان سمجھتے تھے کہ جب تک اس قلعہ پر قبضہ نہ ہو شیواجی کی قوت کم نہ ہوگی۔ اس لیے دلیر خان نے بڑی فوج کے ساتھ پُرندر قلعہ کا محاصرہ کرلیا۔ قلعہ دار مرار باجی بڑے بہادر تھے۔ ان کے زیر دست سپاہی بھی دلیر اور بہادر تھے۔ مرار باجی اپنے بہادر سپاہیوں کو لے کر مقابلے کے لیے تیار ہوگئے۔

دلیر خان کی توپیں گرجنے لگیں۔ توپ کے سرخ سرخ گولے قلعہ کی دیواروں پر برسنے لگے، لیکن مرار باجی اور ان کے ماولے ساتھی ڈٹے رہے۔ انھوں نے مقابلہ اور تیز کردیا۔ مغلوں نے توپوں سے زبردست گولہ باری کی جس کی وجہ سے ایک بُرج ٹوٹ گیا اور مغل سپاہی قلعے میں گھس آئے۔ دلیر خان نے بُرج فتح کرلیا۔ مراٹھوں نے قلعے کے بالائی حصّے میں پناہ لی اور لڑائی جاری رکھی۔ دلیر خان اپنی چھاؤنی سے یہ جنگ دیکھ رہے تھے۔

مرار باجی غصّے سے سرخ ہوگئے۔ انھوں نے پانچ سو ماولے ساتھیوں کا انتخاب کیا اور جوش اور ہمّت کے ساتھ مغلوں پر دوبارہ حملہ کردیا۔ بالائی قلعے کا دروازہ کھلا، ''ہر ہر مہادیو'' کا نعرہ لگاتے ہوئے مرار باجی اور ان کے ماولے ساتھی مغلوں پر ٹوٹ پڑے۔ تھوڑی دیر تک بڑی خونریز لڑائی ہوتی رہی۔ مغلوں کی فوج بہت بڑی تھی لیکن مراٹھوں نے اس فوج کو زبردست نقصان پہنچایا۔ آخر مغل پسپا ہوگئے۔ وہ جان بچا کر دلیر خان کی چھاؤنی کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔

مرار باجی نے ان کا تعاقب کیا۔ مرار باجی کی فوج دلیر خان کی چھاؤنی میں گھس گئی۔ چھاؤنی میں بھگدڑ مچ گئی۔ چاروں طرف بھاگ دوڑ اور چیخ و پکار ہورہی تھی۔ دلیر خان تیزی سے ہاتھی پر سوار ہوئے۔ انھوں نے سامنے دیکھا۔ انھیں مرار باجی دِکھائی دیا۔ مرار باجی بڑی بہادری سے لڑ رہے تھے۔ ان کی تلوار کسی کا سینہ، کسی کی پیشانی تو کسی کا گلا چیر رہی تھی۔ وہ کسی کے قابو میں نہیں آرہے تھے۔ ان کی شجاعت دیکھ کر دلیر خان حیران رہ گئے۔

مرار باجی کی بے مثال بہادری : دلیر خان کو دیکھ کر مرار باجی بھڑک گئے۔ ''کاٹ ڈالو، توڑ ڈالو، لاشیں گرا دو!'' اس طرح چیختے ہوئے وہ دشمن پر حملہ آور ہوئے۔ ان کی تلوار زور سے چلنے لگی۔ جو اس کے نیچے آتا مارا جاتا۔ اس اکیلے بہادر کو مغلوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اتنے میں دلیر خان ہَودے سے چیخ کر بولے، ''ٹھہرو!'' مغل ٹھہر گئے۔ لمحہ بھر کے لیے پیچھے ہٹے۔ خان نے مرار باجی سے کہا، ''مرار باجی! تمھاری طرح کا تلوار باز میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ تم ہم سے مل جاؤ۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ بادشاہ تمھیں سردار بنادیں گے۔ جاگیریں عطا کریں گے۔ انعامات سے نوازیں گے۔''
مرار باجی نے دلیر خان کی بات سنی۔ غصّے سے ان کی آنکھیں سرخ ہوگئیں۔ انھوں نے بڑے غصّے سے کہا، ''ہم شیواجی مہاراج کے ساتھی ہیں، تمھارے وعدے سے ہمیں کیا؟ ہمیں کس چیز کی کمی ہے؟ تمھارے بادشاہ کی جاگیر کسے چاہیے؟''
مرار باجی نے خان کی طرف جست لگائی اور جو بھی راہ میں آیا اُسے بے دریغ ختم کرتے چلے گئے۔ دلیر خان نے ہَودے سے تیر چلایا، وہ تیر سیدھا مرار باجی کے حلق میں گھس گیا اور وہ زمین پر گر پڑے۔ ماولے ان کے مُردہ جسم کو اُٹھا کر قلعے میں لے گئے۔ قلعہ دار مارا گیا جس کا انھیں بے حد صدمہ ہوا لیکن

مُرار باجی دیشپانڈے اور دلیر خان کے درمیان لڑائی کا منظر

ایک مرار باجی مارا گیا تو کیا ہوا، ہم ایسے بہادر ہیں جو جواں مردی کے ساتھ لڑتے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ ڈگمگائے بغیر دوبارہ لڑنے لگے۔

اس خبر کے ملنے پر شیواجی بہت دُکھی ہوئے۔ انھوں نے سوچا ہر قلعے پر ایک ایک سال تک لڑائی جاری رکھی جاسکتی ہے لیکن بلا وجہ آدمی مارے جائیں یہ ٹھیک نہیں۔

پرندر کی صلح : طاقت سے کام نکلتا نظر نہ آتا تھا۔ چالاکی بھی ناکام ہوگئی تھی۔ اس لیے پیچھے ہٹنا ہی مناسب تھا۔ شیواجی مہاراج نے مغلوں سے صلح کرنے کا ارادہ کرلیا۔ وہ خود جے سنگھ کے پاس گئے اور تدبیر سے کام لیتے ہوئے بولے،

''مرزا راجے! آپ راجپوت ہیں، ہماری تکلیف اور مشکلات آپ جانتے ہیں۔ بادشاہ کے حملوں سے مہاراشٹر برباد ہوگیا ہے۔ لوگ بدحال ہوگئے ہیں۔ عوام کی خوش حالی کے لیے ہم نے سوراج قائم کرنے کا بیڑہ اُٹھایا ہے۔ آپ بھی یہی کام کیجیے۔ میں اور میرے ماولے ساتھی آپ کا ساتھ دیں گے۔''

جے سنگھ بہت چالاک تھے۔ اس لیے انھوں نے شیواجی مہاراج کو صلح کرنے کی رائے دی۔ صلح نامے کے مطابق شیواجی مہاراج نے ۲۳ قلعے اور چار لاکھ ہُن (سونے کا سکّہ) مال گزاری کا علاقہ مغلوں کو دینا قبول کیا۔ یہ صلح نامہ ۱۶۶۵ء میں ہوا۔

شیواجی مہاراج اور مرزا راجے جے سنگھ کی ملاقات

صلح ہوجانے کے بعد جے سنگھ نے شیواجی مہاراج کو مشورہ دیا کہ وہ آگرہ جاکر بادشاہ سے ملاقات کریں۔ انھوں نے شیواجی کی حفاظت کی ذمّہ داری لی۔ جے سنگھ کے مشورے پر شیواجی مہاراج نے غور کیا۔ بادشاہ کا کیا بھروسا! انھوں نے اپنے بھائی کو بھی نہیں بخشا تھا، یہ بات شیواجی مہاراج جانتے تھے۔ پھر بھی اس کام کو بڑی ہوشیاری کے ساتھ انجام دینے کے بارے میں انھوں نے سوچا۔ انھوں نے جے سنگھ کو بتا دیا کہ وہ بادشاہ سے ملنے آگرہ جانے کے لیے تیار ہیں۔

مشق

۱۔ قوسین میں سے صحیح لفظ چن کر خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

(الف) اس زمانے میں .... مغلوں کے اقتدار والے علاقے کی بڑی تجارتی منڈی تھی۔
(پونہ ، سورت ، دہلی)

(ب) پُرندر کے قلعہ دار .... بڑے بہادر تھے۔
(باجی پربھو، تاناجی ، مرار باجی)

۲۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) شیواجی مہاراج نے شہر سورت پر چھاپا کیوں مارا؟

(ب) دلیر خان نے پرندر کا محاصرہ کیوں کرلیا؟

(ج) شیواجی مہاراج نے مغلوں سے صلح کیوں کی؟

(د) پُرندر کے صلح نامے کے تحت شیواجی مہاراج نے مغلوں کو کتنے قلعے دینا قبول کیا؟

۳۔ دو تین جملوں میں جواب لکھیے :

(الف) مرار باجی کی بہادری دیکھ کر دلیر خان نے ان سے کیا کہا؟

(ب) مرار باجی نے دلیر خان کو کیا جواب دیا؟

۴۔ سبق میں آنے والے ناموں کے پہلے حرف سے لفظ پورا کیجیے :

(الف) ش ....

(ب) ا ....

(ج) د ....

(د) مُ ....

(ہ) ج ....

عملی کام :

اپنے اطراف کے قلعے کی سیر کیجیے۔ اپنے استاد سے اس قلعے کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

۱۳۔ بادشاہ کی قید سے فرار

جے سنگھ پر بھروسا کر کے شیواجی مہاراج بادشاہ سے ملاقات کے لیے آگرہ روانہ ہوئے۔ جانے سے قبل انھوں نے سوراج کا انتظام جیجا ماتا کو سونپا اور ان کا آشیرواد لیا۔ اپنے بیٹے سنبھاجی راجے، منتخبہ سردار، کچھ وفادار سپاہی اور کافی روپیہ پیسہ اپنے ہمراہ رکھا اور منزل بہ منزل آگرہ پہنچے۔

شیواجی مہاراج کی بے باکی : شیواجی مہاراج شہنشاہ کے دربار میں پہنچے۔ چھوٹے سنبھاجی راجے بھی ساتھ تھے۔ اس روز شہنشاہ اورنگ زیب کی پچاسویں سالگرہ تھی۔ شہنشاہ نے دربار برخاست کیا اور صلاح و مشورے کے لیے محل میں آ گئے۔ یہاں شہنشاہ کے سامنے خاص خاص سردار اپنے اپنے رتبے کے اعتبار سے کھڑے تھے۔ شہنشاہ نے شیواجی مہاراج کو پچھلی قطار میں کھڑا کیا۔ مراٹھوں کو کئی مرتبہ پیٹھ دِکھا کر بھاگنے والے جسونت سنگھ راٹھور شیواجی مہاراج کے آگے کی قطار میں کھڑے تھے۔ شیواجی مہاراج نے محسوس کیا کہ ہم مہاراشٹر کے راجا ہیں۔ رتبے کے مطابق ہمارا مقام پہلی صف میں ہونا چاہیے لیکن شہنشاہ نے ہماری بڑی بے عزّتی کی ہے۔ انھیں اپنی بے عزّتی برداشت نہیں ہوئی۔ اُن کی آنکھیں غصّے سے سرخ ہوگئیں۔ غصّے کی حالت میں وہ محل سے باہر نکلے اور

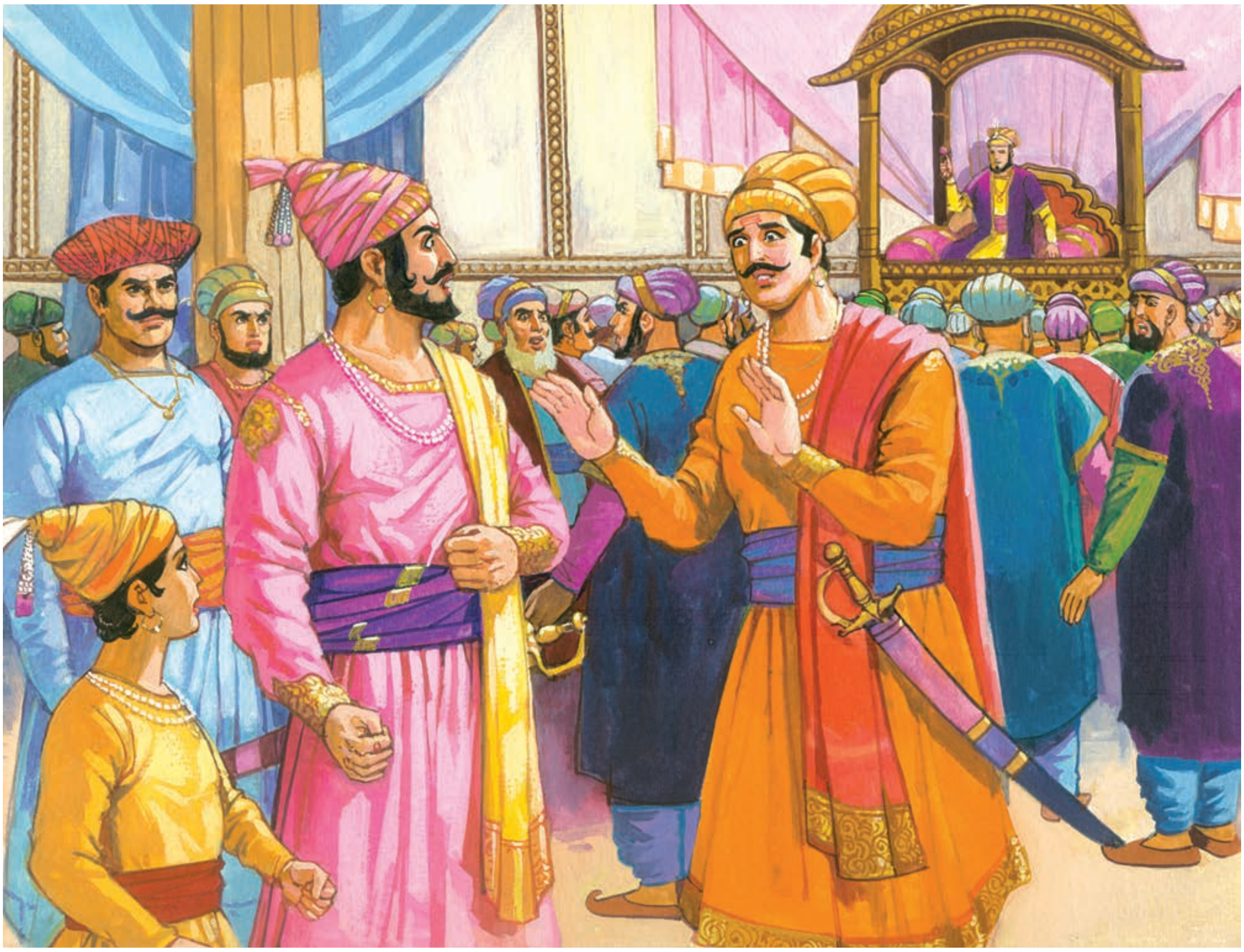

شیواجی مہاراج شہنشاہ کے دربار میں

مفت تقسیم کے لیے

اپنی رہائش گاہ کے مقام کی طرف روانہ ہوگئے۔ انھوں نے طے کیا کہ اب وہ شہنشاہ سے کبھی نہیں ملیں گے۔ محل میں جو واقعہ ہوا اس کی شہرت ہر طرف پھیل گئی۔

شہنشاہ کا وعدہ وفا نہ کرنا : شہنشاہ اورنگ زیب نے شیواجی مہاراج کی رہائش کے گرد سپاہیوں کا پہرہ لگا دیا۔ شیواجی مہاراج اور سنبھاجی راجے بادشاہ کی قید میں پھنس گئے۔ شیواجی مہاراج نے بھانپ لیا کہ شہنشاہ نے ان کے ساتھ وفا نہیں کی۔ اب وہ انھیں کبھی رہا نہیں کریں گے۔

دن گزرنے لگے۔ ایک دن شیواجی مہاراج نے شہنشاہ سے درخواست کی، ’’ہمیں مہاراشٹر جانے دیں۔‘‘ لیکن شہنشاہ نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی۔ انھوں نے کافی کوشش کی لیکن شہنشاہ نے ان کی بات نہیں مانی۔ شیواجی مہاراج نے اپنے دل میں ٹھان لی کہ وہ کسی نہ کسی طرح شہنشاہ کی قید سے رہائی حاصل کرکے رہیں گے۔ شہنشاہ کی اجازت سے انھوں نے اپنے ساتھ لائے ہوئے افراد کو دکن روانہ کیا۔ شہنشاہ کو لگا چلو، اچھا ہی ہوا کہ اس طرح شیواجی کی طاقت کم ہوگئی۔ اب شیواجی مہاراج کے ساتھ سنبھاجی راجے، ہیروجی پھرجند اور مداری مہتر جیسے خدمت گار ہی رہ گئے تھے۔

کچھ دنوں کے بعد شیواجی مہاراج نے بیماری کا بہانہ بنایا کہ ان کے پیٹ میں شدید درد کی لہریں اُٹھنے لگی ہیں۔ حکیم، وید آئے۔ علاج معالجہ شروع ہوا۔ شیواجی مہاراج نے صحت یابی کے لیے سادھوؤں اور مولویوں کو مٹھائی کے ٹوکرے روانہ کرنا شروع کیے۔

ٹوکروں میں بیٹھ کر فرار ہونا : ابتدا میں پہرہ دار مٹھائی کے ٹوکرے کھول کر دیکھا کرتے تھے لیکن کچھ دنوں کے بعد روز روز کے کام سے اُکتا کر انھوں نے دیکھنا بند کردیا۔ رایک وزشام میں شیواجی مہاراج نے ہیروجی کو اپنی جگہ سُلایا۔ مداری سے کہا کہ وہ ہیروجی کے پیر دباتے رہیں۔ شیواجی مہاراج اور سنبھاجی راجے ایک ٹوکرے میں بیٹھ گئے۔ ایک کے بعد ایک تمام ٹوکرے پہرہ داروں کے سامنے سے گزرے۔ مقرّرہ مقام پر وہ حفاظت سے پہنچ گئے۔ وہاں شیواجی مہاراج کے وفادار خادم گھوڑے لیے تیار کھڑے تھے۔ ادھر ہیروجی اور مداری ’’مہاراج کی دوا لانے کے لیے جا رہے ہیں‘‘ کہہ کر وہاں سے کھسک گئے۔ مہاراج کو قید سے چھڑانے کے لیے ان دونوں نے اپنی جان پر کھیل کر ایک اہم ذمہ داری نبھائی۔

دوسرے دن شہنشاہ کو یہ خبر ملی۔ اپنی قید سے شیواجی فرار ہوگیا۔ شہنشاہ غصّے سے آگ بگولہ ہوگئے۔ ان کے تمام سردار گھبرا گئے۔ بادشاہ نے شیواجی مہاراج کی تلاش میں چاروں طرف جاسوس روانہ کیے لیکن بے سود۔ بادشاہ کی قید سے ہمیشہ کے لیے مراٹھوں کا شیر فرار ہوگیا۔

بھیس بدل کر دشمنوں کو چکمہ دیتے ہوئے شیواجی مہاراج اپنے ملک کی جانب روانہ ہوگئے۔ انھوں نے سنبھاجی کو متھرا میں ایک محفوظ مقام پر رکھا اور خود آگے بڑھ گئے۔ شیواجی مہاراج کو راج گڑھ میں صحیح سلامت دیکھ کر جیجاماتا کو بہت خوشی ہوئی۔ دو مہینوں بعد سنبھاجی راجے بھی صحیح سلامت راج گڑھ پہنچ گئے۔ اس طرح شیواجی مہاراج نے بڑی تدبیر سے بادشاہ کی قید سے رہائی حاصل کی۔ یہ واقعہ سال ۱۶۶۶ء کا ہے۔

شیواجی مہاراج کی آگرہ کی قید سے رہائی

مشق

۱۔ قوسین میں سے صحیح الفاظ چن کر خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

(الف) شیواجی مہاراج شہنشاہ کے دربار میں پہنچے، اس روز شہنشاہ اورنگ زیب کی .... سالگرہ تھی۔

(پچاسویں ، چالیسویں ، ساٹھویں)

(ب) آگرہ سے واپس لوٹتے وقت سنبھاجی کو .... میں ایک محفوظ مقام پر رکھا۔

(جھانسی ، متھرا ، دہلی)

۲۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) آگرہ جانے سے پہلے شیواجی مہاراج نے سوراج کا انتظام کس کو سونپا؟

(ب) آگرہ کی قید میں شیواجی مہاراج کے ساتھ کون کون تھا؟

(ج) شیواجی مہاراج نے صحت یابی کے لیے کیا کِیا؟

۳۔ دو تین جملوں میں جواب لکھیے :

(الف) شیواجی مہاراج شہنشاہ اورنگ زیب کے دربار سے غصّے کی حالت میں کیوں نکلے؟

(ب) شیواجی مہاراج نے قید سے فرار ہونے کے لیے کیا ترکیب کی؟

عملی کام :

شیواجی مہاراج کے آگرہ کی قید سے فرار ہونے کے واقعے کی تصویر بنائیے۔

۱۴۔ قلعہ فتح ہوا مگر شیر مارا گیا

ماں صاحب کی خواہش : شیواجی مہاراج نے جے سنگھ کو جو ۲۳ قلعے دیے تھے وہ ابھی مغلوں کے قبضے میں تھے۔ کونڈانا کا قلعہ ان میں سے ایک تھا۔ جیجاماتا ایک دن شیواجی مہاراج سے بولیں، ''شیوبا! کونڈانا جیسا مضبوط قلعہ مغلوں کے قبضے میں رہے، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اسے واپس لے۔'' پونہ کے قریب کا کونڈانا قلعہ سوراج میں شامل ہو اس کے لیے شیواجی مہاراج بے چین رہتے تھے۔ کونڈانا پر مغلوں کا قبضہ جیجاماتا اور شیواجی مہاراج کے دل میں کھٹکتا رہتا تھا۔ شیواجی مہاراج نے کونڈانا کا قلعہ حاصل کرنے کا ارادہ کیا، لیکن اس کا فتح کرنا بہت مشکل تھا۔ شیواجی مہاراج غور و خوض کرنے لگے کہ اس کام کے لیے کسے چنا جائے۔ قلعہ کونڈانا کو سر کرنا انتہائی مشکل کام تھا۔

تاناجی مالوسرے : تاناجی مالوسرے ابتدا ہی سے شیواجی مہاراج کے رفیقِ کار تھے۔ وہ کوکن میں مہاڑ کے قریب اُمرٹھے گاؤں کے رہنے والے تھے۔ وہ شیواجی کے کسی بھی کام کے لیے ہمیشہ مستعد اور تیار رہتے تھے۔ وہ بڑے باہمّت اور قوی بدن کے مالک تھے۔ ان میں طاقت بھی تھی اور عقل بھی۔ وہ شیواجی مہاراج سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔

پہلے کونڈانا کی شادی : تاناجی اپنے اکلوتے بیٹے کی شادی کی تیاری میں مصروف تھے۔ تاناجی کے گھر رائبا کی

تاناجی کا عہد

شادی کی تیاریاں زوروں پر تھیں۔ شادی کو صرف چار دن رہ گئے تھے۔ تاناجی شیواجی مہاراج اور جیجاماتا کو شادی میں مدعو کرنا چاہتے تھے۔ وہ شیلار ماما کو ساتھ لے کر شیواجی مہاراج کو شادی کی دعوت دینے کے لیے پہنچے۔ شیلار ماما نے شیواجی مہاراج کو شادی کی دعوت دی۔ شیواجی مہاراج نے کہا، ''شیلار ماما! آپ رائبا کی شادی کر ڈالیے، ہم اس شادی میں شریک نہیں ہوسکیں گے کیونکہ ہم بذاتِ خود کونڈانا کی مہم پر جارہے ہیں۔'' یہ سنتے ہی تاناجی نے کہا، ''مہاراج! تاناجی کے جیتے جی اس جاں جوکھوں کی مہم پر آپ جائیں گے؟ پھر میں کس مرض کی دوا ہوں، یہ نہیں ہوسکتا۔ پہلے کونڈانا کی شادی ہوگی پھر رائبا کی۔ کونڈانا کی مہم پر میں ہی جاؤں گا۔ مجھے آشیرواد دیں۔''

تاناجی کا منصوبہ : تاناجی کونڈانا پر حملہ کرنے کے لیے روانہ ہوئے۔ قلعہ کونڈانا پر جے سنگھ کے مقرر کیے ہوئے راجپوت قلعہ دار اودے بھان تھے۔ وہ بہت سخت گیر تھے۔ قلعے کے دو دروازے تھے۔ دونوں دروازوں پر اودے بھان نے بڑا سخت انتظام کر رکھا تھا۔ قلعے میں جانا ممکن نہیں تھا۔ تاناجی نے قلعے کے اطراف گھوم کر دیکھا۔

مغربی جانب کافی اونچی چٹان تھی۔ اس طرف پہرہ نہیں تھا۔ تاناجی نے اس چٹان پر چڑھ کر قلعے میں جانے کا فیصلہ کیا۔ انھوں نے اپنے چھوٹے بھائی سے کہا، ''سوریا جی! تم پانچ سو ساتھیوں کو ساتھ لے

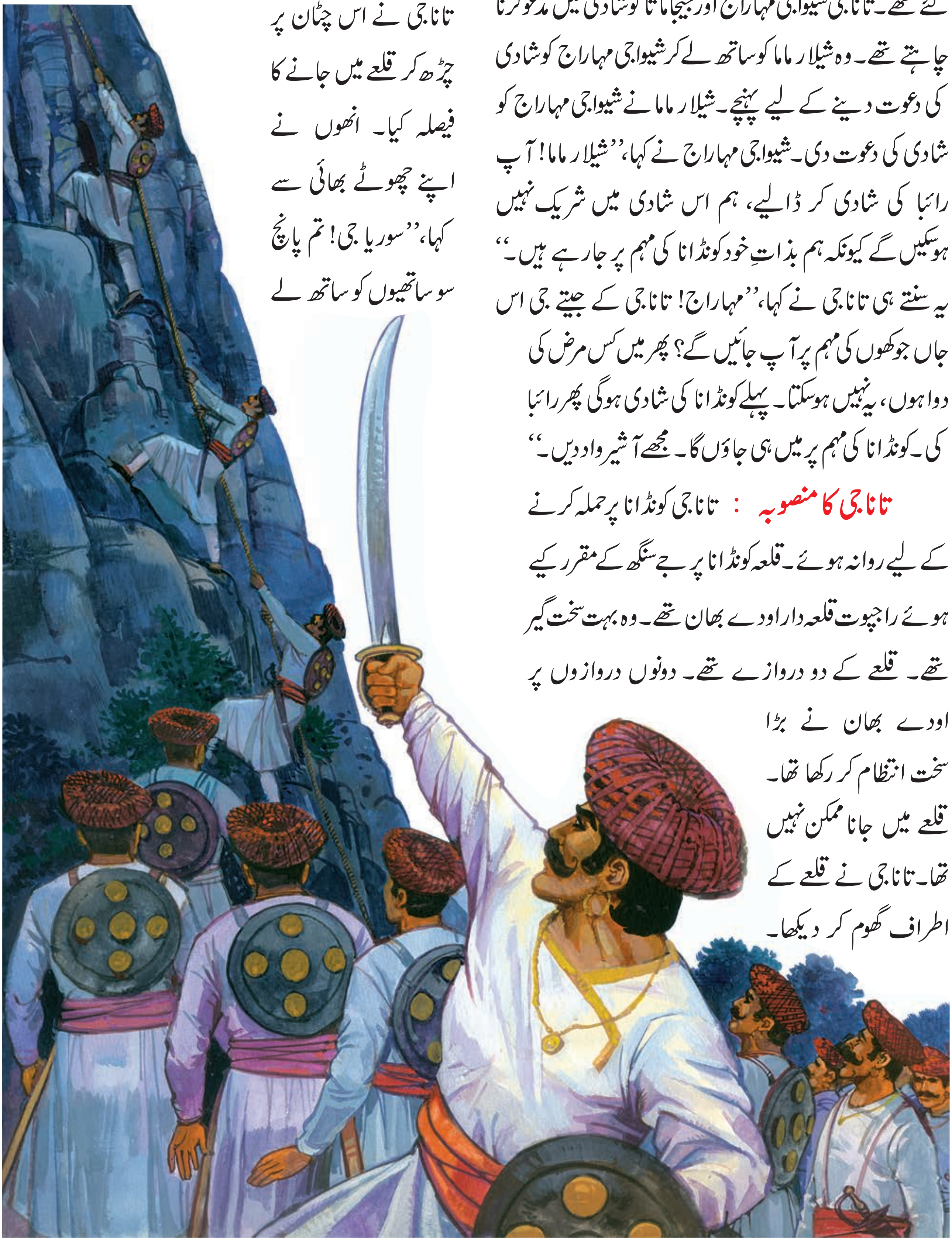

تاناجی کی کونڈانا قلعہ پر چڑھائی

کر کلیان دروازے پر قابو حاصل کرلو۔ میں تین سو ماولوں کو لے کر چٹان پر چڑھ کر قلعے کے اندر جاتا ہوں۔ قلعے میں داخل ہوتے ہی ہم کلیان دروازے کو کھول دیں گے۔ پھر تم قلعے میں ایک ساتھ گھس جانا اور دشمنوں کو ختم کر دینا۔'' سوریا جی اور تاناجی دونوں دو راستوں سے قلعے پر چڑھائی کرنے کے لیے روانہ ہوئے۔

چٹان سے قلعے میں : رات کا وقت تھا۔ تاناجی اور ان کے ماولے ساتھی چٹان کے نیچے کھڑے تھے۔ جھینگر جھائیں جھائیں کر رہے تھے۔ تاناجی کے پانچ چھے نوجوان ماولے چٹان پر چڑھنے کے لیے آگے بڑھے۔ چٹان بے حد اونچی تھی، لیکن وہ کناروں کو پکڑ کر، سوراخوں اور دراڑوں میں اُنگلیاں ڈال کر بڑی ہمّت سے چٹان پر چڑھ گئے۔ اوپر چڑھتے ہی انھوں نے رسّی کا ایک سرا درخت سے مضبوطی کے ساتھ باندھ دیا۔ پھر کیا تھا؟ تاناجی اور اُن کے ماولے بندروں کی طرح بڑی پھرتی سے چٹان پر چڑھ کر قلعے میں جا گھسے۔

تاناجی کی بہادری : ادھر سوریا جی اپنے ساتھیوں کے ساتھ دروازہ کھلنے کا انتظار کر رہے تھے۔ قلعہ میں لڑائی شروع ہوگئی۔ اودے بھان کو خبر ہوئی، انھوں نے نقارہ بجوایا۔ اودے بھان کے سپاہیوں نے ماولوں پر حملہ کر دیا۔ دست بہ دست لڑائی ہونے لگی۔ تلواروں سے تلواریں ٹکرائیں، تیزی سے وار ہونے لگے۔ ڈھالوں کی کھن کھن سنائی دینے لگی۔ مشعلیں تھرکتی دِکھائی دینے لگیں۔ ماولوں نے کلیان دروازہ کھول دیا۔ تاناجی کسی شیر کی طرح لڑ رہے تھے۔ اودے بھان ان پر ٹوٹ پڑے۔ دونوں میں زبردست لڑائی شروع ہوئی۔ دونوں بڑے بہادر اور جری تھے۔ مقابلہ برابری کا تھا۔ اتنے میں تاناجی کی ڈھال ٹوٹ گئی۔ انھوں نے کمر پر بندھا ہوا کپڑا ہاتھ پر لپیٹا اور کپڑے پر وار جھیلتے ہوئے لڑتے رہے۔ آخر دونوں ایک دوسرے کے وار سے بری طرح زخمی ہوکر زمین پر گر پڑے۔

قلعہ فتح ہوا مگر شیر مارا گیا : تاناجی کے زخمی ہوکر گرتے ہی ماولوں کی ہمت ٹوٹ گئی۔ وہ بھاگنے لگے۔ اتنے میں سوریا جی اور ان کے ماولے ساتھی کلیان دروازے سے اندر آ گئے۔ اپنے بھائی کو زمین پر پڑے ہوئے دیکھ کر انھیں بڑا رنج ہوا لیکن وہ وقت افسوس کرنے اور غم منانے کا نہیں تھا۔ وہ وقت لڑنے کا تھا۔ سوریا جی نے چٹان پر لٹکے ہوئے رسّے کو کاٹ ڈالا۔ بھاگتے ہوئے ماولوں کا راستہ روک کر انھوں نے کہا، ''ارے تمھارا باپ ادھر مرا پڑا ہے اور تم بھاگوبائی (بزدلوں) کی طرح کیوں بھاگے جا رہے ہو۔ واپس پلٹو! میں نے چٹان کا رسّہ کاٹ دیا ہے۔ اب چٹان سے کود کر مرو یا دشمن پر ٹوٹ پڑو۔''

ماولے واپس پلٹے۔ گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ ماولوں نے قلعہ کو فتح کرلیا لیکن اسے فتح کرتے ہوئے تاناجی جیسا ان کا ایک بہادر سردار مارا گیا۔ جیجاماتا اور شیواجی مہاراج کو یہ خبر ملی۔ انھیں بہت رنج ہوا۔ قلعے پر قبضہ ہوگیا مگر شیر کی طرح بہادر تاناجی مارا گیا۔ شیواجی مہاراج نے بے حد دکھی اور رنجیدہ ہوکر کہا، ''قلعہ فتح ہوا مگر شیر مارا گیا۔''

قلعہ کونڈانا سینہہ گڑھ کے نام سے یاد کیا جانے لگا۔ یہ واقعہ سال ۱۶۷۰ء میں پیش آیا۔ کچھ عرصے بعد اُمرٹھے گاؤں جا کر شیواجی مہاراج نے رائبا کی شادی کر دی۔

مشق

۱۔ صحیح متبادل کے دائرے میں رنگ بھریے :

(الف) تاناجی کوکن کے اس گاؤں کے رہنے والے تھے۔

(۱) مہاڈ ○ (۲) چیلون ○

(۳) اُمرٹھے ○ (۴) رتنا گیری ○

(ب) جے سنگھ نے اودے بھان کو جس قلعے کا قلعہ دار مقرر کیا وہ یہ تھا۔

(۱) پرندر ○ (۲) کونڈانا ○

(۳) رائے گڑھ ○ (۴) پرتاپ گڑھ ○

(ج) تاناجی کے بھائی کا نام یہ تھا۔

(۱) رائبا ○ (۲) سوریاجی ○

(۳) مرارباجی ○ (۴) فِرنگوجی ○

۲۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) کونڈانا کا قلعہ کس کے قبضے میں تھا؟

(ب) جیجابائی نے کونڈانا کے قلعے کے بارے میں شیواجی مہاراج سے کیا کہا؟

(ج) پہلے کونڈانا کی شادی ہوگی اور پھر رائبا کی، ایسا کس نے کہا؟

۳۔ دو تین جملوں میں جواب لکھیے :

(الف) شیلار ماما نے شیواجی مہاراج کو رائبا کی شادی کی دعوت دی تو شیواجی مہاراج نے اس وقت کیا کہا؟

(ب) سینہہ گڑھ پر سوریاجی نے ماولوں سے کیا کہا؟

عملی کام :

اپنے آس پاس موجود تاریخی چیزوں کی فہرست تیار کیجیے۔

۱۵۔ ایک بے مثال جشن

رسم تاج پوشی کیوں منائی گئی ؟ : رائے ریشور کے مندر میں شیواجی مہاراج نے سوراج قائم کرنے کا عہد کیا تھا۔ سوراج کے قیام میں انھیں کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، لیکن انھوں نے بڑی بہادری اور چالاکی سے تمام مشکلات پر قابو پالیا۔ سوراج کے لیے باجی پربھو، مرار باجی اور تاناجی وغیرہ سرداروں نے اپنی جانیں قربان کیں۔ آخر سوراج قائم ہوا اور دشمنوں پر دھاک بیٹھ گئی۔

اس سوراج کو تمام راجے رجواڑے تسلیم کریں، اس غرض سے شیواجی مہاراج نے رسم تاج پوشی انجام دینے کا منصوبہ بنایا۔ سینکڑوں سال بعد تمام مذاہب سے مساویانہ برتاؤ کرنے والا، عوام کو انصاف اور سُکھ دینے والا راجا مہاراشٹر میں پیدا ہوا تھا۔ سوراج کے قیام کی اطلاع ساری دنیا کو مل جائے، اس لیے شیواجی مہاراج نے رسم تاج پوشی کی تیاری کی۔ یہ سب انھوں نے ذاتی شان وشوکت یا خوشی کے اظہار کے لیے نہیں کیا بلکہ ان کا مقصد سوراج کو مضبوط کرنا تھا۔

سوراج کی راجدھانی: شیواجی مہاراج نے راجدھانی کے لیے رائے گڑھ کا انتخاب کیا۔ رائے گڑھ ایک مضبوط قلعہ تھا جہاں سے پورے سوراج کی دیکھ بھال کرنا آسان تھا۔ دشمنوں پر نظر رکھی جاسکتی تھی۔

چپلون جا کر شیواجی مہاراج نے اپنی فوج کا معائنہ کیا اور پرتاپ گڑھ جا کر بھوانی دیوی کے درشن کیے۔ دیوی کو عقیدت کے ساتھ سونے کی چھتری نذر کی۔

تقریب کی تیاری : شیواجی مہاراج نے سونے کا تخت تیار کروایا۔ اس پر قیمتی جواہر جڑوائے اور اسی پر سفید چھتری لگوائی۔ راجے رجواڑے، وِدوان برہمن اور ماتحت سرداروں وغیرہ کو دعوت دی۔ تاجپوشی کی مذہبی رسومات کو ادا کرنے کے لیے کاشی سے گاگا بھٹ کو بلوایا۔ گاگا بھٹ کا گھرانہ پیٹھن کا رہنے والا تھا لیکن بعد میں وہ کاشی میں بس گیا تھا۔ گاگا بھٹ بہت بڑے پنڈت تھے۔ کاشی میں ان کی بڑی عزّت اور چاروں طرف شہرت تھی۔

تاج پوشی کی تیاری زور شور سے شروع ہوئی۔ سات ندیوں اور سمندر سے پانی لانے کے لیے آدمی بھیجے گئے۔ رائے گڑھ میں کوئی پچاس ہزار لوگ جمع ہوگئے۔ ان کے لیے جگہ جگہ خیمے، ڈیرے اور شامیانے لگوائے گئے۔

تاج پوشی کا جشن : تاج پوشی کی صبح نمودار ہوئی۔ وہ انتہائی خوشیوں بھرا دن تھا۔ ساز بجنے لگے۔ گویّے گانے لگے۔ چاروں طرف خوشی کا سماں تھا۔ شیواجی مہاراج سونے کی چوکی پر بیٹھے۔ ان پر چھتری کا سایہ کیا گیا۔ پروہتوں کے ہاتھوں میں گھی، دہی اور شہد کے گھڑے تھے۔ گاگا بھٹ کے ہاتھ میں سونے کی گاگر تھی جس میں گنگا، سندھو، جمنا، گوداوری، کرشنا، نرمدا اور کاویری ان سات ندیوں کا پانی تھا۔ گاگا بھٹ نے اس سونے کی گاگر کو شیواجی مہاراج کے سر پر پکڑا اور منتر پڑھنے لگے۔ گاگر کے سو سوراخوں میں سے شیواجی مہاراج کے سر پر پانی گرنے لگا۔ اس طرح رسم تاج پوشی پوری ہوئی۔ پھر شیواجی مہاراج اُٹھ کھڑے ہوئے۔ انھوں نے جیجا ماتا کے پاؤں چھوئے۔ ماں صاحب نے شیواجی مہاراج کو گلے سے لگایا۔ ان کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بہہ نکلے۔ ان کی تیس برسوں کی محنت آج ٹھکانے لگی تھی۔ شیوبا کی پیدائش سے پہلے دیکھے

شیواجی مہاراج کی تاج پوشی کی تقریب کا منظر

ہوئے ان کے خواب حقیقت بن گئے تھے۔ ماں کی مسرّت آنسو بن کر آنکھوں سے بہنے لگی۔ شیواجی مہاراج کا دل بھی جذبات سے بھر آیا۔ مبارک ہے ماں صاحب اور مبارک ہیں شیواجی مہاراج!

ماں صاحب سے ملاقات کرنے کے بعد مہاراج تخت پر بیٹھے۔ ان کے قریب مہارانی سوئرا بائی اور راج کمار سنبھاجی راجے بھی تھے۔ ان کے آٹھ وزیر اُن کے دونوں طرف کھڑے ہوگئے۔ گاگا بھٹ نے سونے کے موتیوں کی جھالر والی چھتری شیواجی مہاراج کے سر کے اوپر پکڑی اور اونچی آواز میں اشلوک پڑھے اور شیواجی مہاراج کی جے کے نعرے لگائے۔ تمام لوگوں نے ان کا ساتھ دیا۔ قلعوں پر توپیں داغی گئیں۔ سارے مہاراشٹر میں شیواجی مہاراج کی جے جے کار ہوئی۔ اس طرح ۱۶۷۴ء میں شیواجی مہاراج کی تاج پوشی ہوئی۔ اسی سال انھوں نے ایک نئے سنہ راجیہ ابھیشیک کی ابتدا کی اور وہ ایک نئے سنہ کی ابتداء کرنے والے راجا بنے۔ انھوں نے اپنے سکّے جاری کیے۔ مختلف ملکوں کے سفیر رائے گڑھ کی اس تقریب میں حاضر تھے۔ انگریزوں نے 'آکزن ڈین' نامی اپنے وکیل کو مہاراج کی خدمت میں نذرانہ پیش کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ اس جشن کو دیکھنے کے لیے رعایا دور دور سے آئی تھی۔ شیواجی مہاراج کی تاج پوشی کی خبر ساری دنیا میں پھیل گئی۔ ان کی شہرت کا ڈنکا چاروں طرف بجنے لگا۔

مشق

۱۔ قوسین میں سے صحیح لفظ چن کر خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

(الف) شیواجی مہاراج نے راجدھانی کے لیے .... کا انتخاب کیا۔
(سینہہ گڑھ ، رائے گڑھ ، پنہال گڑھ)

(ب) شیواجی مہاراج کی رسمِ تاج پوشی سن .... میں ہوئی۔
(۱۶۷۴ء، ۱۶۷۵ء، ۱۶۴۷ء)

۲۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) سونے کی گاگر کن ندیوں کے پانی سے بھری ہوئی تھی؟

(ب) شیواجی مہاراج نے تاج پوشی کے وقت کون سے سنہ کی ابتدا کی؟

۳۔ دو تین جملوں میں جواب لکھیے :

(الف) شیواجی مہاراج نے اپنی تاج پوشی کرنے کا فیصلہ کیوں کیا؟

(ب) شیواجی مہاراج نے رائے گڑھ کو اپنی راجدھانی کیوں منتخب کیا؟

(ج) جیجاماتا کی آنکھوں سے آنسو کیوں بہنے لگے؟

عملی کام :

(الف) اپنی تاجپوشی کے وقت شیواجی مہاراج نے جو سکّہ جاری کیا اس کے بارے میں اپنے استاد سے مزید معلومات حاصل کیجیے۔

(ب) مختلف قسم کے ڈاک ٹکٹ جمع کیجیے۔ اپنے دوستوں کی مدد سے جماعت میں اُن کی نمائش کیجیے۔

مہم کا منصوبہ :

تاج پوشی کی تقریب انجام دی گئی لیکن اس کی خوشیاں زیادہ دنوں تک قائم نہ رہ سکیں۔ تاج پوشی کے کچھ ہی دنوں بعد ۱۷؍ جون ۱۶۷۴ء کو جیجاماتا کی موت ہوگئی۔ شیواجی مہاراج کا بڑا سہارا جاتا رہا۔ سوراج کی ساری رعایا کا سہارا شیواجی مہاراج تھے لیکن شیواجی مہاراج کا سہارا ماں صاحب تھیں۔ وہ صحیح معنوں میں ان کی رہ نما اور اتالیق تھیں۔ ماں کے انتقال سے انھیں بڑا رنج ہوا لیکن رنج و ملال وہ کب تک کرتے؟ یہ ان کے لیے ممکن نہیں تھا۔ انھیں سوراج کا کام تو ہر حال میں جاری رکھنا تھا۔

شیواجی مہاراج نے صوبہ کرناٹک پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ اب عادل شاہی کا بالکل خوف نہیں تھا کیوں کہ عادل شاہی سلطنت پر زوال آچکا تھا۔ لیکن شمال کے مغل شہنشاہ اورنگ زیب مراٹھا سلطنت کو برباد کرنے کا تہیہ کیے بیٹھے تھے۔ وہ کسی وقت بھی سوراج کو ختم کر سکتے تھے۔ شیواجی مہاراج نے سوچا کہ سوراج پر اورنگ زیب کے حملے کی صورت میں دکن کے کسی دوسرے علاقے کو مضبوط اور طاقت ور بنانا چاہیے۔ اس مقصد کے تحت انھوں نے جنوبی علاقے پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا۔ اس مہم کے لیے شیواجی مہاراج نے گولکنڈہ کے قطب شاہ سے مدد مانگی۔ انھوں نے بڑی خوشی کے ساتھ مدد دینا قبول کیا۔

اس مہم کے پیچھے شیواجی مہاراج کا ایک مقصد اور بھی تھا۔ ان کے سوتیلے بھائی وینکوجی راجے جنوب میں شاہ جی کی تنجاور کی جاگیر کی نگرانی کرتے تھے۔ وینکوجی راجے نے شیواجی کو اس جاگیر میں کوئی حصّہ نہیں دیا تھا۔ اتنا ہی نہیں انھیں سوراج سے کوئی ہمدردی نہ تھی۔ وہ شیواجی مہاراج سے بے رُخی برتتے تھے۔ شیواجی مہاراج کا مقصد یہ تھا کہ وینکوجی راجے سے ملاقات کرکے سوراج کے کاموں میں ان سے مدد لی جائے۔

گولکنڈہ کا سفر :

شیواجی مہاراج کرناٹک جانے کے لیے نکلے۔ گولکنڈہ کے ابوالحسن قطب شاہ نے انھیں گولکنڈہ آنے کی دعوت دی تھی۔ انھوں نے منصوبہ بنایا کہ پہلے قطب شاہ سے ملاقات کریں گے۔ پھر دکن کی مہم سر کرنے آگے بڑھیں گے۔

گولکنڈہ قطب شاہ کی راجدھانی تھی۔ قطب شاہ نے مہاراج کے استقبال کے لیے بڑی تیاریاں کیں۔ ملاقات کے لیے خاص خیمہ نصب کیا گیا۔ شیواجی مہاراج راجدھانی میں داخل ہوئے۔ راستے کے دونوں جانب کھڑے ہو کر لوگوں نے ان کے درشن کیے۔ ان کی بہادری کی خبریں ملک میں چاروں طرف پھیلی ہوئی تھیں۔ افضل خان کا قتل، شائستہ خان کی درگت اور آگرہ سے فرار ہونے کے رونگٹے کھڑے کر دینے والے واقعات کی شہرت ملک بھر میں پھیلی ہوئی تھی۔ اس لیے وہاں مہاراج کا شاندار استقبال کیا گیا۔ گھر گھر سے لوگوں نے ان پر پھول برسائے۔ لوگوں کے استقبال کو قبول کرنے کے بعد مہاراج قطب شاہ کے دربار میں آئے۔ قطب شاہ نے ان کی بڑی عزّت کی اور انھیں اپنی بغل میں تخت پر بٹھایا جو خاص طور پر مہاراج کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ انھوں نے ان کی عزّت اور استقبال میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں رہنے دی۔ اس کے بعد شیواجی مہاراج کرناٹک کی مہم پر روانہ ہوئے۔

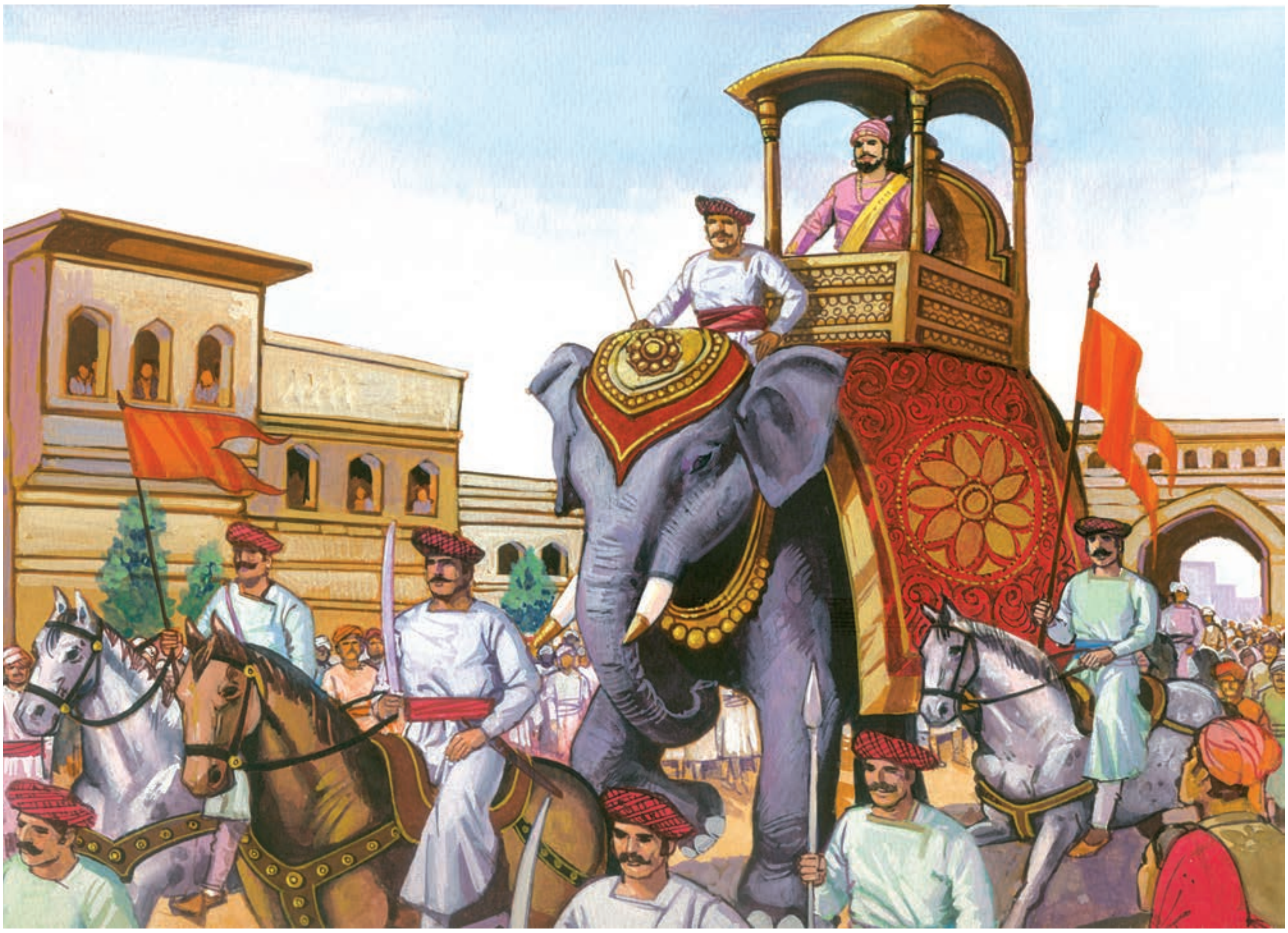

شیواجی مہاراج کا گولکنڈہ کا تاریخی سفر

جنجی کی فتح :

شیواجی مہاراج مشرقی ساحل پر پہنچے۔ چینّئی کا قلعہ چینّئی کے جنوب میں واقع ہے۔ یہ رائے گڑھ کے قلعہ کی طرح بڑا اور مضبوط ہے۔ شیواجی مہاراج نے اس قلعے کا محاصرہ کرکے اس پر قبضہ کرلیا۔ اس طرح سوراج کے لیے جنوب میں ایک مضبوط قلعے کا مقام حاصل ہوگیا۔ اس کے بعد شیواجی مہاراج نے ویلور کے قلعے کا محاصرہ کیا۔ کئی مہینوں تک محاصرہ جاری رہا۔ شیواجی مہاراج نے قریبی پہاڑ سے توپ خانے کے ذریعے قلعے پر گولے برسائے اور قلعہ فتح کرلیا۔ انھوں نے کرناٹک میں بیس لاکھ مال گزاری کا علاقہ فتح کیا اور کئی چھوٹے بڑے قلعوں پر قبضہ کرلیا۔

وینکوجی راجے سے ملاقات :

شیواجی مہاراج نے اپنے سوتیلے بھائی وینکوجی کو ملاقات کے لیے بلوایا۔ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی آئے ، لیکن مہاراج نے ان کا استقبال خوش دلی سے کیا۔ انھیں سوراج کی مدد کرنے کے لیے آمادہ کرنے کی کوشش کی۔ وینکوجی راجے کچھ دنوں تک شیواجی مہاراج کے ساتھ رہے لیکن ایک رات کچھ کہے بغیر تنجاور چلے گئے اور ان کی فوج پر حملہ کردیا۔ شیواجی مہاراج کی فوج نے انھیں شکست دی۔ بھائی کے اس طرزِ عمل سے شیواجی کو بڑی تکلیف پہنچی۔ انھوں نے وینکوجی راجے کو سمجھانے کے لیے خط لکھا۔ جنجی کے جنوب کا کچھ علاقہ انھیں دیا۔ ان کی بیوی دیپابائی کو اخراجات کے لیے کرناٹک کا کچھ

شیواجی مہاراج کی وینکوجی راجے سے ملاقات کا منظر

علاقہ بھی دیا۔شیواجی مہاراج نے وینکوجی راجے کو خط میں لکھا کہ مردانگی سے کام لو، دشمن پر بھروسا کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

شیواجی مہاراج کرناٹک کی مہم کی کامیابی کے بعد رائے گڑھ واپس ہوئے۔ اس مہم کی وجہ سے وہ کچھ تھک سے گئے تھے۔خبر ملتے ہی انھیں جنجیرہ کے سدّی کے خلاف بحری مہم پر جانا پڑا۔ اس وقت ان کی عمر پچاس برس تھی۔ انھوں نے تیس پینتیس سال سخت محنت کی تھی۔انھیں کبھی آرام نہیں ملا۔

رعایا کا محافظ چل بسا :

۳/اپریل ۱۶۸۰ء کو شیواجی مہاراج سب کو غمگین اور رنجیدہ چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ رعایا کا محافظ چل بسا۔اپنی زندگی میں مہاراج نے بڑے بڑے کام انجام دیے۔ طاقتور دشمنوں کو شکست دے کر 'ہندوی سوراج' قائم کیا۔ پورے بھارت میں ان کے کیے ہوئے کاموں کی نظیر ملنا مشکل ہے۔شیواجی مہاراج زبردست قومی شخصیت کے مالک تھے۔

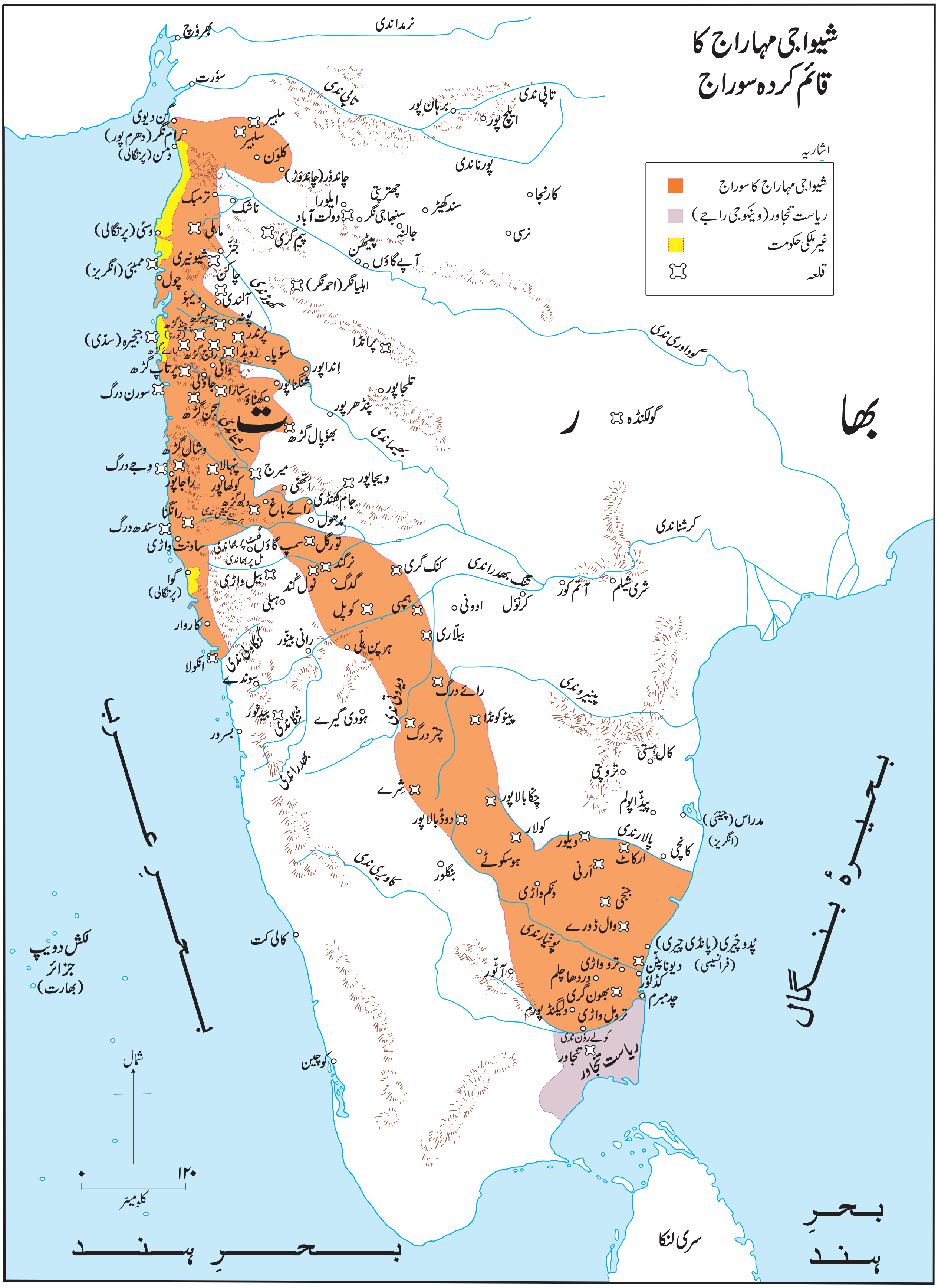

The following foot notes are applicable : (1) © Government of India, Copyright : 2014. (2) The responsibility for the correctness of internal details rests with the publisher. (3) The territorial waters of India extend into the sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate base line. (4) The administrative headquarters of Chandigarh, Haryana and Punjab are at Chandigarh. (5) The interstate boundaries amongst Arunachal Pradesh, Assam and Meghalaya shown on this map are as interpreted from the "North-Eastern Areas (Reorganisation) Act. 1971," but have yet to be verified. (6) The external boundaries and coastlines of India agree with the Record/Master Copy certified by Survey of India. (7) The state boundaries between Uttarakhand & Uttar Pradesh, Bihar & Jharkhand and Chattisgarh & Madhya Pradesh have not been verified by the Governments concerned. (8) The spellings of names in this map, have been taken from various sources.

مشق

۱۔ قوسین میں سے صحیح لفظ چن کر خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

(الف) وینکو جی راجے جنوب میں شاہ جی کی .... کی جاگیر کی نگرانی کرتے تھے۔

(ویلور ، تنجاور ، بنگلور)

(ب) قطب شاہ کی .... راجدھانی تھی۔

(دہلی ، جنجی ، گولکنڈہ)

۲۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) شیواجی مہاراج کا وینکو جی راجے سے ملاقات کا مقصد کیا تھا؟

(ب) شیواجی مہاراج نے وینکو جی راجے کو کس طرح سمجھایا؟

(ج) شیواجی مہاراج نے وینکو جی راجے کو خط میں کیا لکھا؟

۳۔ وجوہات لکھیے :

(الف) شیواجی مہاراج نے دکن پر قبضہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

(ب) شیواجی مہاراج نے وینکو جی راجے کو سمجھانے کے لیے خط لکھا۔

عملی کام :

شیواجی مہاراج اور وینکو جی راجے کی ملاقات اور ان کی بات چیت کو ڈرامائی انداز میں پیش کیجیے۔

شیواجی مہاراج کی سمادھی - رائے گڑھ

فصیل بند پہاڑی قلعوں اور بحری بیڑوں کا انتظام

شیواجی مہاراج نے کئی دشمنوں کو شکست دے کر سوراج قائم کیا۔ جنگ ہو یا اُمورِ حکومت، شیواجی مہاراج کی انتظامی صلاحیت ہر شعبے میں دِکھائی دیتی ہے۔ اس سبق میں ہم شیواجی مہاراج کی انتظامی صلاحیتوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

- انتظامی صلاحیت سے کیا مراد ہے؟

انتظامی صلاحیت یعنی طے شدہ مقصد کے حصول کے لیے جن کاموں کو انجام دینے کی ذمہ داری قبول کی ہے انھیں منظّم طریقے سے انجام دینا۔

شیواجی مہاراج نے زندگی بھر لڑائیاں لڑیں۔ ان لڑائیوں میں ہمیشہ ان کی انتظامی صلاحیت نظر آتی ہے۔ ویسی ہی صلاحیت حکومت کے کاروبار چلانے میں بھی دِکھائی دیتی ہے۔ اس کی کچھ مثالیں حسبِ ذیل ہیں۔

فصیل بند پہاڑی قلعوں کی تعمیر

فصیل بند پہاڑی قلعوں کی مدد سے شیواجی مہاراج نے سوراج کی حفاظت کی۔ شیواجی مہاراج کے دَور کی کتاب 'آگیہ پتر' میں 'مکمل حکومت کا مغز' یعنی 'درگ' ان جامع اور نپے تلے الفاظ میں دُرگ یعنی قلعوں کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ جوانی کے زمانے میں شیواجی مہاراج سہیادری کے پہاڑی سلسلے میں گھومے پھرے تھے۔ سہیادری کی چوٹی پر واقع پہاڑی قلعہ اُنھوں نے کئی بار دیکھا تھا۔ سوراج کی حفاظت کے لیے انھیں پہاڑی قلعوں کی اہمیت کا اندازہ ہوگیا تھا۔

شیواجی مہاراج نے زمینی، پہاڑی اور بحری ان تینوں قسم کے قلعے تعمیر کیے۔ بحری قلعوں کو 'جنجیرہ' بھی کہتے ہیں۔ انھوں نے ہیروجی اِندولکر اور ارجوجی یادو جیسے ماہرین کی مدد سے راج گڑھ، پرتاپ گڑھ، سندھودرگ وغیرہ کئی نئے قلعے تعمیر کیے۔ اسی طرح قلعہ رائے گڑھ کی از سرِ نو تعمیر کی۔ اسی کے ساتھ وجے دُرگ، تورنا، رانگنا جیسے بعض پرانے قلعوں کی مرمت کروائی۔ شیواجی مہاراج کے پاس تقریباً ۳۰۰ قلعے تھے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

- ایسا تسلیم کیا جاتا ہے کہ شیواجی مہاراج کے چھوٹے بیٹے چھترپتی راجارام مہاراج کے حکم سے رام چندر پنت اَماتیہ نے 'آگیہ پتر' نامی کتاب تحریر کی تھی۔ اس کتاب میں چھترپتی شیواجی مہاراج کی سیاست کا واضح عکس دِکھائی دیتا ہے۔

آیئے، عمل کرکے دیکھیں۔

- دیوالی کی تعطیلات میں دوستوں کی مدد سے کسی قلعے کا ماڈل (نمونہ) تیار کیجیے۔
  - قلعہ بنانے کے لیے درکار اشیا کی فہرست بنایئے۔
  - قلعہ کے لیے جگہ کا انتخاب کیجیے۔
  - قلعہ میں پانی اور مکانات کا انتظام کس طرح کا ہو اس کا خاکہ بنایئے۔

بتایئے تو بھلا!

- آپ کے گردوپیش میں واقع قلعے/ غار کا نام بتایئے۔
- قلعہ پر کون سی اشیا اور عمارتیں ہیں؟
- قلعہ کس قسم کا ہے؟

قلعے کی تعمیر

قلعوں کا انتظام

شیواجی مہاراج نے فصیل بند پہاڑی قلعوں کی حفاظت کا مکمل انتظام کر رکھا تھا۔

ہر پہاڑی قلعے پر قلعہ دار، محاسب (سبنیس) اور منتظم (کارخانیس) جیسے افسران مقرر کیے جاتے تھے۔ قلعہ دار کی ماتحتی میں محاسب اور منتظم کام کیا کرتے تھے۔

ان عہدیداروں کے کام حسبِ ذیل ہیں۔

قلعہ دار (حوالدار)

- قلعے کی حفاظت اور دیگر کام کاج انجام دینا۔
- محاسب اور منتظم کو حکم دینا۔
- سرکاری خطوط یعنی حکمناموں اور احکامات کے مطابق عمل کرنا۔

محاسب

- قلعے کی آمدنی اور خرچ کا حساب رکھنا۔
- قلعے کے اندر اور قلعے کے باہر کے عوام سے محصول وصول کرنا۔
- خط و کتابت کرنا۔

منتظم

- قلعے پر رہنے والے لوگوں کے لیے غلہ اور دیگر سامان مہیا کرنا۔
- جنگ کے زمانے میں توپ اور بندوق کے لیے درکار گولہ بارود کا انتظام کرنا۔
- قلعے کی اور قلعے میں موجود عمارتوں کی دیکھ بھال اور مرمت کرنا۔

توپیں-گولہ بارود

شیواجی مہاراج کے دَور میں دشمنوں سے قلعوں کی حفاظت کے لیے چھوٹی بڑی توپیں استعمال کی جاتی تھیں۔ یہ توپیں قلعوں کی فصیلوں اور بُرجوں پر رکھی ہوتی تھیں۔ پُرندر اور بھیم گڑھ جیسے کچھ قلعوں پر توپیں بنانے کے کارخانے بھی تھے۔ یہ توپیں لوہا، پیتل اور تانبہ وغیرہ دھاتوں سے بنائی جاتی تھیں۔ بارش کے دنوں میں توپوں کو زنگ نہ لگے اس لیے ان پر موم کا گھول پوت دیا جاتا تھا۔ دشمنوں پر برسانے کے لیے توپوں میں لوہے کے گولے، پتھر اور کُپّی گولے یعنی ایسے گولے جن میں کانچ کی گولیاں بھری ہوتی تھیں، استعمال کیے جاتے تھے۔ ان توپوں کو داغنے کے لیے آتشی بارود استعمال کیا جاتا تھا۔

آیئے، بحث کریں۔

- قلعے پر جو توپیں ہوا کرتی تھیں انھیں زنگ سے محفوظ رکھنے کے لیے ان پر موم کا گھول پوت دیا جاتا تھا۔

بتایئے تو بھلا!

- شیواجی مہاراج کے بحری بیڑے میں جو جہاز تھے اُن کی قسمیں بتایئے۔ مثلاً غراب، گلبت، پال، مچوا، ناؤ، ہوڑی۔
- آزاد بھارت کے بحری بیڑے میں جو جہاز ہیں ان کے نام بتایئے۔

بحری بیڑہ

جنگی جہازوں کے مجموعے کو بحری بیڑہ کہتے ہیں۔ انگریز، پرتگالی، سدی اور ڈچوں کے پاس طاقتور بحری بیڑے

بحری بیڑہ کا معائنہ کرتے ہوئے شیواجی مہاراج

تھے۔ ان میں سے کچھ لوگ ساحلی علاقوں میں بسے ہوئے گاؤں کو لوٹ لیا کرتے تھے۔ وہاں کے لوگوں کو پریشان کرتے تھے۔ شیواجی مہاراج نے ان سمندری دشمنوں کا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قلع قمع کرنے کے لیے ایک الگ بحری بیڑہ بنایا۔

شیواجی مہاراج نے چھوٹے چھوٹے جہاز اور کشتیاں بنانے کے کارخانے قائم کیے۔ سمندر میں جو پرانے قلعے تھے انھیں فتح کرکے اپنے قبضے میں کرلیا۔ سورن درگ، وجے درگ جیسے بحری قلعوں کی انھوں نے مرمت کروائی۔ شیواجی مہاراج نے مالوَن کے قریب کُرٹے نامی جزیرے پر ایک نیا بحری قلعہ سندھودرگ تعمیر کیا۔ اسی طرح ممبئی کے قریب کھاندیری کا قلعہ تعمیر کیا۔

سوراج کے بحری بیڑے میں کولی (مچھیرے)، بھنڈاری، آگری جیسی مختلف دریا نورد قوم کے لوگ سپاہی تھے۔ اس زمانے میں دولت خان، مائناک بھنڈاری، لائے پاٹل، دریا سارنگ، تکوجی آنگرے جیسے بحری بیڑے کے نامور جنگجوؤں نے شہرت پائی۔

مراٹھوں کے بحری بیڑے کی وجہ سے انگریز، پرتگالی، سدی اور ڈچ جیسے دشمنوں پر ان کا دبدبہ قائم ہوگیا تھا۔ اس لیے سوراج کو دشمنوں سے جو خطرات تھے ان میں کمی واقع ہوئی۔ شیواجی مہاراج نے الگ بحری بیڑہ تعمیر کرکے اس کے بل بوتے پر سمندری حد کا تعین کیا۔ ساحلی علاقے پر اپنا مالکانہ قبضہ جما لیا۔ اپنا ساحلی علاقہ محفوظ کرلیا۔ وسطی زمانے کے بھارت میں شیواجی مہاراج نے قائم کیا ہوا یہ پہلا ذاتی بحری بیڑہ تھا۔ اسی لیے مناسب طور پر چھترپتی شیواجی مہاراج کو ’بھارتی بحری بیڑے کا بانی‘ کہا جاتا ہے۔

شیواجی مہاراج کا جاسوسی کا محکمہ : شیواجی مہاراج کے فوجی انتظام میں جاسوسی کا محکمہ تھا۔ ان کے محکمۂ جاسوسی کے افسرِ اعلیٰ بہیرجی نائیک تھے۔ مہاراج کو سورت کی مہم کی طرح دیگر مہم سر کرنے میں ان کی لائی ہوئی صحیح معلومات بہت مددگار ثابت ہوئی۔ شیواجی مہاراج کے جاسوس خفیہ طور پر دشمن کے حلقے میں شامل ہوکر تفصیلی معلومات لے کر آتے۔ کہیں بھی حملہ کرنے سے پہلے شیواجی مہاراج جاسوسوں سے خبریں حاصل کرلیتے اور اس کے بعد ہی چڑھائی کا منصوبہ بناتے۔

دشمن کی شاطرانہ چال : شیواجی مہاراج کی جنگی حکمتِ عملی میں دشمن کی شاطرانہ چال کے اُصول کو خاص اہمیت حاصل تھی۔ دشمن کی شاطرانہ چال کے جنگی اُصولوں کے لحاظ سے فوج اپنی سہولت کے مقام پر اور مناسب وقت پر اچانک اور غیر متوقع دشمن پر حملہ آور ہوکر دشمن کے سنبھلنے سے پہلے محفوظ مقام پر پہنچ جاتی ہے۔ اس اُصول پر عمل کرتے ہوئے شیواجی مہاراج کو سہیادری کے پہاڑی سلسلوں کے گھنے جنگلات، پہاڑی قلعوں اور عوام کی پشت پناہی سے بڑی مدد ملی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

- شیواجی مہاراج کی فوج منظّم اور اُصول وضوابط کی پابند تھی۔ ان کے سپاہی عورتوں کی عزّت کرتے تھے۔ اس لیے خواتین کے محافظ کے طور پر شیواجی مہاراج کی شہرت ہر طرف پھیلی تھی۔ ان کی سخت تاکید تھی کہ نہ سپاہی شراب نوشی کریں، نہ رعایا کو ستائیں اور نہ رعایا کو لوٹیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

- شیواجی مہاراج کے چند معاونین - کانھوجی جیدھے، باجی پاسلکر، فرنگوجی نرسالا، پرتاپ راؤ گجر، سدھوجی نمبالکر اور سدی ہلال۔

مشق

۱۔ **بتائیے تو بھلا۔**

(الف) دُرگ یعنی قلعوں کی اہمیت واضح کرنے والی کتاب ....۔

(ب) بحری قلعے کو..................بھی کہتے ہیں۔

۲۔ **بتائیے آپ کیا محسوس کرتے ہیں۔**

(الف) مناسب طور پر چھترپتی شیواجی مہاراج کو ’بھارتی بحری بیڑے کا بانی‘ کہا جاتا ہے۔

(ب) شیواجی مہاراج کا حسنِ انتظام کن شعبوں میں دِکھائی دیتا ہے؟

۳۔ **قلعے کے عہدیداران میں سے ہر ایک کے دو کام لکھیے:**

(الف) قلعہ دار - (۱) .... (۲)................

(ب) محاسب - (۱) .... (۲)................

(ج) منتظم - (۱) .... (۲)................

۴۔ **مہاراشٹر کے نقشے کے خاکے میں درج ذیل مقامات دِکھائیے۔**

(الف) سندھودرگ قلعہ (ب) وجے درگ

(ج) ممبئی (د) پرتاپ گڑھ

۵۔ **چھترپتی شیواجی مہاراج کی انتظامی صلاحیتوں میں کون سی بات آپ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ کیا آپ اس بات کو اپنی روزمرہ زندگی میں استعمال کریں گے؟**

عملی کام :

(الف) ’شیواجی مہاراج سے ملاقات کا اہتمام‘ یہ ڈرامائی ملاقات جماعت میں پیش کیجیے۔

(ب) بھارتی بحری بیڑے کے جنگی جہازوں کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

(ج) مختلف قسم کے قلعوں کو دیکھنے جائیے اور ان کے مختلف حصوں کے نام معلوم کیجیے۔

عوامی فلاح و بہبود پر مبنی سوراج کا انتظام

بتائیے تو بھلا!

- شیواجی مہاراج نے کن کن حکومتوں سے جنگ کی؟

شیواجی مہاراج نے عادل شاہی، مغل، پرتگالی اور جنجیرہ کے سِدّی جیسی ناانصافی کرنے والی طاقتوں کے ساتھ ایک طویل عرصے تک لڑائیاں لڑیں۔ اس لیے آزاد ہندوی سوراج قائم ہوا۔

اُمورِ حکومت بہتر طریقے سے انجام دیے جاسکیں اس لیے شیواجی مہاراج نے اُمورِ حکومت کی آٹھ شعبوں میں تقسیم کی۔ اسی کو شیواجی مہاراج کا اشٹ پردھان منڈل (مجلس وزرا) کہتے ہیں۔ ہر شعبے کے لیے ایک سربراہ مقرر کیا۔ اس طرح آٹھ وزراء کی ایک مجلس تشکیل پائی۔ اس مجلس کے توسط سے چلایا جانے والا سوراج کا انتظام صحیح معنوں میں عوام کی فلاح و بہبود پر مبنی حکومت کا انتظام تھا۔ ان آٹھ وزراء کی اور دیگر اہم افسران کی تقرری ان کی قابلیت اور استعداد دیکھ کر خود مہاراج کرتے تھے۔ مہاراج ان کے کاموں کی نگرانی کرتے تھے۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

غذا، لباس اور مکان جیسی بنیادی ضرورتیں عوام کی فلاحی حکومت میں پوری ہوتی ہیں۔ عورتوں کی عزّت کی جاتی ہے۔ عام رعایا اور کسانوں کے ساتھ فریب نہیں ہوتا۔ کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہوتی۔ رعایا کو جلد سے جلد انصاف ملتا ہے۔ زراعت اور پیشوں کی ترقی ہوتی ہے۔ عوامی فنون ترقی کرتے ہیں۔ عوام خوشحال زندگی بسر کرتے ہیں۔

چھترپتی شیواجی مہاراج کے قائم کردہ سوراج میں ان کے عوام خوشحال رہنے لگے۔ اس لیے سوراج کے لوگوں میں خود اعتمادی، عزّتِ نفس اور حبِ وطن دِکھائی دینے لگا۔

اشٹ پردھان منڈل (مجلسِ وزراء)

	وزیر کا نام	عہدہ	فرائض
۱۔	مورو ترمبک پنگلے	وزیرِ اعظم (پردھان)	حکومت کا کاروبار چلانا۔
۲۔	رام چندر نیل کنٹھ مجمدار	وزیرِ خزانہ (اماتیہ)	حکومت کے مالیہ کی نگرانی۔
۳۔	ہمبیر راؤ موہیتے	سپہ سالار (سیناپتی)	فوج کی قیادت کرنا۔
۴۔	موریشور پنڈت راؤ	وزیرِ اُمورِ مذہب (پنڈت راؤ)	مذہبی معاملات کی نگرانی۔
۵۔	نیراجی راؤجی	وزیرِ عدلیہ (نیائے دھیش)	عدل وانصاف کرنا۔
۶۔	اناجی دتّو	معتمد، سکریٹری (سچیو)	فرمان جاری کرنا۔
۷۔	دتّاجی ترمبک واکنیس	وزیرِ انتظامیہ (منتری)	سرکاری خط وکتابت کا کام۔
۸۔	رام چندر ترمبک ڈبیر	وزیرِ خارجہ (سُمنت)	بیرونی ریاستوں سے تعلقات قائم رکھنا۔

شیواجی مہاراج کسانوں کو بیلوں کی جوڑیاں اور گھریلو ضروری سامان دیتے ہوئے

آیئے، عمل کرکے دیکھیں۔

درسی کتاب میں دیے ہوئے 'حکم نامے میں ماحولیات کی حفاظت' کو جلی حرفوں میں لکھ کر جدول تیار کیجیے۔ اسے جماعت میں اجتماعی طور پر پڑھیے۔

ماحولیات کی حفاظت

قدرت کے پیدا کردہ تمام اجزا زمین، ہوا، بارش، دریا، سمندر، چشمے، جنگل، چھوٹے بڑے جاندار، پرندے، سورج کی روشنی، چاند کی روشنی وغیرہ سے ہی انسان کے آس پاس کا ماحول بنتا ہے۔ اسی کو 'قدرتی ماحولیات' کہتے ہیں۔ اس ماحولیات کا ضرورت کے مطابق استعمال کرنا انسان کے لیے بہتر ہوتا ہے۔

ماحولیات کے یہ اجزا ضائع نہ ہوں اس بات کا شیواجی مہاراج نے بطور خاص خیال رکھا تھا۔

اپنی سلطنت کے جنگلات کو لوگ تباہ و برباد نہ کریں اس بات پر بھی شیواجی مہاراج نے بڑی توجہ دی تھی مثلاً بحری بیڑے کے لیے درکار چھوٹی بڑی کشتیاں، جہاز، تختے اور مستول وغیرہ بنانے پڑتے تھے۔ ان کے لیے لکڑی کی ضرورت ہوتی تھی۔ اس ضمن میں شیواجی مہاراج نے کئی طرح کے احکامات صادر کیے تھے۔ ہمیں اس بات کا اندازہ اُن کے حکم نامے سے ہوتا ہے۔ انھوں نے حکم دے رکھا تھا کہ صرف ساگوان ہی کے درخت کاٹے جائیں۔ زیادہ ساگوان کی ضرورت ہو تو اسے غیر ملکوں سے خریدا جائے لیکن کسی بھی حالت میں آم، کٹھل وغیرہ کے درختوں کو نہ کاٹا جائے۔ یہ درخت ایک دو سال میں نہیں بڑھتے ہیں۔ رعایا ان درختوں کو اپنی اولاد کی طرح پروان چڑھاتی ہے۔ انھیں توڑ کر رعایا کو دکھ

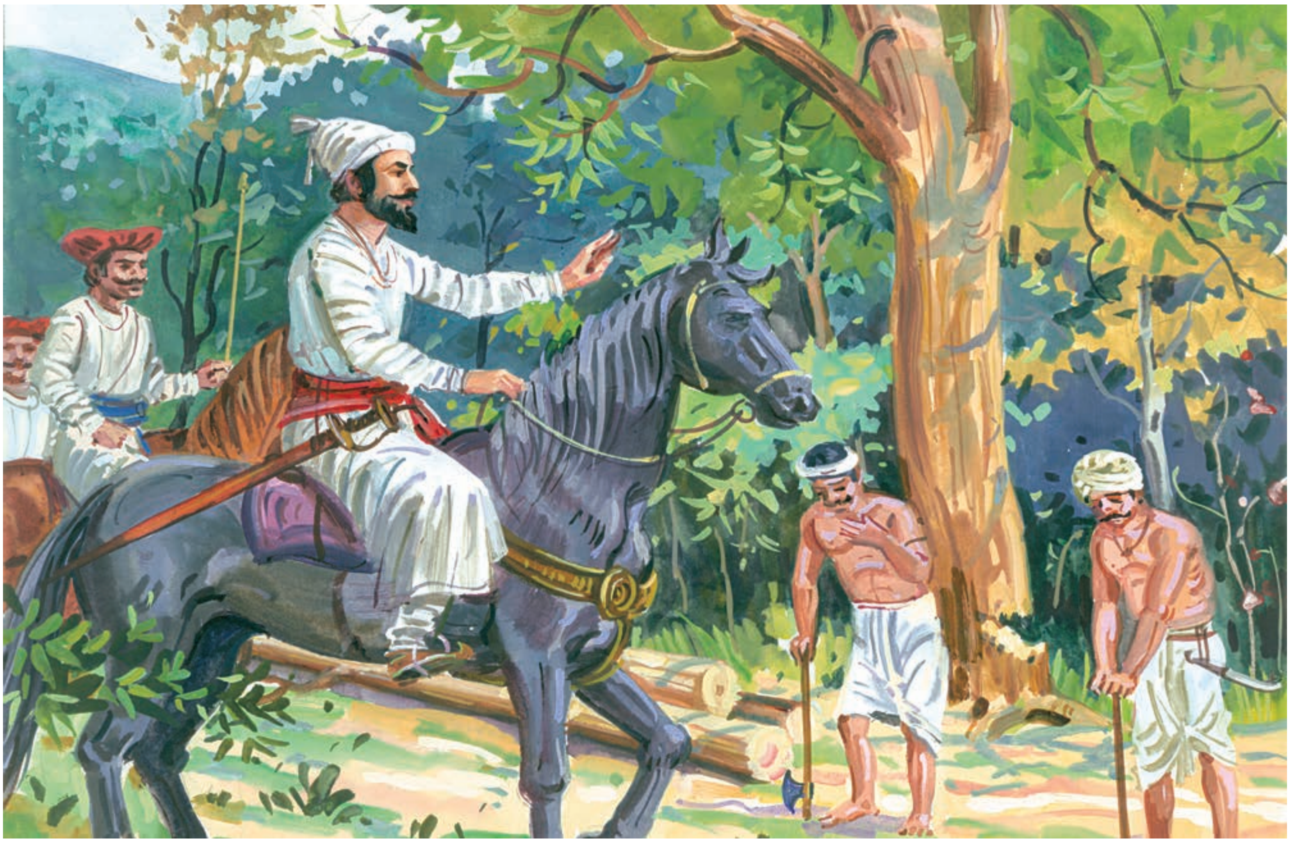

ماحولیات کا تحفّظ

نہ پہنچایا جائے۔ اگر کوئی درخت بالکل ہی ناکارہ اور کمزور ہو تو اس درخت کے مالک کو نقد رقم دے کر اسے مطمئن کرنے کے بعد ہی درخت کاٹا جائے۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں۔

ماحولیات کے تحفظ کی اہمیت کو سمجھانے کے لیے اور ماحولیات کو تباہ و برباد ہونے سے بچانے کے لیے ہر سال ۵؍جون کو 'عالمی یومِ ماحولیات' منایا جاتا ہے۔

پانی کا انتظام

شیواجی مہاراج نے سوراج کے ہر گاؤں میں چھوٹے بڑے بند باندھ کر لوگوں کو پینے کے لیے پانی مہیا کروایا تھا۔ اسی کے ساتھ ان بند سے نہریں نکال کر زراعت کے لیے پانی مہیا کروایا تھا۔ اس لیے سوراج میں زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ سوراج کی رعایا کو کبھی قحط کی شدت کا احساس نہیں ہوا۔ شیواجی مہاراج کے زمانے میں قلعوں میں بستی بسا کر آباد ہونے والی رعایا کی تعداد زیادہ ہوا کرتی تھی۔ وہاں پانی کا انتظام کرنے کے تعلق سے شیواجی مہاراج کو بڑی فکر ہوا کرتی تھی۔ قلعے کی تعمیر سے پہلے ہی اُس جگہ وافر مقدار میں پانی دستیاب ہوگا یا نہیں اس بات کا معائنہ کیا جاتا تھا۔ ایسی کسی جگہ اگر پانی نہ ہوتا تو بارش سے پہلے ہی وہاں تالاب کھدوائے جاتے اور پانی کی ٹنکیاں بنا کر ان میں بارش کے پانی کا ذخیرہ کیا جاتا تھا۔

یہ جمع شدہ پانی بڑی احتیاط سے استعمال کیا جاتا تھا۔ پانی کے اس انتظام کی وجہ سے قلعے میں رہنے والے لوگوں کو اور سوراج کے عوام کو قحط کے زمانے میں بھی پانی کی قلت محسوس نہیں ہوتی تھی۔

شیواجی مہاراج نے بند باندھ کر اور نہریں نکال کر زراعت اور پینے کے لیے پانی کا انتظام کیا

کیا آپ جانتے ہیں؟

- شیواجی مہاراج نے کسانوں کو مختلف سہولتیں مہیا کیں اور سوراج میں بنجر اور ویران زمینوں پر زراعت کروائی۔ محصول کی ادائیگی سے رعایا کو نجات دی۔ اس وجہ سے سوراج میں قحط کی صورت حال ختم ہوگئی اور سوراج میں ہر طرف خوشحالی کا دور دورا ہوگیا۔ کسان خوشحال ہوگئے۔ جن کے پیروں میں چپلیں تک نہیں تھیں انھیں بھی چپلیں میسر آئیں۔ جن کے بدن کپڑوں سے محروم تھے انھیں بھی کپڑے میسر آگئے۔ اس سبب بنکروں کو کام ملا۔ ایسے حالات پیدا ہوئے کہ جن کے پاس رہنے کے لیے مکانات نہیں تھے انھوں نے مکانات تعمیر کروائے۔ اس لیے گھر تعمیر کرنے والے معماروں کو بڑھئی اور لوہاروں کو اور اینٹ بنانے والے کمھاروں کو کام کے مواقع ہاتھ آگئے۔ اس طرح سوراج میں کسانوں کے ساتھ ساتھ دیگر کاریگر بھی سکھی اور خوشحال ہوگئے۔

بتائیے تو بھلا!

- پانی کا استعمال احتیاط سے کیوں کرنا چاہیے؟
- آپ کے گاؤں یا گردوپیش میں کون سا بند یا تالاب ہے؟
- پانی کے انتظام سے کیا مراد ہے؟
- پانی کے انتظام سے متعلق حکومت کے منصوبوں کے نام بتائیے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

- ریاست کو مستقل طور پر قحط سے نجات دلانے کے لیے حکومت نے 'جل یُکت شِوار' منصوبہ شروع کیا ہے۔

بحری تجارت اور دیگر تجارتی منڈیاں

سوراج کی حفاظت بہتر طریقے سے کرنے کے لیے سوراج کے قریبی سمندر پر اپنی حکومت ہونی چاہیے۔ اس مقصد

بتائیے تو بھلا!

- آپ کے گاؤں/آس پاس کی منڈیوں کے نام بتائیے۔
- اس بارے میں بھی معلومات دیجیے کہ اِن منڈیوں کا یہ نام کس وجہ سے پڑا۔

کے تحت شیواجی مہاراج نے اپنا الگ بحری بیڑہ قائم کیا۔ انھوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ سوراج کی تجارت میں اضافہ کرنے کے لیے انھوں نے تجارتی اشیا کی حمل ونقل کے لیے مخصوص جہاز بنوائے۔ راجاپور جیسی تجارتی بندرگاہ کو ترقی دی۔ رائے گڑھ پر خاص منڈی قائم کی۔ پونہ کے قریب کھیڑ شیواپور کے مقام پر ایک الگ تجارتی منڈی شروع کی۔ بڑے دیہاتوں میں اور راستے پر واقع دیہاتوں میں تجارتی منڈیاں قائم کیں۔ ویرماتا جیجابائی کے حکم سے پونہ کے قریب پاشان گاؤں میں ایک نئی منڈی قائم کی گئی تھی۔ اس کا ذکر 'جیجاپور' کے طور پر کیا جاتا تھا۔ سوراج کی تجارت کی ترقی کے لیے شیواجی مہاراج نے بیرونی علاقوں سے آنے والی اشیا پر زیادہ محصول عائد کیا۔ پرتگالیوں کی حدوں سے آنے والے نمک پر انھوں نے زیادہ محصول عائد کیا۔ اس لیے اس نمک کی قیمت بڑھ گئی۔ اس کے برعکس سوراج میں بننے والے نمک کے محصول کو انھوں نے کم کیا۔ اس لیے سوراج میں بننے والا نمک کم داموں میں ملنے لگا۔ اس لحاظ سے سوراج میں نمک کی تجارت بڑھ گئی جس کی وجہ سے مقامی تجارت کو فروغ حاصل ہوا۔

سوراج میں تجارت اور پیشوں کی ترقی کے لیے شیواجی مہاراج ہمیشہ کوشاں رہتے۔ تاجر رعایا کے ساتھ کسی قسم کا مکر و فریب نہ کریں اس بات پر وہ بذاتِ خود توجہ دیا کرتے تھے۔ کوکن میں ناریل اور سپاری کی تجارت میں مکر وفریب کیے جانے کا علم ہونے پر شیواجی مہاراج نے وہاں کے صوبیدار کی سرزنش کی۔

خواتین کی عزّت و احترام

شیواجی مہاراج نے یہ حکم دے رکھا تھا کہ جنگ کے دوران دشمنوں کے فریق کی عورتوں اور بچوں کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچایا جائے بلکہ ان کے ساتھ عزت و احترام کا سلوک کیا جائے۔ انھوں نے کئی مرتبہ اپنے حسن سلوک کے ذریعے یہ مثال قائم کی کہ کس طرح خواتین کے ساتھ عزت سے پیش آنا چاہیے۔

کرناٹک میں بیل وڑی کے مقام پر ایک گڑھی (چھوٹے قلعے) کو فتح کرنے کے لیے مراٹھا فوج گئی تھی۔ اس گڑھی کی حفاظت کے لیے ملّما دیسائی نامی بہادر خاتون نے زبردست مقابلہ کیا۔ اس کی بہادری کی خبر شیواجی مہاراج کو ملی۔ تب انھوں نے ملّما کو اپنی چھوٹی بہن مانتے ہوئے اس کی گڑھی اور گاؤں بڑی عزّت و احترام کے ساتھ اسے لوٹا دیا اور اسے 'ساوتری' کے خطاب سے سرفراز کیا۔

صفائی سے متعلق احتیاطی تدابیر

شیواجی مہاراج کے دَور میں گھروں اور عوامی جگہوں کو زیادہ سے زیادہ صاف ستھرا رکھنے اور اس کے لیے طور طریقے اور منصوبے بروئے کار لائے جانے کی معلومات ہمیں حاصل ہوتی ہے۔ چوہے، بچھو، کیڑے اور چیونٹی جیسے جاندار گھروں میں داخل نہ ہوں اس لیے گھروں کے اطراف نیلگری کے درختوں کی باڑ بنانے اور دھواں کرکے صحت کے لیے مضر جراثیم کو مارنے کے شیواجی مہاراج کے صادر کیے ہوئے احکامات بھی دیکھنے ملتے ہیں۔ قلعے کے بازاروں میں، راستوں پر کوڑا کرکٹ دکھائی نہ دے اس بات کی تاکید بھی نظر آتی ہے۔

بیل وڑی کی ملّما دیسائی کی عزّت افزائی کرتے ہوئے شیواجی مہاراج

اتنی احتیاطی تدابیر برتنے کے باوجود اگر جگہ جگہ کوڑا پڑا دِکھائی دے تو اسے قلعے کے نیچے پھینکا نہ جائے بلکہ وہیں جلا دیا جائے اور اس سے حاصل ہونے والی راکھ کوٹوکریوں میں اُگائی جانے والی سبزیوں کے لیے بطور کھاد استعمال کیا جائے۔ اس طرح کی مختلف ہدایتیں جاری کرنے کا پتا چلتا ہے۔

شیواجی مہاراج نے قلعوں کی تعمیر، توپیں، گولہ بارود، بحری بیڑہ، ماحولیات کی حفاظت، پانی کا انتظام، بحری تجارت اور تجارتی منڈیاں، افراتفری پر روک، صفائی اور احتیاطی تدابیر سے متعلق جو انتظامات کیے تھے وہ آج بھی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

ہندوی سوراج

ہندوی سوراج شیواجی مہاراج کا خواب تھا۔ ہندوی کا مطلب ہندوستان میں رہنے والے افراد خواہ وہ کسی بھی مذہب اور ذات کے ہوں۔ ان کی حکومت ہندوی سوراج ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

شیواجی مہاراج سنت سادھوؤں کی بہت عزت کرتے تھے۔ انھیں مندر عزیز تھے۔ انھوں نے مسجدوں کی بھی حفاظت کی۔ ان کے لیے بھگود گیتا قابل احترام تھی۔ انھوں نے قرآن شریف کی بھی تعظیم کی۔ عیسائیوں کی عبادت گاہوں کا بھی وہ لحاظ کرتے تھے۔ شیواجی مہاراج عالموں کی عزت کرتے تھے۔ پرمانند، گاگا بھٹ، دُھنڈی راج، بھوشن وغیرہ عالموں کو اُنھوں نے عزت بخشی۔ اسی طرح سنت تکارام، سمرتھ رام داس، بابا یاقوت، مونی بابا وغیرہ کی بھی بہت زیادہ قدردانی کی۔

مذہبی کشادہ دلی

شیواجی مہاراج کا مذہبی طرزِ عمل فراخ تھا۔ مہموں کے دوران شیواجی مہاراج نے مسجدوں کو نقصان نہیں پہنچایا۔

قرآن کا کوئی نسخہ ہاتھ آجاتا تو وہ اسے بڑے احترام کے ساتھ مسلمانوں کے سپرد کردیتے۔ کسی کے مسلمان ہونے سے وہ اس سے نفرت نہیں کرتے تھے۔ کوئی مذہب تبدیل کرتا لیکن اسے محسوس ہوتا کہ وہ پھر اپنے مذہب میں لوٹ آئے تو شیواجی مہاراج اس سے کبھی ناراض نہیں ہوتے تھے۔ بجاجی نائیک نمبالکر شیواجی مہاراج کے برادرِ نسبتی تھے۔ وہ عادل شاہ کے ملازم تھے۔ انھوں نے عادل شاہ کا مذہب قبول کرلیا تھا اور وہ بیجاپور میں رہنے لگے تھے۔ انھیں کسی بات کی کمی نہ تھی لیکن انھیں مذہب تبدیل کرنے کا افسوس تھا۔ اس لیے انھوں نے اپنے مذہب میں واپس آنے کا فیصلہ کیا۔ شیواجی مہاراج نے انھیں اپنے مذہب میں واپس لے لیا۔ نیتاجی پالکر کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ پیش آیا تھا۔ نیتاجی پالکر کا مذہب تبدیل ہوا لیکن بعد میں انھیں اپنے پرانے مذہب میں لوٹ آنے کی خواہش ہوئی۔ تب شیواجی مہاراج نے انھیں بھی اپنے مذہب میں واپس لے لیا۔

شیواجی مہاراج کی شخصیت کے یادگار پہلو : تاریکی میں اپنی راہ تلاش کرنا، مصیبتوں سے نہ گھبراتے ہوئے ان پر قابو پاکر پیش قدمی جاری رکھنا، طاقتور دشمن کا معمولی قوت سے مقابلہ کرتے ہوئے اپنی طاقت کو بڑھانا، اپنے ساتھیوں کی ہمت بڑھاتے ہوئے دشمنوں کو لگاتار چکمہ دے کر کامیابی حاصل کرنا یہ ساری خوبیاں شیواجی مہاراج میں تھیں۔ ایک مثالی بیٹا، باخبر رہنما، باصلاحیت منتظم، عوامی فلاح و بہبود کے

شیواجی مہاراج کی یادگار شبیہ

کام کرنے والا حکمراں، مدبر جنگجو، بروں کو انجام تک پہنچانے والا، شریفوں کا سہارا اور ایک نئے دَور کا بانی۔ شیواجی مہاراج کی شخصیت کے اس طرح کے بے شمار روشن پہلو ہیں۔ ان تمام پہلوؤں کو دیکھ کر بار بار محسوس ہوتا ہے –

'شیواجی مہاراج کی شخصیت کے پہلو یاد کیے جائیں۔
شیواجی مہاراج کی عظمت کو یاد کیا جائے۔
شیواجی مہاراج کے وفادار ساتھیوں کو یاد کیا جائے۔'

مشق

۱۔ بتائیے تو بھلا۔

(الف) آزاد ہندوی سوراج کا قیام عمل میں آیا۔

(ب) سوراج کی رعایا کو کبھی قحط کی شدت کا احساس نہیں ہوا۔

(ج) ملّما دیسائی کو شیواجی مہاراج کا دیا ہوا خطاب۔

۲۔ خالی جگہوں میں مناسب لفظ لکھ کر جدول مکمل کیجیے۔

۳۔ بحث کیجیے۔

کن باتوں سے پتا چلتا ہے کہ شیواجی مہاراج نے ماحولیات کے مختلف اجزا کو تباہ ہونے سے بچانے کا بطور خاص خیال رکھا۔ آپ ماحولیات کے تحفظ کے لیے کون سے اقدامات کر سکتے ہیں؟

۴۔ پڑھیے اور اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

'پانی کا انتظام' اس موضوع سے متعلق معلومات حاصل کر کے پڑھیے اور اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

	وزیر کا نام	عہدہ	فرائض
۱۔	مورو ترمبک پنگلے	....	حکومت کا کاروبار چلانا۔
۲۔	....	وزیرِ خزانہ (اماتیہ)	حکومت کے مالیہ کی نگرانی۔
۳۔	ہمبیر راؤ موہیتے	سپہ سالار (سیناپتی)	....
۴۔	موریشور پنڈت راؤ	....	مذہبی معاملات کی نگرانی۔
۵۔	....	وزیرِ عدلیہ (نیائے دھیش)	....
۶۔	اناجی دتّو	....	....
۷۔	....	....	سرکاری خط و کتابت کا کام
۸۔	رام چندر ترمبک ڈبیر	وزیرِ خارجہ (سُمنت)	....

عملی کام:

(الف) اسکول کے صحن میں اپنی جماعت کی جانب سے بازار لگائیے۔ مختلف اشیا اور ان کی قیمتوں کی فہرست بنائیے۔ اس کام کو انجام دینے کے لیے اپنے گرد و پیش کے بازار کا معائنہ کیجیے۔

(ب) اپنے اسکول کے آس پاس آپ نے کون سے درخت لگائے ہیں؟ ان کی دیکھ بھال آپ کس طرح کرتے ہیں؟ اس کے بارے میں بتائیے۔

'حکم نامے' میں ماحولیات کی حفاظت

رام چندر پنت اماتیہ وزیر نے یہ 'حکم نامہ' لکھا۔ اس میں شیواجی مہاراج کے اصولوں کا عکس نمایاں ہے۔ ذیل کی عبارت سے شیواجی مہاراج کا ماحولیات کے متعلق نقطۂ نظر واضح ہوتا ہے۔

''بحری بیڑے کے تختوں، ستونوں اور مستول کے لیے بڑے لکڑوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اپنی ریاست میں جنگلوں میں ساگوان وغیرہ کے درخت ہیں۔ حضور کی خدمت میں تحریری عرض گذاشت کر کے اجازت حاصل کی جائے اور کام میں آنے والے درخت کاٹے جائیں۔ اس کے علاوہ بھی ضرورت ہو تو دوسرے ملک سے خریدے جائیں۔ حکومت میں پائے جانے والے آم، کٹھل وغیرہ کی لکڑی بھی بیڑے کے لیے مفید ہے لیکن انھیں مُطلق ہاتھ نہ لگانے دیا جائے۔ کیونکہ یہ درخت ایک دو برس میں پروان چڑھ جاتے ہیں ایسا قطعی نہیں۔ رعایا نے یہ درخت لگوا کر لوگوں کے فائدے کے لیے برسوں اپنی اولادوں کی طرح ان کی حفاظت کی ہے۔ وہ درخت کاٹنے کے بعد ان پر افسوس کیا معنی؟ دوسرے کو گزند پہنچا کر جو کام کرتا ہے اس کو ملنے والا فائدہ زیادہ عرصے تک قائم نہیں رہتا۔ رعایا کی تکلیف کا الزام حاکم ہی کے سَر جاتا ہے۔ ان درختوں کی قلّت سے نقصان بھی ہوتا ہے۔ اس لیے ان درختوں کی کٹائی پر چاروں طرف پابندی عائد کر دی جائے۔ اگر کوئی درخت بالکل ہی ناکارہ اور کھوکھلا ہو گیا ہو تو اس کے مالک کی اجازت حاصل کر کے اور اس کی قیمت ادا کر کے اسے توڑا جائے۔....''

قلعہ راج گڑھ

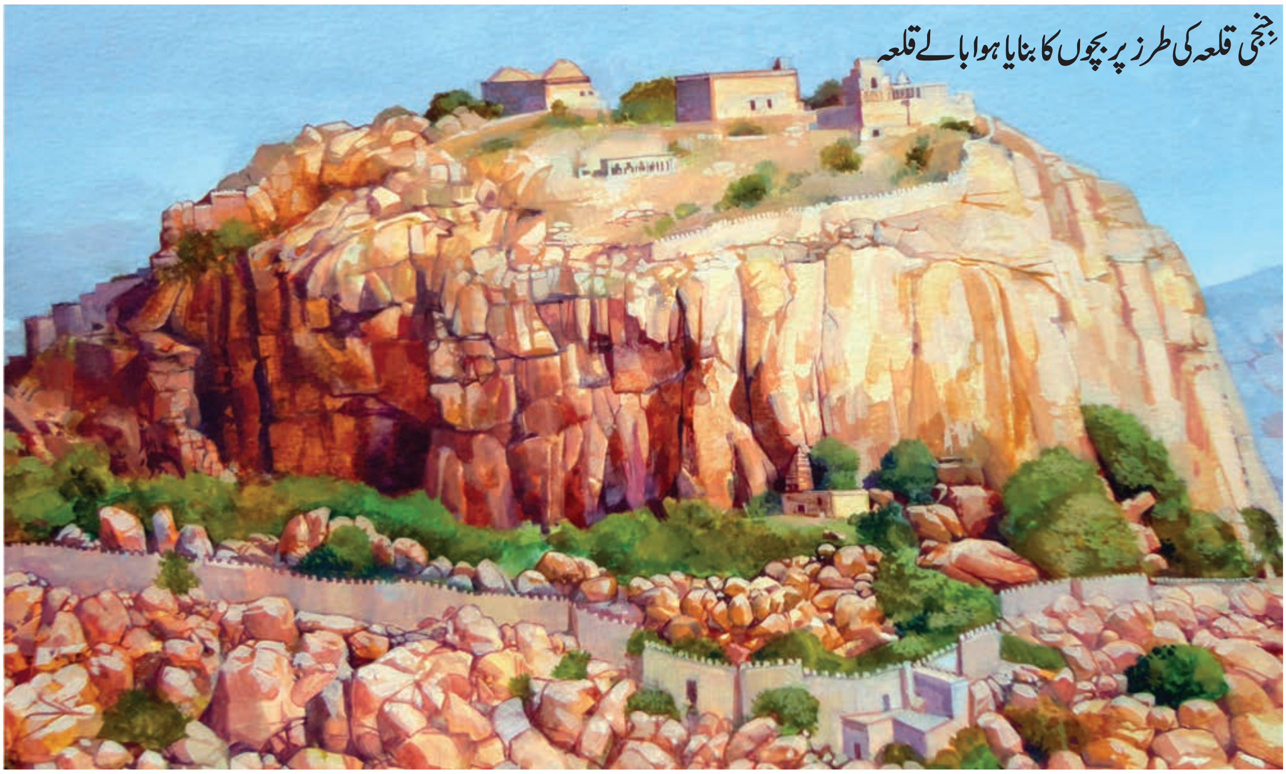

جِنجی قلعہ کی طرز پر بچوں کا بنایا ہوا بالے قلعہ

جِنجی کا قلعہ موجودہ تامل ناڈو ریاست میں واقع ہے۔ چھترپتی شیواجی مہاراج نے دکن میں دِگ وجے کی مہم کے دوران اسے فتح کیا۔ یہ قلعہ بنیادی طور پر ناقابلِ تسخیر ہی تھا۔ اس کے باوجود شیواجی مہاراج نے اس کی پہلے سے بنی ہوئی فصیلیں گِروا دیں اور نئی فصیلیں اور بُرج بنوا کر اسے مزید مستحکم و مضبوط بنایا۔ شاہ جی راجے نے بچپن ہی میں شیواجی مہاراج کو یہ سکھلا دیا تھا کہ ناقابلِ تسخیر قلعے کس طرح تعمیر کیے جائیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ شیواجی مہاراج نے اسی علم کا فائدہ اس موقع پر اُٹھایا۔ آگے چل کر راجارام مہاراج نے اس قلعے پر اپنی راجدھانی قائم کی۔ ان کے اسی قلعے پر قیام کے دوران مغلوں نے اس کا محاصرہ کرلیا تھا لیکن راجارام مہاراج نے اس محاصرے کے باوجود تقریباً سات برسوں تک قلعے میں سے مقابلہ کیا۔ شیواجی مہاراج نے اپنی دوراندیشی کی بدولت یہ قلعہ مزید مستحکم و مضبوط بنایا تھا، اسی کی وجہ سے راجارام مہاراج اتنے عرصے تک قلعے میں محفوظ رہ سکے۔

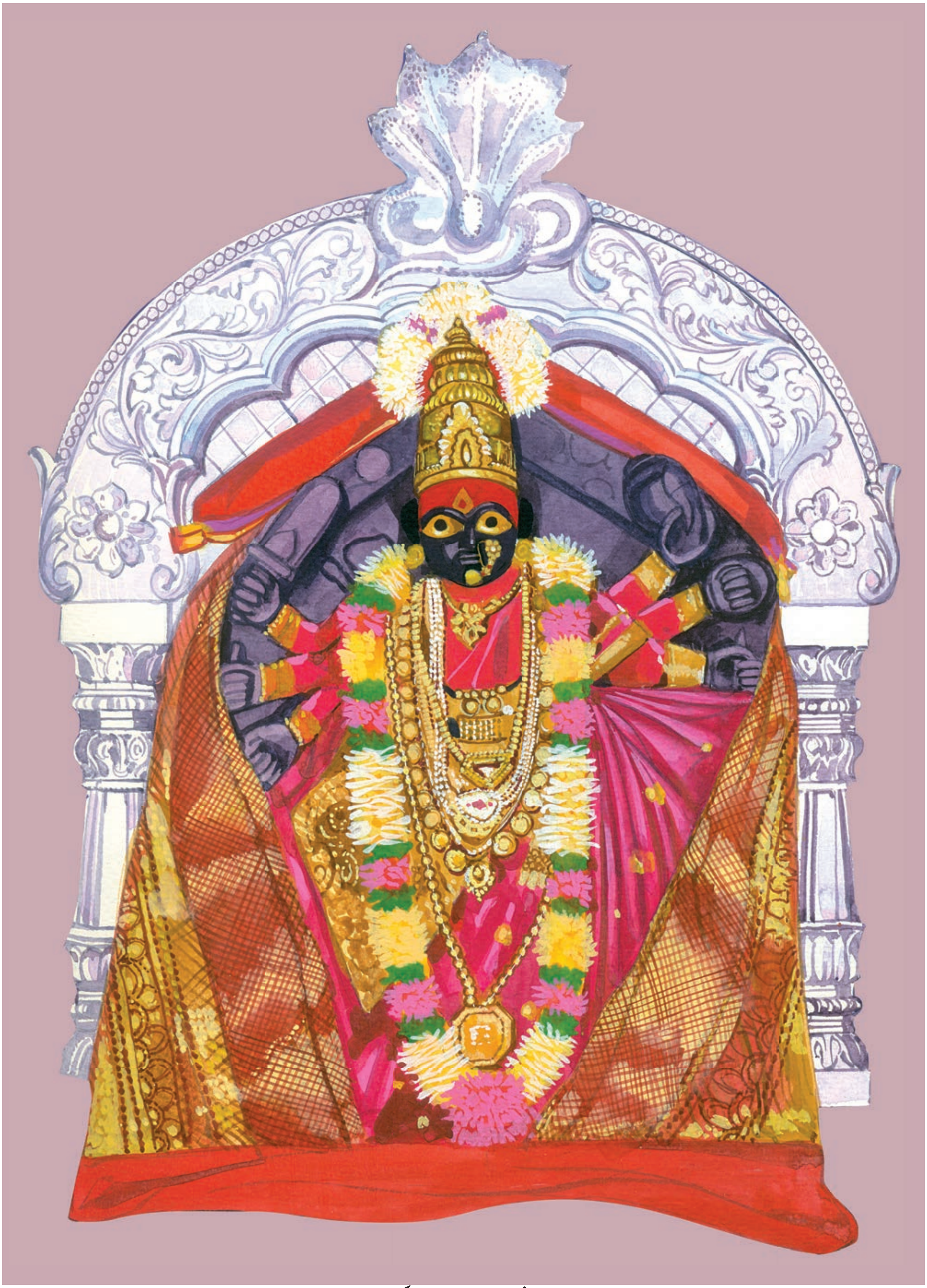

بھوانی دیوی - پرتاپ گڑھ

پیارے طالب علم دوستو اور سہیلیو!

اگر آپ کو کسی نے نامناسب طریقے سے چھوا تو آپ بے چین ہو گئے ہوں گے، اس پر آپ بالکل خاموش نہ رہیں۔ اگر ایسا ہوتا ہے، تو آپ کو درج ذیل کام کرنے چاہئیں۔

1) اپنے آپ کو موردِ الزام نہ ٹھہرائیں۔

2) آپ کو جس پر بھروسہ ہے اسے اس واقعے کے بارے میں بتائیں۔

3) آپ پوکسو ای-باکس کے ذریعے آپ کے حقوق کے تحفظ کے لیے قائم کردہ قومی کمیشن کو بھی مطلع کر سکتے ہیں۔

جب کوئی آپ کو نامناسب طریقے سے چھوتا ہے تو آپ کو بُرا لگ سکتا ہے، آپ اُلجھن محسوس کر سکتے ہیں، آپ بے بسی محسوس کر سکتے ہیں، لیکن 'بُرا' محسوس کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، کیونکہ یہ آپ کی غلطی بالکل نہیں ہے۔

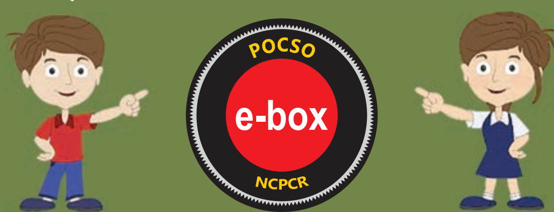

اس بٹن کو دبائیں۔

POCSO یہ e-box ویب سائٹ : ncpcr@gov.in پر دستیاب ہے۔

اگر آپ کی عمر 18 سال سے کم ہے اور آپ کو ہراساں کیا گیا ہے، آپ اُلجھن میں ہیں، پریشان ہیں یا تناؤ کا شکار ہیں، یا کسی ایسے بچّے کے بارے میں جانتے ہیں جسے ہراساں کیا گیا ہے، تو 1098 پر رابطہ کریں۔ اس طرح آپ کی اور دوستوں کی زندگی بدل سکتی ہے۔

چائلڈ لائن 1098: یہ ایک 24 گھنٹے والی ٹول فری قومی فون سروس ہے۔ یہ چائلڈ لائن فاؤنڈیشن کی طرف سے شروع کی گئی ایک پہل ہے، جسے وزارت برائے ہنگامی حالات برائے خواتین اور بچوں کی ترقّی نے متاثرین کے لیے شروع کیا ہے۔

नए समाज की ओर
Towards a new dawn

- ہدایت: طلبہ کو محفوظ اور غیر محفوظ لمس کے تعلق سے معلومات دیں۔

’دشمن کے چھاؤنی مقام کی جگہ اپنی چھاؤنی قائم کی جائے۔‘ شیواجی مہاراج نے یہ ہدایت مُرگڑ پرگنہ (ضلع کولھاپور) کے دیسائی رُدراپّا نائک کو ۱۱/دسمبر ۱۶۷۶ء کو تحریر کردہ مندرجہ بالا خط میں دی۔ یہ خط موڑی رسم الخط میں ہے۔

समग्र शिक्षा
Samagra Shiksha

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل،
پونہ-۴۱۱۰۰۴

مفت تقسیم کے لیے

आपल्या सभोवतालचे जग – भाग २ इयत्ता चौथी (उर्दू माध्यम)

सा विद्या या विमुक्तये
महाराष्ट्र राज्य पाठ्यपुस्तक निर्मिती व अभ्यासक्रम संशोधन मंडळ